https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سید سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرتِ
حضرت سید سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

تالیف؛
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سید سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ
کی حالات زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

111501

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ
مصنف: محمد حسیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: 120/-

...............ملنے کا پتہ...............

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

شہید ناموسِ رسالت' عاشق رسول

حضرت غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے سر پر نارِ عصیاں پل صراط اب پار ہو کیسے؟
سنبھالو ورنہ دوزخ میں گروں گا یارسول اللہ ﷺ
میں مجرم ہوں جہنم میں اگر پھینکا گیا مجھ کو
ہلاکت ہو گی ہائے! کیا کروں گا یارسول اللہ ﷺ
لپک کر آگ کے شعلے لپٹتے ہوں گے بربادی!
کرم کر دو یہ سب کیسے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	7
حمد باری تعالیٰ	9
نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	11
دعا بارگاہِ الٰہی	13
بیان مشاہدہ و مجاہدہ	15
مختصر تعارف	20
نام و نسب	22
والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ	24
ولادت باسعادت	26
تعلیم و تربیت	27
والد بزرگوار کا وصال اور خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی	28
حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی شادی	29
سعادتِ بیعت	30
حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	35
حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	54
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	66

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے القابات	72
حصولِ فیض کے بعد حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی وطن واپسی	75
خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی کی وجہ	78
حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا المناک واقعہ	80
عرس کی تقریبات	82
فرمودات	84
سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے پاکستان میں سفیر	85
کتابیات	160

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بے شمار درود و سلام۔

حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ عزوجل نے کامل علوم سے نوازا ہے اور آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکت نور سے معمور اور فیوض و برکات کا منبع ہے۔ آپ ﷺ کے انوار و تجلیات سے سارا عالم فیضیاب ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کی جتنی بھی مدحت بیان کی جائے وہ کم ہے اور بقول سیّدالاولیاء پیرانِ پیر حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ!

اے قصر رسالت از تو معمور
منشور لطافت از تو مشہور

''رسالت کا محل آپ ﷺ کی وجہ سے آباد ہے اور لطف و کرم کا منشور آپ ﷺ ہی کے دم سے مشہور ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل کے متعلق رب باری تعالیٰ خود بہتر جانتا ہے اور آپ ﷺ کے فضائل و خصائل بے شمار ہیں۔ کوئی بھی فصیح اللسان آپ ﷺ کی مدحت بیان نہیں کر سکتا اور بقول حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ!

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

حضور نبی کریم ﷺ کے معجزات کی قدر و منزلت اس قدر بلند ہے کہ اگر کوئی اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی آپ ﷺ کا نام مبارک صدقِ دل سے لے تو اللہ عزوجل بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈال دے اور وہ پھر سے زندہ ہو جائیں۔ بقول ماہر القادری رحمۃ اللہ علیہ!

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے جلوہ حق کا
اسی کو ابتداء کہیے اسی کو انتہاء کہیے

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ عزوجل نے رشد و ہدایت کے منصب پر فائز کیا اور بے شک آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آنے والا۔ آپ ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس منصب کو نہایت احسن طریقے سے انجام دیا۔ پھر ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تربیت یافتہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے اس منصب کو سنبھالا اور آج تک نہایت احسن طریقہ سے اس منصب کا حق ادا کر رہے ہیں۔ انہی اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ایک نام حضرت سیدنا سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جنہوں نے اپنی زندگی تعلیماتِ رسول اللہ ﷺ اور حب رسول اللہ ﷺ میں بسر کی۔

زیر نظر کتاب ''سیرت حضرت سیدنا سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ'' کی ترتیب و تدوین کا مقصد یہی ہے کہ قارئین کرام آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کریں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو بامعنی مقصد میں بسر کریں۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صحیح معنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال و افعال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسیب القادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمد باری تعالیٰ

تو ہی مالک بحر و بر ہے یااللہ
تو ہی خالق جن و بشر ہے یااللہ

تو ابدی ہے تو ازلی ہے تیرا نام علیم و علی ہے
ذات تیری سب سے برتر ہے یااللہ

وصف بیاں کرتے ہیں سارے سنگ و شجر اور چاند ستارے
تسبیح ہر خشک و تر ہے تو یااللہ

تیرا چرچا گلی گلی ہے ڈالی ڈالی کلی کلی
واصف ہر اک گل و ثمر ہے یااللہ

دنیا جب پانی کو ترسے رِم جھم رِم جھم برکھا برسے
ہر اِک پر رحمت کی نظر ہے تیری یااللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات نے جب سر اپنا چھپایا چڑیوں نے یہ ذکر سنایا
نغمہ بادِ نسیم سحر ہے یا اللہ

بخش دے تو عطارؔ کو مولیٰ واسطہ تجھ کو اس پیارے کا
جو نبیوں کا سرور ہے یا اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نزع کی سختیاں کیسے سہوں گا یارسول اللہ ﷺ
اندھیری قبر میں کیسے رہوں گا یارسول اللہ ﷺ

مجھے مرنا ہے آقا گنبد خضرا کے سائے میں
وطن میں مر گیا تو کیا کروں گا یارسول اللہ ﷺ

نہ چھوڑے جرم چھٹتے ہیں نہ مارے نفس مرتا ہے
نہ جانے نیک آخر کب بنوں گا یارسول اللہ ﷺ

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے
تو تنہا قبر میں کیسے رہوں گا یارسول اللہ ﷺ

سبھی ٹھکرا چکے گر تم بھی مجھ سے ہو گئے ناراض
قسم رب کی کہیں کا نہ رہوں گا یارسول اللہ ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بروزِ حشر گر چشم کرم مجھ پر نہ کی تو پھر
میں جا کے کس کے دامن میں چھپوں گا یارسول اللہ ﷺ

کرما فرما کر عطاؔر بھی اس قول کا ہو مصداق
تیری خاطر جیوں اور مروں گا یارسول اللہ ﷺ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعا بارگاہِ الٰہی

میں ان کے در پر جاؤں وہ دن خدا دکھائے
دل کی مراد پاؤں وہ دن خدا دکھائے

آوازِ عشق بن کر تکبیر شوق ہو کر
صحرا میں پھیل جاؤں وہ دن خدا دکھائے

اس خطہ حسیں میں جلووں کی سرزمیں میں
آنکھوں کو آزماؤں وہ دن خدا دکھائے

پی کر مئے تجلی اس طرح ہوش کھو دوں
پھر ہوش میں نہ آؤں وہ دن خدا دکھائے

ہر روشنی سمیٹوں ہر نور جذب کر لوں
جلووں میں ڈوب جاؤں وہ دن خدا دکھائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن راستوں نے ان کے قدموں کے نقش چومے
پلکیں وہاں بچھاؤں وہ دن خدا دکھائے

سارا غبارِ روشن سرمہ بنا بنا کر
آنکھوں میں خود لگاؤں وہ دن خدا دکھائے

اس شہر زندگی میں جو چشم شوق دیکھے
احباب کو دکھاؤں وہ دن خدا دکھائے

مے خانہ نبی سے جو چیز پی کے آؤں
وہ آپ کو پلاؤں وہ دن خدا دکھائے

یہ نغمہ عقیدت سرکار کی یہ مدحت
سرکار کو سناؤں وہ دن خدا دکھائے

دھل جائیں سارے دھبے فردِ عمل کے عاصی
اشک اس قدر بہاؤں وہ دن خدا دکھائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان مشاہدہ ومجاہدہ

مشاہدہ سے مراد قرب و وصال ذاتِ حق ہے اور مجاہدہ سے مراد حصولِ قرب کی کوشش کرنا ہے۔ مشاہدہ روحانی یا باطنی آنکھوں کے ذریعے ممکن ہے نہ کہ ظاہری آنکھوں سے۔ بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ روزِ محشر سے قبل دیدارِ الٰہی ممکن نہیں مگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے مشاہدۂ حق کو اس فانی زندگی میں بھی ممکن قرار دیا ہے۔ مقام فنا فی اللہ جو ولی اس زندگی میں حاصل کر لیتا ہے اس سے مراد یہی مشاہدہ ذاتِ حق ہے جو باطنی بصیرت کی بدولت انہیں حاصل ہوا۔ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا قول ہے کہ جس نے جدوجہد کی اس نے پا لیا۔ پس مجاہدہ، مشاہدہ ذاتِ حق کو پانے کا ایک ذریعہ ہے۔

امیر المومنین حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اس قول کا مطلب دریافت کیا کہ مجھے فقر دولت سے زیادہ پسند ہے اور مرض صحت سے زیادہ عزیز ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ان کے حال پر رحم فرمائے اور جہاں تک میری بات ہے تو میرا کہنا ہے کہ جس نے اختیارِ الٰہی کا مزہ چکھ لیا وہ اختیارِ الٰہی کے سوا کسی شے کا طلبگار نہیں ہوتا۔ یعنی سالک اپنی پسند و ناپسند کو ترک کر دے اور ذاتِ باری تعالیٰ کی رضا کو دل و جان سے قبول کر لے۔

اللہ عزوجل ہر شے کا مالک ہے اور وہ بندہ کے ہر حال سے بخوبی واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون اس سے خوش ہے اور کون ناخوش ہے؟ چنانچہ سرتاج الاولیاء، حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ کی چار اقسام ہیں۔ اول وہ جو راضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہ عطا ہوں انہیں اہل معرفت کہا جاتا ہے۔ دوم راضی بہ نعمت جنہیں اہل دنیا کہا جاتا ہے۔ سوم راضی بہ بلا جنہیں آزمائش میں مبتلا کہا جاتا ہے۔ چہارم راضی بہ اصطفا یعنی وہ جنہیں اللہ عزوجل نے اپنا دوست چن لیا۔

حضرت سیدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس قول کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پہلا گروہ وہ ہے جو اللہ عزوجل کی جانب سے ملنے والی روحانی نعمتوں سے خوش ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ یہ ان پر مالک حقیقی کا فضل ہے۔ ایسے لوگوں کے قلوب سے رنج والم اور مشقت کا خوف جاتا رہتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو نعمتوں کے ملنے پر نعمت عطا کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں اور وہ ان دنیاوی نعمتوں کو ہی اپنا سب کچھ جان کر انہیں قبول کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ رنج والم میں مبتلا رہتے ہیں اور مشہور قول ہے کہ تکلف میں ہی تکلیف ہے۔ معرفت کا حصول تو اسی وقت ممکن ہے جب بندہ کو مشاہدۂ حق حاصل ہو اور جو معرفت سے بے بہرہ ہیں ان کے لئے حجاب ہے۔ تیسرا گروہ وہ ہے جو بلاو مصائب کے نزول پر خوش ہے اور انہیں اس مشقت کو برداشت کرنے میں مزہ آتا ہے۔ چوتھا گروہ وہ ہے جو اللہ عزوجل کی دوستی کے حقدار ٹھہرے اور یہ لوگ اہل محبت ہیں۔ یہ لوگ ہر وقت انس و محبت کے باغ میں خیمہ زن ہوتے ہیں اور اس دنیا میں بظاہر موجود ہوتے ہوئے بھی عالم غیب کے مکین ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ عزوجل کی محبت میں سرشار ہر وقت لطف و کرم کے مشاہدہ میں مشغول ہوتے ہیں اور انہی لوگوں کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے لئے کسی نفع ونقصان کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں زندگی و موت کی کچھ فکر ہوتی ہے۔

احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احوال کے مشاہدہ اور کشف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وقت اولیاء اللہ پر افعالِ خداوندی میں سے ایسی ایسی چیزوں کا ظہور ہوتا ہے جو عقلوں کو سلب کر لیتی ہے اور عادات و رسوم کو بکھیر دیتی ہے۔

اللہ عزوجل اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے قلوب پر اپنی دونوں صفات کے ساتھ تجلی فرماتا ہے۔ جلال اس کا قہر ہے اور جمال اس کی رحمت ہے۔ مشاہدہ اور کشف کے وقت اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کی زیارت نصیب ہوتی ہے' ملائکہ اور انبیاء کرام علیہم السلام سے کلام کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور یہ سب امور عقل اور عادات کے خلاف ہیں۔ جس وقت اللہ عزوجل کی تجلی قلوب پر ظاہر ہوتی ہے تو اس وقت قلوب میں سرور طاری ہو جاتا ہے' اللہ عزوجل ان کے ساتھ بہترین کلام فرماتا ہے اور ان کو مختلف انواع و منازل کی بشارت دیتا ہے اور انہیں وہ منازل نصیب ہوتی ہیں کیونکہ ابتداء سے ہی قلم نے ان چیزوں کو ان کے حق میں لکھ دیا ہے۔ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے لئے عظمت و جلالِ الٰہی خوف پیدا کرنے والا ڈر ہے اور قلب پر ایسا سخت غلبہ لاتا ہے جس کا اثر بدن کے اعضاء پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کے مشاہدہ کے وقت اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو جو بشارتیں ملتی ہیں وہ حقیقت میں ان پر فضل خداوندی ہوتا ہے۔ جب تک سالک اپنی ہستی میں فانی نہیں ہوتا ذاتِ حق کے ساتھ باقی نہیں ہو سکتا۔ اللہ عزوجل دولت وصال حاصل ہونے سے پہلے عاشقوں کو قرب و وصال کی خوشخبری اس لئے دیتا ہے کہ شاید شوقِ الٰہی کے سبب ان کی محبت حد سے گزرے اور ان کی قوتیں منقطع ہو جائیں اور وہ ہلاک ہو جائیں۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واضح رہے کہ اسم ذات اللہ کا تصور اور مرشد کامل کی نظر کے سبب وجود کے نو دروازوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ ناک اور نتھنوں سے خون نکلتا ہے' کانوں سے خون جاری ہوتا ہے اور بول و براز کے دونوں راستوں سے خون بہنے لگتا ہے۔ جب ذکر اسم ذات اللہ کے طالب کا سارا وجود خون میں غرق ہو جاتا ہے تو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وجود کے ساتوں اعضاء ایک ہو جاتے ہیں اور یہی تمام اذکار کا مجموعہ ہے یعنی ذکر قربانی، ذکر سلطانی، ذکر روحانی، ذکر خفی، ذکر یحفی، ذکر نور اور ذکر حضور۔ ان تمام اذکار کا ذاکر بارگاہِ الٰہی میں مقبول و منظور ہوتا ہے اور ہمیشہ خلوت میں رہ کر حق کا مشاہدہ کرتا ہے۔

حضرت شیخ ابو مسلم فارسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید فضل اللہ بن محمد مہمینی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گیا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ میلی سے گڈری پہنے ہوئے تھے۔ جب میں مکان کے اندران کے روبرو پہنچا تو انہیں دیبائے مصری پہنے ہوئے تخت پر بیٹھے دیکھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ اس ٹھاٹھ بھاٹھ کے ساتھ درویشی کا دعویٰ کرتے ہیں اور میں ان تمام علاقوں سے مجرد رہ کر درویشی کا مدعی ہوں ان کے ساتھ میری موافقت کیونکر ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے اس دلی خدشہ سے باخبر ہو گئے اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے ابو مسلم (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے کس کتاب میں پایا ہے کہ جس کا دل مشاہدۂ حق میں قائم ہوا اس پر نام فقر لکھا ہے۔"

یعنی اصحابِ مشاہدہ تو حق تعالیٰ کے ساتھ غنی ہوتے ہیں فقراء تو اربابِ مجاہدہ میں سے ہوتے ہیں۔

سالک کا حال جب کمال تک رسائی حاصل کرتا ہے تو وہ صفاتِ الٰہیہ سے مشرف ہو جاتا ہے اور آغاز میں اسے ذات کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ سالک اپنے نفس سے مجاہدہ کرنے کے لئے خورد و نوش کو چھوڑ دیتے ہیں بلکہ سونا بھی ترک کر دیتے ہیں حالانکہ شریعت مطہرہ میں ان کا جواز ہے اور بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم نکاح کو بھی ترک کر دیتے ہیں جبکہ یہ شریعت کا اہم رکن ہے۔

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی اللہ مجاہدے کے دوران کئی حالتوں سے گزرتا ہے اور ایک حال سے دوسرے حال کی جانب منتقل کیا جاتا ہے۔ ابتداء میں سالک خلوت اختیار کرتا ہے، ذکر، فکر اور نفس کے ساتھ مجاہدہ اختیار کرتا ہے۔ دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رات مالک حقیقی محبوبِ حقیقی کے فراق میں آنسو بہاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل کا تمام میل صاف ہو جاتا ہے اور وہ توحید میں کامل و راسخ ہو جاتا ہے۔

نہ فکر جیب و داماں تھی نہ رسوائی کا غم کوئی
بڑی راحت میں گزری ہوش کے الزام سے پہلے

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ پر مشاہدۂ حق کا اس قدر غلبہ تھا کہ ہمیشہ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے۔لوگوں نے یوں ننگے پاؤں رہنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ یہ زمین اللہ عزوجل کا فرش ہے اور میں مناسب نہیں سمجھتا کہ شاہی فرش پر جوتوں کے ساتھ چلوں اور نہ ہی یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ میرے پاؤں اور شاہی فرش کے درمیان کوئی شے حائل ہو۔

اللہ عزوجل نے جنوں اور انسانوں کو اپنی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جو سالک مالک حقیقی کی محبت میں خود کو فنا کر لیتا ہے اللہ عزوجل اس کے دل سے مال و اولاد کی محبت کو نکال دیتا ہے اور مال و اولاد کو معرفت حقیقی اور قربِ وصال کے بعد پھر سے عطا فرما دیتا ہے اور جنہیں قربِ حقیقی اور مشاہدہ حق کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ اپنی زندگی بغیر اولاد اور تنگ دستی کے ساتھ نہایت خوشی سے بسر کر دیتے ہیں۔

جو حجابات ہیں وہ خود ہی اٹھیں گے رخ سے
دل میں گر شمع محبت کو فروزاں کر لیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تعارف

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہیں اللہ عزوجل نے شرفِ بزرگی اور عزت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ''سیّد احمد'' ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ''سخی سرور'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۳۰ء میں شاہ کوٹ ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں کے ذریعہ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور پھر مزید تعلیم کے حصول کے لئے لاہور تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت کے نابغہ روزگار مولانا سیّد محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے ظاہری علوم کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم و تربیت سے فارغ ہونے کے بعد سیاحت کو اپنا معمول بنا لیا اور دورانِ سیاحت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت سیّد مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی جن کے دست اقدس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے اور خرقہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلافت سے سرفراز ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لے گئے اور پیرانِ پیر سیّد الاولیاء حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہونے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور ان کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ سہروردیہ سے دلی لگاؤ تھا اور یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سلسلہ کو فروغ دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے نامور بزرگوں میں ہوا۔

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے خالہ زاد بھائیوں نے حسد کی بناء پر ۱۱۸۱ء میں شہید کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بستی سخی سرور ڈیرہ غازی خان میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نام ونسب

نگاہِ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو
ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ''سیّد احمد سلطان'' ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ''سخی سرور'' کے نام سے شہرت حاصل ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ہے جن کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے ہوتا ہوا امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ مفتی غلام سرور قادری لاہوری نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے:

''سیّد احمد سلطان بن سیّد زین العابدین بن سیّد عمر بن سیّد عبداللطیف بن سیّد بہاء الدین بن سیّد غیاث الدین بن سیّد بہاء الدین بن سیّد صلاح الدین بن سیّد زین العابدین بن سیّد عیسیٰ بن سیّد صالح بن سیّد عبدالغنی بن سیّد جلیل بن سیّد خیر الدین بن سیّد ضیاء الدین بن سیّد داؤد بن سیّد عبدالجلیل رومی بن سیّد اسماعیل بن سیّد امام جعفر صادق بن سیّد امام محمد باقر بن سیّد امام زین العابدین بن سیّد امام حسین بن سیّد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔''

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد عرب کے رہنے

١١١٩٥١

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے تھے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد حضرت سیّد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لے گئے جہاں اہل بغداد ان کی علمی فراست کے قائل تھے۔لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے علمی مسائل دریافت کرنے کے لئے آتے اور کسب فیض حاصل کرتے رہے۔

رازِ حرم سے شاید اقبالؔ باخبر ہے
ہیں اس کی گفتگو کے انداز محرمانہ

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بھی بغداد شریف میں تھا پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف سے ملتان کے نواح میں واقع گاؤں شاہ کوٹ تشریف لائے اور یہاں قیام پذیر ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ عبادت گزار اور شب بیدار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ تر وقت عبادتِ الٰہی میں بسر ہوتا تھا۔

حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے ہجرت کر کے ملتان کے نزدیک ایک گاؤں شاہ کوٹ تشریف لائے اور وہیں سکونت اختیار کی اور یہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ملک غوث رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار حضرت سیّد عمر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مسند رشد و ہدایت پر رونق افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بائیس برس تک مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پاک میں قیام پذیر رہے۔ حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کو ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہندوستان جانے کا حکم دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس حکم کے بعد ملتان کے نزدیک ایک گاؤں شاہ کوٹ میں مقیم ہوئے اور رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دیا۔

تحقیقاتِ چشتی میں حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے شاہ کوٹ قیام کے متعلق لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیر و سیاحت کرتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور پھر اپنے مرشد کے حکم پر شاہ کوٹ میں قیام پذیر ہوئے۔

حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد پاک کے متعلق بھی مختلف آراء ہیں۔ ایک روایت کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے جبکہ ایک روایت کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ کوٹ میں گزر بسر کے لئے زراعت کو بطورِ پیشہ اختیار کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بھیڑ بکریاں بھی پال رکھی تھیں۔ شاہ کوٹ آمد کے دو برس بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کا وصال ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان سے تین بیٹے حضرت سیّد سلطان قیصرؒ حضرت سیّد محمود اور حضرت سیّد سہرا تھے۔ شاہ کوٹ کے نمبردار نے اپنی برادری سے مشورہ کے بعد اپنی بیٹی حضرت بی بی عائشہ رحمۃ اللہ علیہا کا نکاح حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے کر دیا جن کے بطن سے حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک اور فرزند حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ بھی پیدا ہوئے جنہوں نے خان ڈھوڈا کے نام سے شہرت حاصل کی۔

حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بلند پایہ عالم دین بھی تھے اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے شرعی مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر حالات و واقعات کے متعلق کتب سیر خاموش ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۵۳۵ھ بمطابق ۱۱۴۱ء کو شاہ کوٹ میں ہوا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولادت باسعادت

حضرت سیدی سرور رحمۃ اللہ علیہ ۵۲۴ھ بمطابق ۱۱۳۰ء کو ملتان کے نواح میں واقع ایک گاؤں شاہ کوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت کے متعلق تاریخ میں اختلافات کی وجہ سے کئی روایات موجود ہیں مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش چھٹی صدی ہجری بمطابق بارہویں صدی عیسوی میں ہوئی۔

تحقیقاتِ چشتی میں جناب نور احمد فریدی نے سکھوں کی مذہبی کتابوں سے کچھ باتیں بیان کی ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سکھوں کے روحانی پیشوا گرونانک کے ہم عصر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گرونانک کو ایک تربوز بھی دیا تھا۔

اس طرح تشریف لائے بزمِ امکاں میں
روشنی آتی ہے جیسے دیدۂ بے نور میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم وتربیت

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی نہایت ذہین تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے اس قابل فرزند کی تعلیم وتربیت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آنے دی۔ ابتدائی تعلیم وتربیت کے بعد حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کو لاہور بھیج دیا۔ لاہور میں حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا سیّد محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا سیّد محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے اس ہونہار شاگرد کی قابلیت کی تعریف کرتے تھے اور خصوصی توجہ فرماتے۔ مولانا سیّد محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ اور حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی محنت نے انہیں چند ہی دنوں میں عالم دین بنا دیا۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری علوم سے آراستہ ہونے کے بعد واپس اپنے گھر شاہ کوٹ کا رخ کیا اور والد بزرگوار کے ساتھ زراعت میں ان کا ہاتھ بٹانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ تر وقت یادِ الٰہی میں بسر ہوتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ میں علوم ظاہری کے حصول کے بعد علوم باطنی کے حصول کا شوق بھی پروان چڑھنے لگا۔ حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے بیٹے کا رجحان دیکھا تو بیٹے کی سلوک ومعرفت میں تربیت کرنا شروع کر دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والد بزرگوار کا وصال اور خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ۵۳۵ھ بمطابق ۱۱۴۱ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ والد بزرگوار کے وصال نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شفقت پدری سے محروم کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں نے تنگ کرنا شروع کر دیا اور پھر آہستہ آہستہ ان کی زیادتیوں میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زرخیز زمین پر بھی قبضہ کر لیا اور بنجر زمین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی محنت کی بدولت اس بنجر زمین کو بھی کچھ عرصہ میں زرخیز بنا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی حسد کی آگ میں جل اٹھے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی چاہتے تھے کہ کسی طرح وہ ساری زمین کے مالک ہو جائیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ کوٹ سے چلے جائیں۔ ان کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ پریشان ہو گئے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر وقت نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی شادی

والد بزرگوار کے وصال کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی شادی حاکم ملتان کی صاحبزادی سے ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شادی سے خالہ زاد بھائی مزید جل بھن گئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شرمندہ کرنے کی یہ ترکیب کی کہ کچھ مراثیوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر بھیج دیا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے روپیہ پیسہ مانگیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بھی دیں اس سے بڑھ کر طلب کریں۔

جب وہ مراثی' حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے اور ان سے اس خوشی کے موقع پر روپیہ پیسہ مانگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار دولت' زیورات اور دیگر اشیاء سے انہیں خوب نواز کر روانہ کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سخاوت دیکھی تو وہ مزید تیخ پا ہوگئے۔

شادی کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ اور سوتیلے بھائی سیّد محمود اور سیّد سہرا اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان حادثات اور خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی سے دلبرداشتہ ہوگئے اور کسی مردِ کامل کے دستِ حق پر بیعت کا شوق ایک مرتبہ پھر بیدار ہوگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعادتِ بیعت

فقر کے ہیں معجزات تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر' فقر ہے شاہوں کا شاہ
علم کا مقصود ہے پاکی عقل و خرد
فقر کا مقصود ہے عفت قلب و نگاہ

گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا کہ حضرت سیدنی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلوک کی تعلیم اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں رہ کر شروع کی۔ پھر والد بزرگوار کا وصال اور خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی' پھر والدہ اور بھائیوں کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ میں جذب وشوق کی کیفیت نے جوش مارنا شروع کر دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شاہ کوٹ میں اپنے قیام کا کوئی مقصد نظر نہ آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیاحت کا فیصلہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ کوٹ سے رخت سفر باندھ کر روانہ ہوئے اور منزل در منزل ہوتے ہوئے بغداد شریف پہنچ گئے۔ اس دور میں بغداد شریف علومِ ظاہری و باطنی کا مرکز تھا اور بغداد میں حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ موجود تھے۔

تم نے شہ جیلاں مجھے بغداد بلایا
ہوں میرے مقدر کو شہا تم نے جگایا

حضرت سیّدنی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد پہنچنے کے بعد پیرانِ پیر حضرت سیّدنا عبدالقادر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں ان کے دست حق پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں سلوک کی منازل طے کیں۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ جب خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ' پیرانِ پیر حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے بغداد تشریف لائے تو حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود تھے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بھی اختیار کی اور ان کے دست حق پر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں ایک عرصہ تک قیام پذیر رہنے کے بعد چشت روانہ ہو گئے اور وہاں حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کو تین بڑے روحانی سلاسل سلسلہ عالیہ قادریہ' سلسلہ عالیہ سہروردی اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تینوں سلاسل کے عظیم بزرگوں سے کسب فیض حاصل کیا اور ان کی صحبت اختیار کی۔

مصطفیٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دکھا مری جاں جلوہ زیبا تیرا

شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ قادریہ:

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ عالیہ قادریہ میں شجرہ طریقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خلیفہ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوالفرس طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ خلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ خلیفہ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ خلیفہ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ خلیفہ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ خلیفہ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ خلیفہ حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ خلیفہ امیرالمومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۔ خلیفہ رحمت للعالمین، محبوبِ کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ سہروردیہ:

حضرت سیدسخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں شجرہ طریقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سیدسخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خلیفہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خلیفہ حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ خلیفہ حضرت شیخ اسوداحمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۶۔ خلیفہ حضرت شیخ ممتاز علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ خلیفہ حضرت جنید شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ خلیفہ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ خلیفہ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ خلیفہ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ خلیفہ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ خلیفہ حضرت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ خلیفہ امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۔ خلیفہ رحمت للعالمین، محبوبِ کبریاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجرہ طریقت سلسلہ عالیہ چشتیہ:

حضرت سیدنخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ عالیہ چشتیہ میں شجرہ طریقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سیدنخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ خلیفہ حضرت خواجہ ناصر الدین یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ خلیفہ حضرت خواجہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابواحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ خلیفہ حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ خلیفہ حضرت خواجہ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ خلیفہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ خلیفہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱۔ خلیفہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ خلیفہ حضرت خواجہ عبدالواحد زید رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ خلیفہ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۔ خلیفہ رحمت للعالمین محبوبِ کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ سلسلہ عالیہ قادریہ، سلسلہ عالیہ چشتیہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت اور خرقہ خلافت سے سرفراز تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کو بطورِ سلسلہ پھیلایا اور یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے بزرگوں میں ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اتقیاء یا غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ
اولیاء کی گردنیں ہیں آپ کے زیر قدم
یا امام الاولیاء یا غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ

غوث الاعظم، غوث الوریٰ، غوثِ کونین، غوث الثقلین، محبوبِ خدا، واقف اسرار و رموز، نورِ حقانی، قطب الاقطاب، محی الدین، جناب سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام نامی حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سیّد ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۰ھ میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں بغداد تشریف لے گئے اور اس زمانے کے نامور اولیاء اللہ اور علماء سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے اور جامع العلوم کے منبع تھے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ زمانہ کے قطب اور صدیقین کے امام، عارفین کے لئے حجت و دلیل، حقیقت و معرفت کی روح، کتاب اللہ کے وارث اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جانشین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ مبارک سے حکمت کے چشمے جاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے اور زمین و آسمان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت بلند کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق اعلان فرمایا کہ روئے زمین پر موجود ہر ولی کی گردن پر میرا پاؤں ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس اعلان کے بعد روئے زمین پر موجود ظاہر و باطن ہر ولی نے اپنی گردن جھکا لی۔ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان سنا تو اپنا سر مبارک عقیدت سے جھکا لیا اور کہا کہ سب کی گردنوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں ہے لیکن میرے سر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تربیت فرماتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے بھی روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں فرشتوں اور جنات کی ایک کثیر تعداد شریک ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب تک مجھے اللہ عزوجل کا حکم نہ ہو میں گفتگو نہیں کرتا اس لئے جب بھی میرا کلام سنو اس کی تصدیق کرو۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابھی ہوش بھی نہ سنبھالا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ وصال پا گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے یتیم نواسے کو اپنے زیر سایہ لے لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش پر خصوصی توجہ دینی شروع کر دی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد بزرگوار بچپن میں کھیل کود کا ارادہ کرتے تو انہیں ایک غیبی ندا سنائی دیتی: اے خدا کے برکت دیئے ہوئے میری طرف آ میں نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اس آواز کو سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ گھبرا جاتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ناموافق حالات میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ کتب سیر میں یہ بات پایہ ثبوت نہیں پاتی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ابتدائی تعلیم کس عمر میں شروع کی۔ اس ضمن میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب میں حصولِ علم کے لئے جایا کرتا تھا اور اس وقت میرے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے تھے جو میرے آگے پیچھے میری حفاظت کی غرض سے چلتے تھے۔ جب میں مدرسہ پہنچتا تھا تو وہ بار بار یہ منادی کرتے تھے کہ اللہ کے ولی کے لئے جگہ خالی کر دو چنانچہ وہ میرے لئے جگہ خالی کر دے۔ ایک مرتبہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس نے فرشتوں کی آواز سن کر کہا کہ یہ نہایت معزز گھرانے کا فرد ہے اور عنقریب اس کو وہ عظمت حاصل ہوگی کہ جس میں کوئی مزاحمت نہ ہوگی اور اس کو ایسا قرب نصیب ہوگا کہ اس کو کوئی فریب نہ دے سکے گا پھر چالیس برس بعد میں نے اس شخص کو پہچانا وہ شخص ابدالوں میں سے تھا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کے ابتدائی سترہ برس اپنے آبائی شہر میں ہی گزارے اور وہیں پر تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اعلیٰ تعلیم کا شوق بیدار ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس خواہش کا اظہار والدہ ماجدہ سے کیا جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد جانے کی اجازت دے دی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۸۸ھ میں اٹھارہ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ کی اجازت کے بعد بغداد روانہ ہوئے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بغداد کے لئے روانہ ہونے لگا تو والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے والد نے ترکہ میں اسی دینار چھوڑے تھے۔ چالیس دینار تمہارے بھائی کے لئے ہیں اور چالیس دینار تمہارے ہیں۔ تمہارے دینار میں نے تمہاری قمیص کے اندر سی دیئے ہیں۔ میں نے والدہ ماجدہ سے نصیحت کی درخواست کی تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے احکامات کی پابندی کرنا' حرام سے پرہیز کرنا' تقدیر الٰہی پر راضی رہنا اور خواہ کیسے بھی حالات ہوں جھوٹ نہ بولنا۔ میری والدہ اس بات کو جانتی تھیں کہ بغداد میرے لئے ایک نیا شہر ہے اور وہاں میرا کوئی دوست' ساتھی یا غمخوار موجود نہیں ہے اس لئے انہوں نے ایک سرد آہ لینے کے بعد مجھے اللہ کے سپرد کیا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد جانے کے لئے ایک قافلہ میں شامل ہو گئے۔ جب یہ قافلہ شہر کی حدود سے باہر نکلا تو راستہ میں ساٹھ لٹیروں نے قافلے پر حملہ کر دیا اور قافلے کا تمام مال واسباب لوٹ لیا۔ لوٹ مار کے دوران ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے لڑکے! تیرے پاس کیا ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ وہ شخص میری بات کو مذاق سن کر آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص میرے پاس آیا اور اس نے بھی مجھ سے یہی پوچھا اور میں نے اسے بھی یہی بتایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ وہ شخص بھی میری بات کا مذاق اڑا کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد یہ دونوں لٹیرے اپنے سردار کے پاس گئے اور اسے میری بات بتائی۔ اس سردار نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا واقعی تمہارے پاس چالیس دینار ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ ہاں میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ اس نے قمیص کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں سے چالیس دینار برآمد ہو گئے۔ وہ سردار حیران ہوا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم نے اسے راز کیوں نہ رکھا؟ تمہیں سچ بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے جواب دیا کہ میری والدہ نے سفر پر نکلتے وقت اس بات کی نصیحت کی تھی کہ بیٹا جیسے بھی حالات ہوں تم جھوٹ نہ بولنا۔ لہٰذا جب مجھ سے پوچھا گیا کہ میرے پاس کیا ہے تو میں نے سچ سچ بتا دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری بات سن کر اس سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا کہ تم نے اپنی والدہ کا عہد نہیں توڑا اور ایک میں ہوں جو سالہا سال سے رب کے عہد کو توڑ رہا ہوں اور لوگوں کو لوٹ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ سردار میرے قدموں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں گر پڑا اور توبہ کرنے کے بعد تمام مال واسباب قافلے والوں کو واپس کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی شخص نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف آمد کے بعد حضرت شیخ حماد بن دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا اور بغداد کے قرب وجوار میں ان کے نام کا بہت شہرہ تھا۔ بغداد کے بے شمار اولیاء نے انہی سے فیض حاصل کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بغداد شریف کے محلّہ مظفریہ میں رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت حماد بن دباس رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں شریک ہو جاتے اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ بغداد شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نو سال تک مختلف علوم پر دسترس حاصل کی اور اس وقت بغداد میں موجود تمام اکابر علمائے عظام کی صحبتوں سے بھرپور فیض حاصل کیا۔

شیخ ابوسعید عبداللہ محمد سے منقول ہے کہ میں، ابن السقا اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نظامیہ بغداد میں زیر تعلیم تھے۔ اس زمانے میں بغداد میں ایک شخص بہت مشہور تھا اور سب اس کو غوث کہتے تھے۔ وہ جب چاہتا ظاہر ہو جاتا اور جب چاہتا غائب ہو جاتا تھا۔ ایک روز ہم تینوں دوستوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ان سے ملا جائے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ابن السقا نے کہا کہ میں اس غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا کہ وہ لاجواب ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں بھی ایک سوال کروں گا دیکھتا ہوں وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کوئی سوال نہیں کروں گا میں تو صرف ان کی زیارت کی سعادت حاصل کروں گا۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ موجود نہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ظاہر ہوئے اور ابن السقا سے کہنے لگے: اے ابن السقا! تجھ پر صد افسوس ہے تو مجھ سے ایسا سوال پوچھنا چاہتا تھا جس سے تو مجھے لاجواب کر دے۔ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے اور انہوں نے ابن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السقا کے بتائے بغیر اس کے سوال کا جواب دے دیا اور فرمایا: مجھے تیرے اندر کفر نظر آتا ہے۔ پھر انہوں نے میری جانب نگاہ کی اور فرمایا کہ تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے اور تمہاری اس بے ادبی کی وجہ سے دنیا تمہارے کانوں تک چھا جائے گی۔ پھر وہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور ان کے ساتھ نہایت عزت واحترام سے پیش آئے اور فرمایا: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے اپنے ادب کی بدولت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کر لیا تم عنقریب ایک منبر پر بیٹھو گے اور سارا بغداد تمہاری بات سنے گا تم اعلان کرو گے کہ ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے اور مجھے نظر آرہا ہے کہ تمام ولی اللہ تمہاری اس بات پر اپنا سر جھکا دیں گے۔ اس کے بعد وہ غوث غائب ہو گئے اور ہماری ان سے پھر کبھی کوئی ملاقات نہ ہوئی۔ جس وقت حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر ولایت پر بیٹھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کیا کہ تمام اولیاء کی گردنوں پر میرا پاؤں ہے تو ابن السقا کا یہ حال تھا کہ اس نے شرعی علوم پر دسترس حاصل کی اور ہر ایک کو اپنے علم سے مات دی پھر جب خلیفہ نے اسے اپنا مقربِ خاص بنا کر شاہِ روم کی جانب بھیجا تو اس نے شاہِ روم کے تمام عیسائی پادریوں کو مات دے دی۔ شاہِ روم نے اس کی نہایت عزت کی اور اسے اپنا مقربِ خاص بنالیا۔ وہاں ابن السقا ایک لڑکی پر فریفتہ ہوا اور اس نے شاہِ روم سے اس کا رشتہ مانگا۔ شاہِ روم نے کہا کہ اس کا رشتہ میں ایک شرط پر دوں گا جب تو عیسائی ہو گا۔ ابن السقا نے اس لڑکی سے شادی کی غرض سے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ مجھے جب علم ہوا تو مجھے ان غوث کا قول یاد آ گیا۔ میری حالت یہ ہوئی کہ میں بغداد سے دمشق آیا تو سلطان نور الدین زنگی ملک شہید نے مجھے محکمہ اوقات کا ناظم الاعلیٰ مقرر کر دیا۔ میں حاکم ہو گیا اور دنیا چاروں جانب سے مجھ پر ٹوٹ پڑی۔ اس غوث کی کہی ہوئی تینوں بات درست ثابت ہوئیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حصولِ علم کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طریقت کی جانب راغب ہوئے۔اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں مجاہدہ کی رغبت پیدا ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہو چکے تھے اس لئے طریقت کے اسرار و رموز سے آگاہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ روشن ضمیر اور اہل نظر تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قربِ ربانی کو پانے کے لئے خود کو مجاہدات کی بھٹی میں جلانا شروع کیا کیونکہ راہِ طریقت کا یہ پہلا اور ضروری قانون ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجاہدات کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ شدائد اگر پہاڑوں پر نازل ہوتے تو وہ بھی پھٹ جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شہر کو چھوڑ کر جنگلوں اور ویرانوں میں رہنا شروع کر دیا۔

حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں پچیس سال تک تنہا عراق کے بیابانوں میں پھرتا رہا اور میں لوگوں کو نہ جانتا تھا اور لوگ مجھے نہیں جانتے تھے۔اس دوران میرے پاس رجال الغیب اور جنات تشریف لاتے جنہیں میں طریقت اور وصول الی اللہ کی تعلیم دیتا تھا۔ابتداء میں جب میں عراق میں داخل ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام میرے ہم سفر بنے اور میں انہیں اس وقت پہچانتا نہ تھا۔ان کے ساتھ میرا معاہدہ ہوا کہ میں ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک جگہ بیٹھنے کا حکم دیا اور میں اس جگہ تین سال تک بیٹھا رہا۔سال میں ایک مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ یہی تیرا مقام ہے جہاں تجھے پہنچایا گیا ہے۔اس عرصہ کے دوران تمام نفسانی خواہشات مجھ پر انسانی شکل میں وارد ہوئیں لیکن اللہ عزوجل نے مجھے ثابت قدمی استقامت عطا فرمائی اور مجھے ان خرافات سے بچائے رکھا۔ابتداء میں میرا نفس مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا تو میں اس پر قائم ہو جاتا اور کسی چیز کو قبول نہ کرتا تھا۔ایک طویل مدت تک اپنا گلا گھونٹتے ہوئے میں مدائن کے جنگلوں میں مجاہدات میں مشغول رہا۔میں نے اپنے نفس کو مختلف مجاہدوں، ریاضتوں اور مشقتوں میں ڈالے رکھا۔ایک سال تک میں گری ہوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چیزیں اٹھا کر کھاتا رہا۔ دوسرے سال میں صرف پانی پر گزارا کرتا رہا اور تیسرے سال نہ میں نے کچھ کھایا نہ پیا اور نہ ہی سویا۔ ایک مرتبہ شدید سردی کی وجہ سے میں ایوانِ کسریٰ کے کھنڈرات میں سویا تو رات بھر میں چالیس مرتبہ احتلام ہوا۔ میں نے ہر مرتبہ دریائے دجلہ پر جا کر غسل کیا۔ پھر نیند کے خوف سے محل کے اوپر ایک ویران جگہ پر چڑھ گیا اور وہاں دو سال تک قیام کیا حتیٰ کہ سردی کے سوا کوئی شے کھانے کی مجھے میسر نہ آسکی۔ ہر سال ایک بزرگ آتے اور وہ مجھے اونی جبہ دے کر چلے جاتے تھے۔ اس طرح میں نے بے شمار طریقوں سے دنیا اور نفس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی۔ لوگ مجھے دیوانہ سمجھتے تھے۔ میں برہنہ جسم جنگلوں میں چلا جاتا اور کانٹوں پر لوٹتا شور مچاتا تھا۔ میرے تمام بدن سے خون جاری ہو جاتا تھا اور لوگ مجھے اٹھا کر شفا خانے لے جاتے جہاں میری حالت مزید بگڑ جاتی تھی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب مجھ میں اور مردہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ لوگ کفن لے آئے اور غسال کو بلوایا کہ وہ مجھے غسل دے۔ ابھی انہوں نے مجھے غسل دینے کے لئے ایک تختہ پر ڈالا ہی تھا کہ میری حالت درست ہو گئی اور میں اٹھ کھڑا ہوا۔ طریقت کی ان پُر خطر راہوں میں نہ تو میں کبھی خوفزدہ ہوا اور نہ ہی کبھی میرا نفس مجھ پر غلبہ پا سکا اور نہ ہی دنیا کی آرائش مجھے حیران کر سکی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شریف آمد کے بعد حضرت حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کی۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پچیس سال تک سخت مجاہدے کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے برج عجمی میں گیارہ برس قیام کیا اور عہد کیا کہ میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گا جب تک میرے منہ میں لقمہ نہ دیا جائے گا اور نہ ہی پانی پیوں گا جب تک مجھے پلایا نہیں جائے گا اور مسلسل چالیس روز تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ نہ کھایا پیا۔ اس دوران حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاتھوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھانا کھلایا اور کھانے کا جو بھی لقمہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شکم میں جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل نور سے بھرتا جاتا یہاں تک کہ تمام باطن نور سے روشن ہو گیا۔ کھانے کے بعد حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازا اور فرمایا کہ اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ وہ خرقہ ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ خرقہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا تھا جن سے ہوتا ہوا یہ خرقہ مجھ تک پہنچا اور یہ تمہاری امانت تھی جو میں نے تم تک پہنچا دی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب خرقہ مبارک کو زیب تن کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بے شمار انوار و تجلیات کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۹۶ھ میں اپنی ظاہری تعلیم مکمل کر لی تھی۔ جب آپ پچیس سالہ مجاہدات کے بعد واپس بغداد تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فی الحال تدریسی مصروفیات کے علاوہ کوئی کام نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز کی محنت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا شہرہ کچھ ہی دنوں میں سارے بغداد میں پھیل گئے۔ طلباء دور دراز کے علاقوں سے علم کے حصول کے لئے آنے لگے۔ طلباء کی تعداد جب مزید بڑھنا شروع ہو گئی تو اردگرد کے کئی مکانات کو خرید کر مدرسہ میں شامل کر لیا گیا۔ کتب سیر میں میں منقول ہے کہ ۵۲۸ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت تعمیر فرما چکے تھے۔ اس مدرسہ کی تعمیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت مزدور بھی حصہ لیا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ سید عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار اپنے وعظ کے دوران الحمد للہ رب العالمین کہہ کر خاموش ہو جاتے اور دوبارہ کہہ کر سکوت فرماتے اور تیسری مرتبہ کہنے کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد کچھ دیر توقف فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں تمام اولیاء حاضر و ناظر خاموش ہو جاتے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں اولیاء و ملائکہ کی ایک کثیر تعداد آ جاتی جو محفل کے بعد کہیں نظر نہ آتے تھے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے منہ میں شریعت کی زبان نہ ہوتی تو میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا کہ تم گھروں میں کیا کھاتے ہو میری نظر تمہارے ظاہر و باطن دونوں پر ہے۔

ایک مرتبہ ایک عورت حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے اس بیٹے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی لگاؤ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے اپنی غلامی میں قبول فرمالیں میں اللہ عزوجل اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر اپنے بیٹے پر اپنے حق کو معاف کرتی ہوں۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کو قبول فرمالیا۔ چند روز بعد وہ عورت اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے آئی تو وہ لڑکا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے مجاہدات میں مشغول تھا اور بے حد لاغر ہو چکا تھا۔ اس عورت نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس عورت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تو مرغی کھاتے ہیں جبکہ میرا بیٹا سخت مجاہدات میں مشغول ہے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کی بات سننے کے بعد ہڈیوں کی جانب اشارہ کیا اور حکم دیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو جاؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ ان ہڈیوں سے ایک سالم مرغی زندہ کھڑی ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اس منزل پر پہنچ جائے گا تو پھر جو چاہے گا کھائے گا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری دینے کے بعد باپیادہ بغداد شریف واپس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور جو کہ ناکہ لگا کر کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قریب آنے پر روک لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور کو دیکھتے ہوئے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں دیہاتی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف اس کی بدنیتی کی خبر ہوگئی۔ اس دوران اس چور کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے دل کی بات کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ میں عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں۔ چور نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فوراً قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی حالت پر ترس آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور اس کے لئے دعا فرمائی تو ندائے غیبی آئی کہ اے غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ)! اس چور کو سیدھا راستے دکھاتے ہوئے قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور کی جانب نظر فرمائی اور وہ چور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض روحانی سے قطب کے درجہ پر فائز ہو گیا۔

حضرت شیخ عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دولت خانے سے نکلے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک میں عصا تھا۔ میرے دل میں اچانک یہ خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے وہ کرامت دکھائیں جو اس عصا میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلی کیفیت کو بھانپ لیا اور مسکراتے ہوئے اپنے عصا کو زمین پر گاڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عصا کو زمین پر گاڑنا تھا کہ وہ روشن ہو گیا اور اس کی روشنی آسمان تک پھیل رہی تھی۔ میں اس منظر کو محو ہو کر دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عصا کو زمین سے نکالا اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ذیال (رحمۃ اللہ علیہ)! تم یہی دیکھنا چاہتے تھے۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح البردی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے خادم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مجھے ہمیشہ ''محمد طویل'' کہہ کر پکارتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے محمد طویل کہتے ہیں جبکہ میں تو بہت چھوٹا ہوں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم طویل العمر اور طویل الاسفار ہو گے۔ چنانچہ حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے طویل عمر پائی اور ایک سو سینتیس (۱۳۷) برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دور دراز علاقوں کا سفر بھی کیا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوہ قاف تک بھی گئے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ ہجری بروز چہارشنبہ مقابر شونیزیہ (بغداد میں جانب عرب صلحاء کا قبرستان) تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ علماء فقراء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے اور کافی دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ شدید گرمی کا موسم تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آئے ہوئے تمام لوگ جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کھڑے تھے گرمی سے نڈھال ہونے لگے۔ کافی دیر قیام کرنے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مڑے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ۱۵ شعبان ۴۹۹ ہجری بروز جمعہ میں حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مریدوں کے ہمراہ نکلا تا کہ ہم نمازِ جمعہ جامع رصافہ میں ادا کریں۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دریا میں دھکا دے دیا۔ سردیوں کے دن تھے میں نے بسم اللہ شریف پڑھ کر غسل جمعہ کی نیت کر لی۔ اس وقت میں نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا اور میرے پاس ایک کتاب کے کچھ اوراق موجود تھے۔ ان اوراق کو میں نے دائیں ہاتھ میں تھام لیا تا کہ وہ گیلے نہ ہو جائیں۔ حضرت شیخ اور ان کے مریدین مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔ میں دریا سے نکلا اور پانی سے بھیگے ہوئے جبہ کو نچوڑا اور ان کے پیچھے ہو لیا۔ سردی کی وجہ سے میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ حضرت شیخ کے مریدین نے میری مدد کرنی چاہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھڑک دیا اور کہا کہ میں نے اس کی آزمائش کے لئے اسے اذیت دی مگر یہ پہاڑ کی مانند ہے یہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ آج جب میں حضرت شیخ کی قبر پر آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر یاقوت کا تاج ہے اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں' پاؤں میں سونے کا پوش ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا داہنا ہاتھ ساکت ہے۔ میں نے وجہ پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس ہاتھ سے تمہیں دھکا دیا تھا تم مجھے معاف کر دو۔ میں نے حضرت شیخ کے حق میں دعائے خیر کی اور پانچ ہزار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی اپنی قبور سے آمین کہا اللہ عزوجل نے حضرت شیخ کے ہاتھ کو تندرست کر دیا چنانچہ اسی وجہ سے میرے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ آئی۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے اصحاب کے ہمراہ بغداد شریف واپس پہنچے تو شہر میں اس بات کا شور مچ گیا۔ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اکٹھے ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ گئے تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا ثبوت طلب کریں۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ پوچھ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے آنے کا مقصد جان چکے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ تم دو مشائخ کا انتخاب کر لو وہ تمہیں میرے قول کی صداقت کا یقین دلائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ بغداد میں نو وارد تھے اور حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ بغداد کے رہائشی تھے ان کا انتخاب کیا۔ یہ دونوں بزرگ صاحب کشف و کرامت تھے۔ یہ دونوں بزرگ اس وقت موجود نہ تھے حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے آئندہ جمعہ تک کا وقت دیتے ہوئے کہا کہ ہم آئندہ جمعہ تشریف لائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اپنے سر مبارک کو جھکا لیا۔ کچھ دیر بعد حضرت شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ درست فرماتے ہیں اورانہوں نے میرے متعلق تمہیں جوخبر دی ہے وہ درست ہے۔ ابھی وہ اپنی بات کر ہی رہے تھے کہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بھی دوڑتے ہوئے تشریف لائے اورانہوں نے بھی اس بات کو بیان کیا۔ ان دونوں حضرات کی باتیں سن کر حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔

حضرت شیخ عفیف الدین ابومحمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ' حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صفات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قطب الاولیاء' شیخ الاسلام وشیخ المسلمین' قدوۃ الاولیاء والعارفین' منبع جودوسخا' واقف اسرارِ حقیقت وطریقت' پیکر شریعت دینی ودنیاوی علوم سے مزین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کل خلائق کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کی جانب ہجرت کی اوراپنے پروردگار کی بارگاہ میں جانے کا بھرپور انتظام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آدابِ شریعت وطریقت کو بجا لائے اوراپنے تمام اخلاق وعادات کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع کردیا۔ ولایت کے تمام جھنڈے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے غصب کئے گئے اوراس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب اعلیٰ وارفع ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت نے حقائق معارف کی دلہنوں کوغیب کے پردوں میں مشاہدہ کیا۔ مجلس وعظ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہیبت عظمت سے پرُ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکمت واسرار نکالے اورانہیں ظاہر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ایک عالم سیراب ہوا اورخلق خدا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہدایت پائی اور اپنے گناہوں سے تائب ہوکر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی فہرست میں شامل ہوئے۔

حضرت شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اورحسن اخلاق افضل واعلیٰ ہیں۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کبھی پیسہ نہ ٹھہرتا تھا اگر صبح کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک ہزار دینار آجاتے تو شام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک وہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر چکے ہوتے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سیّدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر حج پر تشریف لے گئے۔ خادمین کی ایک کثیر جماعت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں موضع حلہ نزد بغداد پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام کو حکم دیا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس اور نادار گھر کو تلاش کرو۔ خدام نے تلاش شروع کی تو انہیں ایک بوڑھے اور محتاج میاں بیوی کا گھر مل گیا جہاں وہ اپنی بچی کے ہمراہ رہتے تھے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اطلاع دی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گھر میں تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خدام بھی ہمراہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بے شمار تحائف اہل علاقہ کی جانب سے پیش کیے گئے جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بوڑھے میاں بیوی اور ان کی بیٹی کو دے دیا اور وہ نادار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے مالا مال ہو گئے۔

حضرت شیخ معمر ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی کو درگزر فرمانے والا نہیں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عطا کا یہ عالم تھا کہ ایک محفل میں چار چار سو لوگوں کو ولایت کے مقام اعلیٰ تک پہنچا دیتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور بیواؤں کی حاجت روائی کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا۔ جب کسی بیمار کے متعلق سنتے تو فوراً اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ فقراء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے بغیر سوال کئے عطا ہو جاتا تھا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج مطہرات کی تعداد چار ہے۔ روایات کے مطابق حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی چاروں ازواج سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیاں تولد ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹیوں نے بھی تصوف کے میدان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام ازواج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بے حد ادب کرتی تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہر ضرورت کا خیال رکھتیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیویوں کا خاص خیال رکھتے اور اپنے ذمہ ان کے واجب حقوق میں کبھی کوتاہی نہ کرتے تھے۔

علمائے محققین حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاقِ حسنہ کا ذکر مختصر الفاظ میں یوں کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت رقیق القلب تھے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو بہت جلد جاری ہو جاتے تھے' اللہ عزوجل کا خوف دل میں بدرجہ اَتم موجود تھا' جو دعا مانگتے تھے اللہ عزوجل اسے قبول فرماتا تھا' خلق کا خیال رکھتے تھے اور لوگوں کی جائز ضروریات کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے' جو لوگ اللہ عزوجل کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے ان کے ساتھ سختی سے پیش آتے تھے' فقراء و مساکین کی مدد فرماتے تھے' توفیق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر' تائید ایزدی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معاون' علم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مہذب بنانے والا' قربِ الٰہی ادب سکھانے والا' اُنس آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھی' سچ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سرمایہ' بردباری آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جوہر' ذکرِ الٰہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وزیر' مکاشفہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غذا' مشاہدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفا' شریعت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر اور حقیقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھید تھی۔

حضرت شیخ عفیف الدین ابو محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ' حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صفات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قطب الاولیاء' شیخ الاسلام و شیخ المسلمین' قدوۃ الاولیاء والعارفین' منبع جود و سخا' واقف اسرارِ حقیقت و طریقت' پیکر شریعت دینی و دنیاوی علوم سے مزین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کل خلائق کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کی جانب ہجرت کی اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جانے کا بھرپور انتظام کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ آدابِ شریعت و طریقت کو بجا لائے اور اپنے تمام اخلاق و عادات کو شریعت محمدی ﷺ کے تابع کر دیا۔ ولایت کے تمام جھنڈے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے غصب کئے گئے اور اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب و مناصب اعلیٰ و ارفع ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت نے حقائق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومعارف کی دلہنوں کو غیب کے پردوں میں مشاہدہ کیا۔ مجلس وعظ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہیبت عظمت سے بھرپور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکمت واسرار نکالے اور انہیں ظاہر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ایک عالم سیراب ہوا اور خلق خدا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہدایت پائی اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کی فہرست میں شامل ہوئے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اکیانوے برس ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو اپنے وصال کی خبر دی تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اب علیل رہنے لگے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات کا فیضان جس سے ایک عالم سیراب ہوا تھا اب اس کے جانے کا وقت آچکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں مگر میرا باطن صرف اللہ کے ساتھ ہے اور اس وقت کچھ لوگ یہاں تشریف لانے والے ہیں تم ان کے لئے جگہ فراخ کردو۔ اا ربیع الثانی بروز سوموار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کے وقت تازہ غسل فرمایا اور دیر تک سجدہ میں رہے اور اپنے تمام مریدین، اہل خانہ اور دیگر کے لئے دعا مانگتے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو غیب سے ندا آئی: اے نفس مطمئنہ! اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آ تو اپنے پروردگار سے راضی ہوا اور وہ تجھ سے راضی ہوا بے شک تو میرے ان بندوں میں شامل ہے جو جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کلمات کو سننے کے بعد بستر پر لیٹ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ذیل کے کلمات جاری ہوئے: میں رب العزت سے مدد لیتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ ہے نہ اسے موت ہے اور نہ خوف، پاک ہے وہ جو قدرت سے باعزت ہے جو بندوں پر موت طاری کرنے پر قادر ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے اللہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ورد جاری ہو گیا اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالرزاق اور حضرت سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بار بار ہاتھ مبارک کو بلند کرتے اور زبان مبارک سے فرماتے کہ توبہ کرو اور صف میں شامل ہو جاؤ میں بھی تمہاری طرف آتا ہوں۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نرمی کرو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حق آیا اور موت کے آثار شروع ہو گئے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے کہ میں مدد چاہتا ہوں کلمہ کی اور اللہ کی جو پاک و برتر ہے اور ایسا زندہ ہے جسے موت کا خوف نہیں وہ اپنی قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی اور اللہ اللہ کا ورد بلند کر دیا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک بغداد (عراق) کے وسط میں واقعہ ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور درس و تدریس کے لئے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے ملحقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مریدین اور ارادت مندوں کے مزارات بھی ہیں۔ بے شمار لوگ روزانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود بے شمار کتب تصانیف فرمائیں جو کہ راہِ حق کے متلاشیوں کے لئے ایک گوہر نایاب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند کتب کے نام بیان کئے جا رہے ہیں:

''فتوح الغیب' غنیۃ الطالبین' فتح ربانی' مراتب الوجود' سرالاسرار و مظہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الانوار' جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر' تحفۃ المتقین وسبیل العارفین' بشائر الخیرات' آدابِ سلوک وتوصل الی منازل ملک الملوک' دیوان۔''

فرمودات:

- جب عالم زاہد نہ ہوتو اپنے ماننے والوں پر عذاب ہوتا ہے۔
- مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے۔
- دل کی اصلاح تقویٰ سے ہے۔
- ظاہری جہاد سے باطنی جہاد زیادہ مشکل ہے۔
- مومن کے لئے دنیا ریاضت کا گھر ہے اور آخرت راحت کا گھر ہے۔
- حقیقی تصوف شریعت مطہرہ کی پابندی ہے۔
- موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کو دور کرنا ہے۔
- خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق سے محبت کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

معشوقِ پروردگار، قطب ارشاد حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ الٰہی کے مقرب اور غیر اللہ سے ہمیشہ بیزار رہنے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سینہ عشق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پرنور تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک سخت عبادت وریاضت ومجاہدہ میں مشغول رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ظاہری وباطنی علوم کے منبع اور عالم غیب کے مشاہدہ کے مطابق عمل کرنے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد ہیں اور صحیح معنوں میں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہونے والے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے سات برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور پھر ابتدائی دینی تعلیم کے لئے مختلف اساتذہ کی صحبت اختیار کی۔ ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی چوبیس برس تھی کہ والد بزرگوار کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے وصال کے بعد مسند نشین ہوئے اور رشد وہدایت کا ایک لازوال سلسلہ شروع ہوا۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار سے بیعت کے بعد بیس برس تک سخت عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدہ کی کیفیت یہ تھی کہ پانچ یا چھ دن بعد افطار کرتے اور شب بیداری کا یہ عالم تھا کہ تیس برس تک ایک لمحہ کے لئے بھی اونگھ نہ آئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت عطا فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ خرقہ خاص حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا ہے جو انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور پھر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسم اعظم کی تعلیم بھی فرمائی۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین اور شریعت و طریقت کے شہسوار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کبھی کوئی فعل خلافِ شریعت سرزد نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بھی امور سرانجام دینا چاہتے اس کے متعلق بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرتے اور پھر وہاں سے جو بھی حکم ہوتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر جو بھی بیعت ہوتا وہ کچھ ہی دنوں میں اپنی منزلِ حقیقی کو پا لیتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کو اول روز سے ہی عرش سے تحت الثریٰ تک کے تمام انوار منکشف ہو جاتے اور ایک روایت کے مطابق چشت سے لے کر بلخ تک اور پھر بیت المقدس تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دس ہزار خلفاء تھے اور مریدوں کی گنتی کا کوئی شمار نہیں ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھ لیتے تھے وہ تین دن میں ولی کامل بن جاتا تھا۔ اس شخص کی نگاہوں سے حجاب کے تمام پردے ہٹ جاتے تھے اور وہ شخص صاحب کشف و کرامت ہو جاتا تھا۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ جا رہے تھے اور بہار کا موسم تھا۔ ان دنوں دریا میں پانی چڑھا ہوا تھا اور پانی کا بہاؤ اس قدر شدید تھا کہ پتھر اڑ کر گزر رہے تھے۔ پانی کی شدت کی وجہ سے کسی شخص میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ دریا کے پار جا سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ ابھی بچے تھے اس لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بچوں کی مانند ہی فرمایا کہ میں اس دریا کو پار کرلوں گا۔لوگوں نے کہا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیا تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو جائیں گے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً پانی میں پاؤں رکھا اور دریا کے پار چلے گئے اور پھر اسی طرح واپس آئے گا۔لوگ حیران تھا کہ پانی میں پاؤں رکھنے اور چلنے کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جوتے گیلے نہ ہوئے تھے۔چنانچہ ان لوگوں نے اپنے قول کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرلی اور ایک روایت کے مطابق ان لوگوں کی تعداد دوسو تھی۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ شدید قحط پڑ گیا اور عوام الناس سخت مصیبت سے دوچار ہوگئی۔مدرسہ کے دیگر طالب علموں اور اہل علاقہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور مٹھائی نکال کر دینا شروع کردی یہاں تک کہ لوگ عاجز آگئے مگر وہ مٹھائی ختم نہ ہوئی۔لوگ دور دراز سے آنا شروع ہو گئے اور جب فساد کا خوف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مٹھائی بانٹنا ختم کردیا۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کی خبر والد بزرگوار حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر سرزنش کی کہ آئندہ اس قسم کی باتوں سے پرہیز کرو۔

حضرت خواجہ قطب الدین ابو مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ جنگل میں کچھ لوگوں کے ہمراہ شکار کے لئے گئے اور پھر ان لوگوں سے نظریں بچا کر ایک غار میں چلے گئے اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔اس غار میں دس ہزار جن رہتے تھے جو حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔جب ساتھی شکار سے فارغ ہوئے تو انہیں علم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہمراہ نہیں ہیں وہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتے ہوئے اس غار کے دہانے پر پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنات کے درمیان بیٹھا دیکھا۔وہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر بیعت ہو گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کا شہرہ ہر جگہ پھیل گیا۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارتِ کعبہ کی خواہش پیدا ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ آنِ واحد میں بیت اللہ شریف پہنچ گئے۔اس کے بعد جب بھی دل میں خواہش پیدا ہوتی آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح زیارتِ کعبہ کے لئے چلے جاتے اور پھر واپس تشریف لے آتے تھے۔جب کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں ملال پیدا ہوتا تو ملائکہ بیت اللہ شریف کو لے کر چشت پہنچ جاتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ طوافِ کعبہ کرتے۔

سیر الاقطاب میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خواہ کوئی چھوٹا یا بڑا آتا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے سلام کرنے سے قبل ہی خود اٹھ کر اسے سلام کرتے اور اس کے ساتھ نہایت عزت واحترام سے پیش آتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ رویہ اپنے خادمین اور غلاموں کے ساتھ بھی تھا اور وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس اخلاقِ کریمہ کے دل سے قائل تھے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو سماع کا بہت شوق اور ذوق تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر محافل سماع منعقد کروایا کرتے تھے اور ان محافل میں اکابر اولیاء اللہ رحمہم اللہ اور علماء کرام شامل ہوتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ان محافل کے آغاز میں تلاوتِ کلام پاک کا حکم دیتے اور شرکاء کی تواضع کے لئے کھانے کا بھی اہتمام کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک صوفی نے حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کا بھید دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر مجھے اجازت مل گئی تو میں ضرور تمہیں بتاؤں گا۔اس نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دورانِ سماع کہاں غائب ہو جاتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے صوف تو پہن لیا مگر صوفی نہ بن سکا۔تیری نظر ظاہر پر ہے اور تیرا باطن روشن نہیں ہے۔جب سماع سننے کے اہل سماع سنتے ہیں تو پھر ان کے اوپر ایک خاص کیفیت کا نزول ہوتا ہے جسے اہل اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔اگر اللہ عزوجل کا فضل وکرم ہو تو پھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی دوسرا اس مقام سے آگاہ ہوسکتا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ دورانِ سماع اپنے چہرے کو آسمان کی جانب اٹھا لیتے اور گریہ زاری شروع کر دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر آنسو بہاتے کہ داڑھی مبارک تر ہو جاتی تھی۔ حاضرین محفل جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کیفیت دیکھتے تو ان کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات دورانِ سماع مسکرانا شروع کر دیتے تھے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کی رنگت سرخ ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ کسی نے دورانِ سماع یوں رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض اوقات سامع سماع کی حالت میں جلالِ الٰہی سے ڈرتا ہے اور پھر وہ جدائی کے غم سے رونا شروع کر دیتا ہے اور بعض اوقات سامع سماع کی حالت میں دوست کے انعامات کا حقدار ہوتا ہے تو پھر وہ ہنسنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ جب مسند نشین ہوئے تو حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مسند نشین ہونے کی خبر ہوئی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک کم و بیش چوبیس برس تھی۔ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ مودود (رحمۃ اللہ علیہ) ابھی کم عمر ہے مجھے اس کی روحانی تربیت کرنی چاہیے۔ یہ خیال کرنے کے بعد وہ جام سے چشت کی جانب عازمِ سفر ہوئے۔ جب ہرات پہنچے تو بعض فتنہ پھیلانے والوں نے حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر کہا کہ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت میں دخل اندازی کے لئے آ رہے ہیں۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی باتیں سننے کے بعد کچھ دیر مراقبہ کیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا کہ تم لوگوں جھوٹ بولتے ہو اور حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ یہاں مجھے تقویت پہنچانے کی غرض سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس دوران کسی نے خبر دی کہ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ چشت پہنچنے والے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے استقبال کے لئے اٹھنے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مرید بھی ہمراہ ہو لئے۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کی تعداد ہرات سے چشت تک بارہ ہزار تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں سے بھی گزرتے ایک خلقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہو لیتی تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو وہ اس وقت ایک شیر پر سوار تھے۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سواری اس وقت ایک دیوار تھی۔ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے عرض کی کہ حضور! ان کے ہمراہ تو ایک ہجوم ہے؟ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم گھبراؤ نہیں وہ ہم سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ پھر جب حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ دریا کے کنارے پہنچے تو دریا کے دوسرے کنارے سے حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے عرض کی کہ حضور! ہم خود تشریف لاتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں تم لوگ دور سے سفر کرتے ہوئے آئے ہو اور ہمارے مہمان ہو' ہم خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ دیوار سے نیچے اترے اور برق کی رفتار سے دریا پار کر گئے۔ پھر دونوں بزرگوں کے مابین باقاعدہ ملاقات شروع ہوئی اور حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے اس ملاقات کے بعد اپنے مریدوں اور احباب سے فرمایا کہ میرا اندازہ غلط تھا اور حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کاملین میں سے ہیں۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مہمان آئیں' آپ رحمۃ اللہ علیہ آئیں اور چشت میں ہمارے بزرگوں کی قبور کی بھی زیارت کریں۔ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہاں میری آمد کا مقصد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت تھا اور جہاں تک مشائخ کی قبور کی زیارت کا تعلق ہے تو وہ یہاں سے بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے محفل سماع کا انتظام کیا اور حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ اس محفل سماع میں شریک ہوئے۔ کچھ فتنہ پھیلانے والوں نے ارادہ کیا کہ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کو وجدانی کیفیت کے دوران

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قتل کردیں اور اس قتل کا نام حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر آئے گا مگر جب ان کی نگاہ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو ان پر لرزہ طاری ہو گیا۔ پھر جب دونوں بزرگوں نے ان کی جانب نگاہ ڈالی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معاملہ دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ان شرپسندوں کے عزائم کے متعلق بتایا۔ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے کئے سزا مل چکی آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں اب معاف فرما دیں۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی جانب توجہ فرمائی تو انہیں ہوش آ گیا اور وہ اسی وقت دونوں بزرگوں کے قدموں میں گر کر اپنی گستاخی کی معافی مانگنے لگے۔ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے محفل سماع کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت طلب کی اور انہیں تاکید کہ وہ علم معرفت میں کمال عروج پر ہیں وہ علم ظاہری کی جانب بھی متوجہ ہوں تاکہ ظاہر اور باطن ایک ہو جائے۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی نصیحت کو قبول کیا۔

منقول ہے کہ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ واپس روانہ ہوئے تو انہوں نے دریا کے کنارے ایک نابینا شخص کو دیکھا جو یا مودود یا مودود کا وِرد کر رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے نام کا وِرد کرتے ہو؟ وہ شخص بولا کہ میں نابینا ہوں اور میں نے اپنے اس اندھے پن کا گریہ جب باری تعالیٰ سے کیا تو مجھے حکم ہوا کہ میں اس نام مبارک کا وِرد کروں کہ وہ شخص میرے پاس آئے گا اور میری آنکھوں کی روشنی لوٹا دے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حوصلہ دیا کہ میں فرمانِ الٰہی کے مطابق تیرے پاس آ گیا ہوں اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ پڑھ کر اپنا لعاب اس کی آنکھوں کو لگایا تو اس کی آنکھوں کی بینائی فوراً لوٹ آئی۔

حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کے موجب حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ بلخ حصولِ علومِ ظاہری کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سن کر شہر کے امراء اور مشائخ استقبال کے لئے شہر سے باہر آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حسد کرنے والے شہر کے علماء نے یہ مشہور کر دیا کہ چشت سے ایک شخص ہزاروں مریدوں کے ہمراہ آیا ہے اور وہ سماع سنتا ہے جو کہ بدعت ہے۔ شہر کے لوگوں کو اس شخص سے ملنے سے گریز کرنا چاہئے ورنہ وہ بھی اس لغو عادت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر وہ شخص صاحب کشف و کرامت ہے اور علم لدنی اسے حاصل ہے تو پھر اس کی آزمائش کرنی چاہئے۔ اگر وہ اس آزمائش میں پورا اترا تو اسے شہر میں رہنے کی اجازت ہوگی وگرنہ اسے شہر بدر کر دیا جائے گا۔ چنانچہ جامع مسجد بلخ میں ان لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوالات کئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سوالات کا شافعی جواب دیا جس کے بعد وہ عاجز آ گئے۔ جب انہیں سوالات کے ذریعے کامیابی حاصل نہ ہوئی تو انہوں نے سماع کے متعلق کہنا شروع کر دیا کہ شرع میں سماع حرام ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے بزرگ علومِ ظاہری و باطنی کا منبع تھے اور انہوں نے کبھی کوئی فعل خلاف شرع نہیں کیا اور وہ سب سماع سنا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلخ کے مشائخ میں سے ہیں اور ہمارے پیشوا ہیں وہ سماع سنا کرتے تھے اور کوئی شخص ان سے سوال نہ کرتا تھا۔ ان علماء نے کہا کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نابغہ روزگار تھے اور وہ ہوا میں بھی اڑ جاتے تھے' ان کی کئی باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کی طرح ہوا میں اڑ کر دکھائیں تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کے بھی قائل ہو جائیں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی باتیں سنیں تو اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان لوگوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہوا میں پرواز کر رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح پرواز کرتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے اور پھر جب کچھ دیر بعد لوٹ کر آئے تو ماسوائے ان حاسد علماء کے دیگر لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر کر معافی طلب کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے۔ ان حاسدوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ یہ کام تو جوگی بھی کر سکتے ہیں پھر ہم کیسے اس فعل کو ایک مومن کا فعل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال کریں؟ ہماری مسجد کے دروازہ پر ایک چٹان موجود ہے جسے پانچ سو آدمی بھی بیک وقت مل کر نہیں ہلا سکتے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اس چٹان کو ہٹا دیں تو ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت تسلیم کر لیں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چٹان کی جانب اشارہ کیا تو وہ چٹان جو آدھی زمین میں دھنسی ہوئی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رینگتی ہوئی آ گئی اور اللہ عزوجل نے اس چٹان کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ اس چٹان نے ان حاسد علماء سے کہا کہ یہ صاحب کشف وکرامت بزرگ ہیں اور ان کے تمام اقوال وافعال شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہیں۔ اس چٹان کی بات سننے کے بعد ان حاسدوں نے اپنے حسد پر معافی مانگی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ بلخ و بخارا کے درمیان موجود دریا پر تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک قافلہ دریا سے گزر رہا ہے اور ملاح اس قافلے سے اجرت وصول کر رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر تو انتظار کیا پھر اپنے مریدوں سے کہا کہ وہ بسم اللہ پڑھ کر گھوڑے دریا میں ڈال دیں۔ چنانچہ کچھ ہی دیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ دریا کو پار کر چکے تھے۔ بخارا پہنچنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علومِ ظاہری کی جانب توجہ دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بخارا میں قیام کے دوران وہاں کے علماء نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی مرتبہ اعتراض اٹھائے مگر ہر ایک کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کا قائل ہونا پڑا اور وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں داخل ہوئے۔

سیر الاولیاء میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بدخشاں سے حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت وخلافت کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ باطنی نگاہوں سے جان گئے کہ یہ شخص اس قابل نہیں ہے مگر جب احباب نے سفارش کی تو فرمایا کہ اے جوان! تو اس امر کے حقوق ادا کرنا ورنہ تو نقصان اٹھائے گا۔ پھر جب وہ شخص واپس بدخشاں لوٹا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کو بھول کو نفسانی خواہشات کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تابع ہو گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا کہ اس نے حق ادا نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ حاکم وقت نے اسے کسی تہمت میں گرفتار کر کے اس کی آنکھیں نکال دیں۔

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے دنیا کے گرد کوہ قاف پیدا کیا اور یہ کوہ قاف سبز رنگ کے زمرد کا بنا ہوا ہے۔ اس کوہ قاف سے مراد وہ پہاڑ نہیں جو روس اور ترکی کی سرحد پر واقع ہے بلکہ عالم رویا کا پہاڑ ہے جو اولیاء اللہ رحمہم اللہ بذریعہ کشف دیکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اس پہاڑ پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جس کے ہاتھ میں اس زمین کی ڈوری ہے جسے وہ بوقت حکم ہلاتا رہتا ہے۔ جب وہ اس ڈوری کو کھینچتا ہے تو پھر چشمے خشک ہو جاتے ہیں اور فصلیں نہیں اگا کرتیں۔ اس کوہ قاف کے پیچھے چالیس جہان آباد ہیں جن میں سے ہر ایک جہان کے چار سو حصے ہیں جو اس زمین سے چار گنا بڑے ہیں اور اس کوہ قاف کے پیچھے کوئی اندھیرا نہیں ہے' وہاں کبھی رات نہیں ہوئی' وہاں کی زمین سونے کی ہے اور وہاں رہنے والے تمام ملائکہ ہیں۔ ان جہانوں کے آگے پردے ہیں اور وہاں کا حال اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کوہ قاف کو اللہ عزوجل نے بیل کے دو سینگوں کے درمیان رکھا ہے اور اس بیل کی عمر تین ہزار سال ہے اور وہ ہمہ وقت اللہ عزوجل کی حمد بیان کرتا رہتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ایک سانپ کو پیدا کیا اور دوزخ کو اس سانپ کے منہ میں رکھا اور وہ سانپ زمین کے ساتویں طبقے کے نیچے ہے۔ میں نے یہ حکایت پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے سنی اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ حکایت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے سنی' اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک اور درویش موجود تھا۔ کچھ دیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اور وہ درویش غائب ہو گئے اور پھر واپس لوٹ آئے۔ درویش نے کہا کہ میرے دل میں اس حکایت کو سن کر شک پیدا ہوا پھر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے لے جا کر ان چالیس جہانوں کی سیر کروائی اور مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر یقین آ گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں یومِ عاشورہ کے روز محفل منعقد تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حقائق و معرفت کے متعلق بیان فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے جو بظاہر مسلمان دکھائی دیتا ہے مگر مشرک تھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے کا کیا مطلب ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یہ ظاہری لبادہ اتار کر باقاعدہ مسلمان ہو جاؤ۔ اس شخص نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو شرمندہ ہو کر سر قدموں میں رکھ دیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محفل سماع منعقد کروائی اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی تو ایک درخت پر چڑھ گئے۔ چند یوم تک اس درخت پر بیٹھے رہے اور احباب نے محفل سماع منعقد کروائی رکھی کہ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ درخت سے نیچے اتر آئیں۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی تو ایک نعرہ مستانہ بلند کیا اور درخت سے نیچے گر پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس شدت سے نیچے گرے کہ زمین میں گڑھا بن گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گڑھے میں گم ہو گئے اور لوگوں نے اسی گڑھے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر بنا دی۔

سیر الاولیاء میں حضرت خواجہ قطب الدین مودود رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے متعلق منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جب مرضِ وصال کا غلبہ ہوا تو ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آ کر سلام کیا اور ایک رقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس رقعہ کا مطالعہ کیا اور پھر اس رقعے کو آنکھوں پر رکھ دیا اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھایا جانے لگا تو کوئی بھی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کو نہ اٹھا سکا۔ لوگ حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس دوران رجال الغیب سے ایک جماعت آئی اور لوگ انہیں دیکھتے ہی پیچھے ہٹ گئے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مریدوں اور جنات وغیرہ نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ ان سب کے بعد عوام الناس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ خود بخود ہوا میں بلند ہونا شروع ہو گیا اور جس جگہ کو حضرت خضر علیہ السلام نے شرف قبولیت عطا فرمائی تھی وہاں جا کر اتر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اسی جگہ پر مدفون کر دیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بعد وصال اس کرامت کو دیکھ کر ہزاروں کفار مسلمان ہوئے۔

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۹۷ برس کی عمر میں ۵۲۷ھ بروز یکم رجب المرجب ہوا۔

فرمودات:

- کامل مرد دراصل خدا کا بھید ہے۔
- فقیر کا زادِ راہ کلمہ طیبہ ہے۔
- خدمت خلق میں ہی عظمت ہے۔
- سماع اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا ورثہ ہے۔
- سماع ایک راز ہے جسے ہر کوئی نہیں جان سکتا۔
- کسی کو تکلیف نہ دو بلکہ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانو۔
- زمانہ سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے بشرطیکہ زمانے والوں سے رابطہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الشیوخ، بحر شریعت وطریقت حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سہروردیہ سلسلہ کے نامور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ واقف حال اور واقف اسرار ورموز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الشیوخ رحمۃ اللہ علیہ کے لقب سے شہرت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا حضرت ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور ان کے وصال کے بعد مسند نشین ہوئے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابومدین رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے زمانہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری و باطنی کے واقف اور مظہر حقیقت وطریقت کے شہسوار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجاہدات کے ذریعے فنافی اللہ اور بقا باللہ کے مقام پر فائز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جتنے مجاہدات کئے اس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تادم وصال سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہے اور کبھی کوئی سنت یا فرض کو فوت نہیں ہونے دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے بے شمار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم فیض یاب ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عالم شباب میں میں علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلام میں مشغول رہتا تھا اور اس فن کی بے شمار کتب مجھے زبانی یاد تھیں۔ میرے چچا حضرت ضیاء الدین ابونجیب عبدالقاہر رحمۃ اللہ علیہ مجھے علم کلام کی کثرت سے منع فرماتے تھے اور ایک مرتبہ وہ مجھے حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گئے اور ان سے کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہمیشہ علم کلام میں مشغول رہتا ہے میں نے اسے کئی مرتبہ منع فرمایا ہے مگر یہ باز نہیں آتا۔ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے اس فن میں کون سی کتب پڑھی ہیں؟ میں نے ان کتابوں کے نام بتادیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سینہ پر اپنا دست مبارک رکھا تو مجھے وہ تمام کتب بھول گئیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سینہ کو علم لدنی سے بھر دیا۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد واپس آیا تو میری زبان سے علم وحکمت کے موتی جاری تھے۔ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارا شمار عنقریب عراق کے نامور علماء اور اہل اللہ میں ہوگا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان پورا ہوا اور مجھے عراق کے اولیاء میں بلند مرتبہ حاصل ہوا۔

نفحات الانس میں نقل ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے شیخ الشیوخ تھے اور بغداد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی' پھر اپنے دور کے نامور مشائخ سے بھی فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ عبادت وریاضت کئی ابدال کی صحبت سے بھی فیض اٹھایا اور حضرت خضر علیہ السلام سے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بے شمار کتب کے مصنف ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''عوارف المعارف'' مکہ معظمہ میں قیام کے دوران تحریر فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کتاب کی تصنیف کے دوران جب بھی کوئی مشکل پیش آتی آپ رحمۃ اللہ علیہ طوافِ کعبہ کرتے اور اس مسئلہ کی جانب رجوع فرماتے جو اللہ عزوجل کی جانب سے الہام کے ذریعے واضح ہوجاتا۔

شیخ سعدالدین حموی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابی عربی رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو کیسا پایا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ اللہ کے نور کی انتہاء پر ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو کیسا پایا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بے مثل ہیں۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں چند روز حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم رہا۔ ہر روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دس ہزار دینار آتے اور شام تک ان میں سے ایک بھی دینار باقی نہ رہتا تھا۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک خلق کے عیوب پر نگاہ نہ دوڑائی اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے لوگوں کے عیوب نظر نہیں آتے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف مرأۃ الاسرار میں بیان کرتے ہیں کہ ابتدائے حال میں میں ہر سلسلہ کے اوراد و وظائف پڑھا کرتا تھا اور اللہ عزوجل سے اس سلسلہ کے بانی کے وسیلہ سے مدد طلب کرتا تھا۔ ایک دن نمازِ تہجد کے بعد میں مسجد میں اوراد و وظائف میں مشغول تھا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اکتالیس اسمائے اعظم کی تلقین فرمائی اور ان میں سے اسم یا دائم کی تلقین فرمائی۔ جب میں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو میں نے ایک خوبصورت جوان کو دیکھا اس نے مجھ سے کہا کہ میں اسم یا دائم کا موکل ہوں اور مجھے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کا یہ تصرف دیکھ کر حیران ہو گیا اور پہلے سے بھی زیادہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند ہو گیا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مرشد اور چچا حضرت ضیاء الدین ابو نجیب القاہر رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے مرشد پاک اور چچا بذاتِ خود صاحب حال اور نامور بزرگوں میں سے ہیں۔ میں نے اپنے مرشد پاک اور چچا کو حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مؤدب اور خاموش دیکھا۔ جب واپس ہوئے تو میں نے ان سے یوں مؤدب ہونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس ہستی کا احترام کیوں نہ کروں جسے فرشتوں پر بھی تصرف حاصل ہے اور اس کو میرے قلب پر ہی نہیں بلکہ تمام اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے قلوب پر تصرف ہے وہ جس کے حال کو چاہیں سلب کرلیں اور جس کے حال کو چاہیں بحال فرمادیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے دورانِ چلہ دیکھا کہ شیخ الشیوخ رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پہاڑ پر جلوہ افروز ہیں اور عوام الناس کا ہجوم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عوام الناس میں مٹھی بھر بھر کے جواہرات تقسیم فرمارہے ہیں۔ مانگنے والے ختم نہیں ہورہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خزانے میں بھی کوئی کمی نہیں آرہی۔ پھر وہ وقت آیا کہ مانگنے والے ختم ہوگئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جواہرات کی کوئی کمی نہ تھی۔ میں نے اگلے روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے چلہ کے دوران پیش آنے والے واقعہ سے متعلق بتایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ سب حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو کچھ بھی آتا اسے راہِ خدا میں خرچ کردیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت شیخ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم کو حجرہ کی چابی دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں جو کچھ ہو لے آؤ تاکہ تجہیز و تکفین کی جاسکے۔ جب خادم نے جاکر حجرہ کو کھولا تو وہاں چھ دینار کے علاوہ کچھ موجود نہ تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سب کچھ راہ خدا میں خرچ کرچکے تھے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں صبح سے شام تک لنگر کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقسیم جاری رہتی تھی اور فقراء و مساکین اس لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو بھی نذرانے لائے جاتے تھے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت صدقہ کردیتے اور اپنی ذات کے لئے ایک پائی بھی بچا کر نہ رکھتے تھے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے بانی ہیں۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ترکِ دنیا نہیں ہوتا اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں فقیر دنیا میں رہ کر اپنے عشق کا اظہار کرتا ہے۔ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کا یہ اصول ہے کہ اچھا کھاؤ، اچھا پہنو اور دولت اگر پاس ہو تو کوئی بات نہیں۔ دنیاوی امور سرانجام دو مگر اللہ عزوجل کی ذات کو فراموش نہ کرو اور اپنے دامن کو گناہوں سے بچاتے رہو۔ یہی وجہ ہے کہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں جتنے بھی بزرگ آج تک ہوئے ہیں ان میں ماسوائے چند ایک کے باقی تمام کو اللہ عزوجل نے مال و دولت سے نوازا مگر وہ اپنے اخلاق و عادات اور سخاوت کی وجہ سے لوگوں میں ایک بلند مرتبہ کے حامل رہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل نے مجھے تمام نعمتوں سے سرفراز فرمایا مگر مجھے سماع کا ذوق عطا نہیں فرمایا۔

حضرت مولانا جمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بغداد میں ملاقات کی اور دو ماہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے رہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ مجھے بغداد کی خلافت سے نوازا جائے۔ حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بغداد ہم نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کردیا ہے اور تمہارے لئے ہندوستان کی خلافت ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سلطانِ طریقت و برہانِ طریقت تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نوے برس کی عمر میں یکم محرم ۶۳۲ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ باوجود اپنے ضعف کے ہر سال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال خلیفہ مستنصر باللہ کے دور میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد شریف میں مدفون کیا گیا جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- تصوف کا اصل مفہوم یہ ہے کہ تکلف کو ترک کر دیا جائے کہ تکلف میں تنزلی ہے اور اس کی وجہ سے انسان مخلص بندوں کے راستہ سے پیچھے رہ جاتا ہے۔
- صوفیاء کے اخلاق میں ایک نمایاں خصوصیت سادگی ہے۔
- جو خادم خالص محبت رکھتا ہے وہ اپنے نفس کی پیروی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کے امور پر گھبراتا نہیں ہے۔
- جو قناعت اختیار کرتا ہے وہ اپنے زمانہ والوں سے آرام پاتا ہے۔
- جو یہ چاہتا ہے کہ اُس کا دل تواضع کرے وہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور اُن کی عزت کرے۔
- جس کا رزق جہاں اور جیسے لکھا ہے اسی طرح ملے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے القابات

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے القابات بے شمار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لوگ سخی سرور، پیر خانو، شیخ راونکوں، لالانوالہ، روھیانوالہ، لکھی خان اور لکھ داتا جیسے القابات سے پکارتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لقب ''سخی سرور'' سے شہرت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لقب ''سخی سرور'' کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک ڈیرہ غازی خاں کے جس علاقے میں واقع ہے وہ سخی سرور کے نام سے مشہور ہے اور اب اسے باقاعدہ سخی سرور کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور القابات کی وجہ تسمیہ مختصراً بیان کی جا رہی ہے۔

سخی سرور:

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ''سخی سرور'' اس وجہ سے مشہور ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی مال وغیرہ آتا اسے راہِ خدا میں خیرات کر دیا کرتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لقب سخی سرور کے متعلق یہ روایت بھی مشہور ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شادی کے موقع پر جو جہیز وغیرہ ملا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ سب غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا۔

پیر خانو:

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کا یہ لقب ان پختونوں کا دیا ہوا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مند تھے۔ عام خیال یہی ہے کہ یہ پٹھان آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پیر خان کہتے ہوں گے جو بعد میں پیر خان سے پیر خانو ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لالانوالہ:

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی خانقال میں کچھ لال موجود تھے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب لالانوالہ مشہور ہوا جبکہ ایک روایت کے مطابق نادر شاہ افغانی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دو قیمتی ہیرے بطورِ نذر پیش کئے اور اس کے علاوہ سلطان زمان شاہ نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ قیمتی جواہرات پیش کئے جس کی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب لالانوالہ مشہور ہوا۔

روھیانوالہ:

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ ابتداء میں پہاڑوں کی گھاٹیوں کو اپنا مسکن بنائے رکھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روھیانوالہ کے نام سے بھی پکارا جانے لگا جس کے معنی پہاڑ میں رہنے والے کے ہیں۔

لکھ داتا:

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے لقب ''لکھ داتا'' کی وجہ تسمیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ملک غوث رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک درخت کے نیچے عبادت میں مشغول تھے کہ ایک سائل آیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا نام سیّد احمد سلطان ہے۔ سائل نے عرض کی کہ میں دہلی سے تشریف لایا ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سنا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں مجھ سے ایسا کیا کام ہے جو تم نے یوں دور دراز کا سفر کیا؟ اس نے عرض کی کہ مجھے ایک لاکھ روپیہ چاہئے' آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرمادیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ تم کچھ دیر انتظار کرو کہ میں عبادت میں مصروف ہوں' تمہیں تمہاری مطلوبہ رقم مل جائے گی۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے۔ کچھ دیر گزری تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ایک مرید آیا اور اس نے اس سائل سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اور یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اس سائل نے کہا کہ میں حضرت سیّد احمد سلطان رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سن کر دہلی سے تشریف لایا ہوں اور مجھے ایک لاکھ روپے کی اشد ضرورت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نے سائل کی بات سن کر اسے ایک لاکھ روپے دے دیئے۔ سائل نے اسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے ہی سمجھا اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی اپنے مرید کے دل میں یہ بات ڈالی ہے۔ چنانچہ اس دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ''لکھ داتا'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حصولِ فیض کے بعد

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی وطن واپسی

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ حصولِ فیض کے بعد بغداد شریف اور پھر چشت سے لاہور تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں چند دن قیام کے بعد وزیر آباد کے نزدیک سوہدرہ میں دریائے چناب کے کنارے قیام کیا اور دن رات عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے اور یہیں سے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جوق در جوق حاضر ہونے لگے اور چند ہی دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کا شہرہ دور دراز تک پھیل گیا۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنی دلی مرادیں لے کر حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی مرادیں بفضلہٖ تعالیٰ پوری فرما دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہیں سے اپنے عقیدت مندوں کی روحانی تربیت کا بھی باقاعدہ آغاز کیا۔ لوگ اپنی مرادیں پوری ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذرانے پیش کرتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ نذرانے غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے وہ تاثیر عطا فرمائی کہ جو بھی کلمات زبان سے ادا فرماتے وہ فوراً بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جاتے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ سوہدرہ میں ایک عرصہ قیام کرنے کے بعد دھونکل تشریف لے گئے۔ دھونکل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہوا جس سے کوڑھ کے مریض سے شفایاب ہونے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت سے پانی کا جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چشمہ جاری ہوا وہاں شاہجہاں کے عہد میں ایک کنواں تعمیر کروا دیا گیا جو آج بھی موجود ہے۔

دھونکل میں قیام کے دوران بھی لوگوں کا ایک جم غفیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی دلی مرادیں پوری فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں کی ایک کثیر تعداد دھونکل میں موجود ہے اور ہر سال جون و جولائی میں ایک میلہ منعقد کیا جاتا ہے۔

دھونکل، وزیر آباد سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اب یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کا نظم ونسق محکمہ اوقاف نے سنبھال رکھا ہے۔ محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرس مبارک بھی منعقد کیا جاتا ہے جس میں ہزاروں افراد شرکت فرماتے ہیں۔

خزینۃ الاصفیاء میں منقول ہے کہ ایک روز دھونکل کے نمبردار کا بیٹا لاپتہ ہو گیا۔ وہ نمبردار حضرت سید سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور! دعا فرمایئے کہ میرا بیٹا مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حق میں دعا فرمایئے اور فرمایا کہ تم مطمئن رہو انشاءاللہ العزیز چند دنوں میں تمہارا بیٹا لوٹ آئے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق چند دن بعد اس نمبردار کا بیٹا خود بخود لوٹ آیا۔

حضرت سید سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک دھونکل میں قیام پذیر رہے پھر وطن کی محبت دل میں عود آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی وطن شاہ کوٹ واپس تشریف لے گئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت ہندوستان کے دور دراز علاقوں تک پھیل چکی تھی اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کے لئے حاضر ہوتی تھی۔

حضرت سید سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ جب شاہ کوٹ پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دشمن ہو چکے تھے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ شہرت دیکھ کر مزید جل بھن گئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی حد سے تجاوز کر گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر شاہ کوٹ کو الوداع کہنے کا ارادہ کیا اور ڈیرہ غازی خاں کے نزدیک کوہِ سلیمان کے دامن میں واقع ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصبہ نگاہہ کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہادت تک یہیں قیام پذیر رہے اور یہیں مدفون ہوئے۔ یہ جگہ اب سخی سرور کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں بھی بے حد پذیرائی ملی اور بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر مسلمان ہوئے جن میں ہندوؤں کی ایک کثیر تعداد بھی شامل تھی۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنی دلی مرادیں لے کر حاضر ہوتے اور مرادیں پوری ہونے پر نذرانے پیش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کی بھی ایک کثیر تعداد شامل تھی۔

مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیاء میں نقل کیا ہے کہ شاہ کوٹ سے ہجرت کے وقت حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ اور ان کے ایک صاحبزادے سیّد سراج الدین بھی ہمراہ تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھائی حضرت سیّد عبدالغنی بھی تھے مگر اس بات کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی کسی اور مستند کتاب میں اس کے متعلق بیان ہے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ اور ان کے فرزند کے متعلق کسی بھی مستند کتاب میں کوئی روایت موجود نہیں اور نہ ہی ان کے حالات کے متعلق کہیں کوئی ذکر موجود ہے۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ اپنی تمام جائیداد اور زمین جو شاہ کوٹ میں موجود تھی ویسے ہی چھوڑ کر نگاہہ آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام اراضی و جائیداد پر بعد میں خالہ زاد بھائی قابض ہو گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی کی وجہ

جو عقل کی شہ پر تجھے پانے کو چلے تھے
وہ منزلِ ایقاں سے آئے ہیں گماں تک

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی کی وجہ کتب میں یوں منقول ہے کہ شاہ کوٹ کے نمبردار کی دو بیٹیاں تھیں اور اس کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس نے اپنی بڑی بیٹی کی شادی حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سیّد زین العابدین سے کردی تھی اور اس کی چھوٹی بیٹی کی شادی اپنی کھوکھر برادری کے ایک لڑکے کے ساتھ ہوئی۔ شاہ کوٹ کے نمبردار کی شاہ کوٹ میں بے شمار اراضی تھی جسے حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں نے اس طرح تقسیم کیا کہ تمام زرعی اراضی اپنے پاس رکھ لی اور بنجر زمین حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی کو دے دی۔ حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی محنت کی بدولت چند ہی دنوں میں وہ بنجر زمین، زرعی رقبے میں تبدیل ہوگئی جسے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی غصہ میں آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں نے حاکم ملتان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شکایات کیں مگر حاکم ملتان چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا اس نے اپنی بیٹی کی شادی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کردی اور خالہ زاد بھائیوں کی شکایت کا کوئی نوٹس نہ لیا۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں نے جب اپنے منصوبے کو ناکام ہوتے دیکھا تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ستانا شروع کردیا۔ وہ جانتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ درویش ہیں اور دولت کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی کمی نہیں ہے، پھر انہوں نے گاؤں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراثیوں کو ملایا اور انہیں سکھایا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جا کر وودائی (نذرانہ) مانگیں۔ جب وہ مراثی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان مراثیوں کے ہر مطالبہ کے عوض انہیں دوگنا دے کر بھیجا۔ اس واقعہ کا ذکر گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔

حضرت سیدنخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں نے جب یوں ناکامی کا منہ دیکھا تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جان کے درپے ہو گئے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں کوئی کسر نہ چھوڑی حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تمام جائیداد اور زمینیں کو چھوڑ کر شاہ کوٹ سے ہجرت کر گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس فعل کے بعد بھی ان بدبختوں کو سکون نہ ملا اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ وہ بدبخت سمجھتے تھے کہ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس شاہ کوٹ آئیں اور کسی لشکر کے ہمراہ ان پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔ چنانچہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے اور اپنے ناپاک منصوبے پر عمل کرنے کے لئے نگاہہ پہنچ گئے جہاں انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اہل وعیال سمیت شہید کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا المناک واقعہ

آنکھ کو بیدار کر دے وعدۂ دیدار سے
زندہ کر دے دل کو سوزِ جوہر گفتار سے

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائیوں کی دشمنی حد سے بڑھ گئی اور وہ ایک لشکر لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کرنے کے لئے شاہ کوٹ سے روانہ ہوئے۔ حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نگاہہ سے کچھ دور واقع قصبہ وودو میں مشغولِ عبادت تھے۔ ان بدبختوں نے سب سے پہلے حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کیا۔ حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے خدام نے اطلاع دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خالہ زاد بھائی دشمنی میں حد سے بڑھتے ہوئے ایک بڑے لشکر کے ہمراہ حملہ آور ہوئے ہیں۔ حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت دلیری کے ساتھ اس لشکر کا مقابلہ کیا اور کئی بدبختوں کو جہنم واصل کرنے کے بعد جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کرنے کے بعد یہ بدبخت نگاہہ پہنچے اور حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ اس وقت نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چار اصحاب جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بے حد پیار تھا وہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد موجود تھے۔ ان چاروں نے نہایت دلیری کے ساتھ ان بدبختوں کا مقابلہ کیا اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو جب اپنے ان چاروں اصحاب کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہیں مجھ سے زیادہ بلندی پر دفن کیا جائے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے مقابلے کے لئے نکلے اور نہایت جوانمردی سے ان کا مقابلہ کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان بدبختوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کرنے کے بعد نہایت بے دردی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ اور بیٹے کو بھی شہید کر دیا۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۷۷ھ بمطابق ۱۱۸۱ء کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک ڈیرہ غازی خاں کی مغربی سمت کوہِ سلیمان کے دامن میں بستی سخی سرور میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے جہاں روزانہ ہزاروں لوگ حاضر ہوتے ہیں اور اپنی دلی مرادیں پاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرس کی تقریبات

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کے لئے ملک بھر سے اور دیارِ غیر سے لوگوں کی بے شمار ٹولیاں مزارِ پاک پر حاضر ہوتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات اور لوگوں کی رونق بے مثال ہے اور بہت کم مزارات پر ایسا دیکھنے کو ملتا ہے۔ لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کی بہت بڑی تعداد حاضر ہوتی ہے۔ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہونے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ المعروف خان ڈھوڈا کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں۔

لطف وکرم کے پیکر تجھ سے اس کے سوا کیا عرض کروں
مجھ کو جفا کے قابل سمجھا تیری کرم فرمائی ہے

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر خدام نذرانوں وغیرہ کے ذریعے جو رقوم یا لنگر جمع ہوتا ہے وہ غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے ہیں بالخصوص جذام کے مریضوں کے لئے آمدنی کا ایک بڑا حصہ وقف ہے۔ مزارِ پاک میں دو بڑی دیگیں ہیں جن میں عرس کے ایام میں کثیر لنگر پکتا ہے اور ان دیگوں میں لوگ اپنی من پسند اشیاء ڈالتے ہیں جو پکنے کے بعد ایک خاص قسم کا ذائقہ لئے ہوتی ہیں۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات میں لوگوں کا جوش و خروش قابل دید ہوتا ہے اور عموماً لوگوں کے ہاتھوں میں سبز رنگ کے جھنڈے ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی تعمیر دو ہندو بھائیوں نے کی جن میں سے ایک بھائی پنجاب کا وزیر بھی رہ چکا تھا۔

حضرت سیّد سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے ملحقہ قبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ کی ہے۔ مزار کی عمارت نہایت دلکش ہے اور مزار کے احاطے میں بھی بے شمار قبور ہیں۔

اسلاف کی ہم زندہ روایات کریں گے
راضی ہو خدا جس سے وہی بات کریں گے
اس ملک میں قائم وہ مساوات کریں گے
سب شاہ و گدا آئیں نظر خرم و سرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمودات

- سلوک کی انتہاء معرفت ہے اور معرفت کی کوئی انتہاء نہیں۔
- سخی وہ ہے جس کے در سے کوئی خالی ہاتھ نہ لوٹے۔
- جس نے حق کو پالیا اس نے اپنی منزلِ حقیقی کو پالیا۔
- انسان کے لئے سب سے افضل فعل یہی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بن جائے۔
- معراج کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ بندہ قُربِ حقیقی کو پالے۔
- حقیقی ولی وہ ہے جو اپنے حال میں فانی اور مشاہدۂ حق میں باقی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے
پاکستان میں سفیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب ترے آستاں سے گزرے ہیں
اِک نئی کہکشاں سے گزرے ہیں
نقشِ حیرت بنے ہوئے تھے ہم
کیا بتائیں کہاں سے گزرے ہیں
قربِ محبوب کوئی کھیل نہیں
ہر گھڑی امتحاں سے گزرے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بدولت سرزمین پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ سہروردیہ کو فروغ حاصل ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پردادا حضرت شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ سے ملتان تشریف لائے اور یہیں سکونت اختیار کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قریشی النسل ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علم و فضل میں یکتائے زمانہ ہے۔ حضرت شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ملتان میں قیام کے دوران دو صاحبزادے حضرت شیخ جلال الدین اور حضرت شیخ ابوبکر رحمہم اللہ تولد ہوئے۔ حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حضرت شیخ وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے جن کی شادی حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی سے ہوئی۔ جب تاتاریوں نے ملتان پر حملہ کیا تو حضرت شیخ وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیوی اور خسر کے ہمراہ کوٹ کہروڑ تشریف لے گئے جہاں ان کے ہاں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ھ کو ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مادرزادولی تھے۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ شیرخواری میں جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ دودھ پینا ترک کردیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب شیخ الاسلام اور کنیت ابومحمد اور ابوالبرکات ہے۔

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اکبر ہیں فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد کا شمار عرب کے ممتاز قبیلے قریش سے ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب قصیٰ پر جاکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔ قصیٰ کے دوفرزند تھے جن میں ایک فرزند عبدمناف ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد ہیں اور دوسرے فرزند عبدالعزیٰ ہیں جو میرے پیرومرشد کے جدامجد ہیں۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ابھی کم سن تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ابتدائی تعلیم کے لئے مکتب میں داخل کروادیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سات برس کی عمر میں نے قرآن شریف حفظ کرلیا اور حفظ قرآن کے بعد درسی کتب کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا وصال ہوگیا۔ ایسے وقت میں ایک شفیق باپ کی جدائی کم سن اولاد کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس صدمہ عظیم کو بڑے حوصلے سے برداشت کیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر دستار باندھی اور آباؤ اجداد کی مسند پر بٹھایا۔ مسند پر تشریف فرما ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حسابات کی جانچ پڑتال کے بعد اپنے چچا سے گذارش کی کہ وہ ان تمام معاملات کو سنبھالیں اور مجھے مزید تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا جائے۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھتیجے کی مزید تعلیم کا بیڑہ اٹھاتے ہوئے انہیں اس وقت کے مشہور عالم دین حضرت مولانا عبدالرشید کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ بھجوادیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مولانا عبدالرشید کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک ملتان کے محلہ کڑہ میں واقع ہےاور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت مولانا عبدالرشید کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ خراسان تشریف لے گئےاوراس دور میں خراسان علومِ شرعیہ کا بہت بڑا مرکز تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ سات برس تک خراسان میں مقیم رہےاور بے شمار علماء کرام ومشائخ عظام کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔خراسان میں سات برس قیام کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ بخارا تشریف لے گئےاور بخارا کا شمار اس وقت علمی اعتبار سے خراسان سے بھی زیادہ ہوتا تھا۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ قریباً آٹھ برس تک بخارا میں مقیم رہے اور ظاہری علوم سے خودکومزین کیا۔لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوصافِ حمیدہ سے بے حد متاثر تھے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو''بہاؤالدین فرشتہ'' کے لقب سے پکارتے تھے۔خراسان اور بخارا کی دینی درسگاہوں سے حصولِ علم کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی توجہ باطن کی اصلاح کی جانب مبذول فرمائی اور بیس برس تک سخت مجاہدے میں مشغول رہے۔اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔عرفات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی۔حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور پانچ برس تک وہیں مقیم رہے۔مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور محدث حضرت مولانا کمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

مدینہ منورہ میں پانچ برس قیام کے بعد حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ بیت المقدس تشریف لے گئےاور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔بیت المقدس میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ دمشق تشریف لے گئے اور قریباً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچ برس تک دمشق میں مقیم رہے۔ دمشق میں قیام کے دوران ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں ایک اضطراری کیفیت پیدا ہو چکی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں مرشد کامل کے دست حق پر بیعت کا شوق جڑ پکڑ چکا تھا۔

مرشد کامل کی تلاش میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ دمشق سے بغداد پہنچ گئے اور اس وقت بغداد میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مسند رشد و ہدایت پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو انہیں دیکھتے ہی دل سے بے اختیار آواز آئی کہ تیری منزل یہی ہے اور تو جس کامل کی تلاش میں تھا وہ یہی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی اور پھر اسی کیفیت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سر جھکا دیا۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گلے سے لگایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گلوگیر لہجے میں عرض کی کہ حضور! میں اب تھک چکا ہوں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسے رونے لگے جیسے کوئی گمشدہ بچہ اپنی ماں کو دیکھتے ہی رونے لگتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا! فراق کے بعد وصال اور وصال کے بعد فراق ہے۔ تم اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو کہ تمہیں منزل مل گئی اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جو منزل کی تلاش میں بھوکے پیاسے مر جاتے ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام مرشد پاک کے پاس صرف سترہ دن رہا۔ سترہ دن کے اس مختصر قیام کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ خرقہ جو خود زیب تن کیا ہوا تھا مجھے عطا فرمایا اور وہ مصلیٰ جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں مشغول رہتے تھے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خرقہ جو انہیں اپنے بزرگوں کے وسیلہ سے پہنچا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے عطا فرما دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر مرید جو عرصہ دراز سے خدمت میں تھے وہ مجھ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عنایات دیکھ کر حیران رہ گئے مگران میں سے کسی نے بھی لب کشائی کی جرأت نہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب ان کے احوال کی خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب کو اپنے حجرہ خاص میں بلایا اور ایک خادم سے کہہ کر کبوتر منگوائے۔ پھر ان تمام مریدوں کو بشمول میرے ایک ایک کبوتر دیا اور فرمایا کہ اس کبوتر کو اس جگہ جا کر ذبح کرو جہاں تمہیں کوئی دیکھنے والا نہ ہو۔ تمام مرید کبوتر لے کر چلے گئے اور کچھ دیر بعد سب حاضر ہوئے اور سب نے اپنے اپنے کبوتر ذبح کر دیئے تھے۔ میں اپنے کبوتر کو زندہ لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ہاتھ میں زندہ کبوتر دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا تم نے کبوتر ذبح نہیں کیا؟ میں نے عرض کی حضور! میں نے ایسی جگہ بہت تلاش کی جہاں مجھے کوئی نہ دیکھ سکے مگر میں جہاں بھی گیا میں نے اللہ عزوجل کو موجود پایا اور مجھے اس پوری کائنات میں کوئی بھی جگہ ایسی نہ ملی جہاں میں اس کبوتر کو ذبح کرتا۔ میری بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بہاؤ الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھو اور تم لوگ اتنی جلدی ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں تمہیں دیکھنے والا کوئی نہ تھا۔ مرشد پاک کی بات سن کر تمام مریدوں نے اپنی گردنیں ندامت سے جھکا لیں۔

اس آزمائش کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو خلوت میں طلب فرمایا اور ایک کٹا ہوا انار دیتے ہوئے فرمایا کہ بہاؤ الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! اسے کھا لو یہ تمہارے لئے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ انار مرشد پاک کے ہاتھوں سے لے لیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے کھانے لگے تو اس میں سے ایک دانہ زمین پر گر پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دانہ زمین سے اٹھا کر کھا لیا۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ بہاؤ الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے زمین سے وہ دانہ اٹھا کر کیوں کھا لیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ یہ پیر و مرشد کی عطا تھی اور میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ دانہ جو زمین پر گرا تھا وہ دنیا تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تم دنیا کے جھمیلوں میں مبتلا ہو مگر چونکہ تم نے اسے تبرک سمجھ کر کھایا ہے تو اب یہ دنیا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی اور تم دین و دنیا دونوں کے حاکم ہو گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک کی بات سنی تو عرض کی کہ یہ سب پیر و مرشد کی دعائیں ہیں ورنہ میں اپنی حقیقت سے باخبر ہوں۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ طریقت حسب ذیل ہے۔

"شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ ضیاءالدین ابونجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ اسود احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ ممتاز علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔"

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمانے کے بعد ملتان جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ملتان کی ولایت تمہارے سپرد ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ملتان کے لئے روانہ ہوئے تو ایک اور بزرگ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ جب دونوں بزرگ طویل سفر کے بعد نیشاپور پہنچے تو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے شہر سے باہر قیام کیا جبکہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نیشاپور کے مشائخ سے ملاقات کے لئے شہر کے اندر چلے گئے۔ شام کو جب حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ لوٹے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان سے دریافت کیا کہ کن مشائخ سے ملاقات ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ میری ملاقات یوں تو بے شمار بزرگوں سے ہوئی مگر میں نے حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے افضل پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ ان سے تمہاری کیا بات ہوئی؟ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ بغداد میں اس وقت کون سے ایسے بزرگ موجود ہیں جو سب سے بہتر ہیں؟ ان کے اس سوال پر میں خاموش رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیوں نہ بتایا؟ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ میرے دل میں اس وقت حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت غالب تھی اس لئے میں خاموش رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس شخص کا ذہن اپنے مرشد کے متعلق سہو کا شکار ہوا اس سے ہمیں کیا توقع ہو سکتی ہے؟ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور تنہا ملتان کی جانب روانہ ہو گئے۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ خراسان کی جانب روانہ ہو گئے۔ یوں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول صحیح ہوا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں کے اکٹھا روانہ ہوتے وقت فرمایا تھا کہ تم دونوں کے راستے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ملتان واپس تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہردلعزیز چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا اور ان کے فرزند حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ گھر و جائیداد کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کی شادی حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ بی بی کمال خاتون رحمۃ اللہ علیہا سے ہو چکی تھی اور حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی ملتان کے نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ملتان آمد کے بعد سلسلہ عالیہ سہروردیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی برصغیر پاک وہند میں باقاعدہ آمد ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسند ہدایت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد لوگوں کی رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دینا شروع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع العلوم تھے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ تھے۔ لوگوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ''رئیس الاولیاء'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کی بدولت بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور بے شمار لوگ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں شمار ہوئے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جب ملتان تشریف لائے تو ملتان کے علماء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سے جل گئے اور انہوں نے دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں روانہ کیا جس کا مطلب تھا کہ ملتان پہلے ہی علماء و مشائخ سے بھرا ہوا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اس وقت گلاب کے پھول موجود تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گلاب کا ایک پھول اٹھا کر اس دودھ کے پیالے پر رکھ دیا اور وہ پیالہ انہیں واپس بھیج دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم ان علماء و مشائخ میں دودھ میں پھول کی مانند ہیں اور ہمارا مقام و مرتبہ ان سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ وقت نے یہ ثابت کر دیا اور ملتان کے تمام اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جب ملتان تشریف لائے اس وقت ملتان پر ناصر الدین قباچہ کی حکومت تھی جو سلطان شمس الدین التمش کا حریف تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قلبی میلان سلطان شمس الدین التمش کی جانب تھا اور اس کی وجہ سلطان شمس الدین التمش کی نیک نامی اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے قلبی میلان تھا۔ سلطان شمس الدین التمش کا شمار قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں ہوتا تھا۔ ناصر الدین قباچہ ان دنوں سلطان شمس الدین التمش کے ساتھ ذاتی چپقلش کی وجہ سے اس کے خلاف سازشوں میں مشغول تھا۔ ملتان کے قاضی مولانا اشرف الدین اصفہانی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشورہ کے بعد سلطان شمس الدین التمش کو خط لکھا جس میں اس کی حمایت کا اعلان کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی مولانا اشرف الدین اصفہانی نے سلطان شمس الدین التمش کو علیحدہ علیحدہ مکتوب لکھا اور یہ دونوں مکتوب ناصر الدین قباچہ کے سپاہیوں کے ہاتھ لگ گئے۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی مولانا اشرف الدین اصفہانی کو بلایا اور ان خطوط کے متعلق دریافت کیا۔ قاضی مولانا اشرف الدین اصفہانی خاموش رہے تو ناصر الدین قباچہ نے جلاد کو حکم دیا کہ وہ ان کا سر قلم کر دے۔ جب اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے خط کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے شک یہ میرا مکتوب ہے اور میں نے اسے اللہ عزوجل کے حکم پر تحریر فرمایا ہے۔ ناصر الدین قباچہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو اس پر لرزہ طاری ہو گیا اور اس نے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد سلطان شمس الدین التمش کی افواج اور ناصر الدین قباچہ کے درمیان گھمسان کا مقابلہ ہوا اور ناصر الدین قباچہ شکست کھانے کے بعد فرار ہو گیا۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ناصر الدین قباچہ سے ہوئی تو اس وقت ایک مکھی بار بار ناصر الدین قباچہ کے اوپر بیٹھ جاتی۔ وہ اس مکھی کو جتنا بھی اڑاتا وہ پھر سے آکر بیٹھ جاتی۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ولی کی پہچان کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ولی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ ناصر الدین قباچہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو وہ شرمندہ ہو گیا۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی اپنی چچازاد حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کی وصیت کے مطابق تمام جائیداد اور زمینیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیں۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں لاکھوں اشرفیاں موجود ہوتیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کی حیثیت سنگریزوں کی سی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی مال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وزر کا لالچ نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقراء و مشائخ کے قیام کے لئے ایک عظیم الشان حویلی تعمیر کروائی اور خود اپنے اہل وعیال کے ہمراہ ایک حجرہ میں رہائش اختیار کی۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت کے قصہ زبان زدِ عام تھے اور لوگ دور دراز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنی مالی ضروریات سے آگاہ کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت بے مثل ہے اور مشہور ہے کہ کوئی سوالی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے خالی نہیں لوٹتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی آمد کا مقصد دریافت کیا تو اس نے کہا کہ مجھے اتنی اشرفیاں عنایت فرمائیں جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جواب دینے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حضرت جمال کنبوہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ حضور! مجھے اس شخص کا مسئلہ حل کرنے دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دے دی تو حضرت جمال کنبوہ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور کہا کہ تم انبیاء کرام علیہم السلام کے نام بتاتے جاؤ میں تمہیں اشرفیاں دیتا جاتا ہوں۔ وہ شخص بمشکل پندرہ یا بیس انبیاء کرام علیہم السلام کے نام بتا سکا۔ حضرت جمال کنبوہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اتنی ہی اشرفیاں عنایت فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب حضرت جمال کنبوہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کا علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تعریف فرمائی۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا دسترخوان بے حد وسیع تھا اور کھانے میں نہایت پرتکلف کھانے پکائے جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دسترخوان پر سینکڑوں مشائخ اور علماء موجود ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ایک درویش کو دسترخوان پر دیکھا کہ وہ روٹی شوربے میں تر کر کے کھا رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! اس دسترخوان میں یہ واحد شخص ہے جو سنت کے مطابق کھا رہا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ثرید (تر کی ہوئی روٹی) کو کھانوں میں وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دیگر عورتوں پر حاصل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ رحمۃ اللہ نمازِ تہجد کے بعد قرآن مجید کی تلاوت شروع کرتے اور فجر کی سنتوں سے قبل پورا قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ رحمۃ اللہ کے مریدوں نے عرض کی کہ حضور! ہمیں اپنے مجاہدے کی کیفیت بتائیں؟ آپ علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ فقیر کے لئے مجاہدے کی کیفیت بیان کرنا مناسب نہیں ہوتا کہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے مگر تمہارے جاننے کے لئے یہی کافی ہے کہ میں بیس برس تک ایک پانی کے پیالے اور ایک چھٹانک غذا پر گزارہ کرتا رہا ہوں اور یہ میرے مجاہدہ کی ابتدائی کیفیت ہے۔ اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جو ستر برس تک بھوکے پیاسے رہے اور ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔

سلطان التمش الدین التمش نے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ سے درخواست کی کہ وہ شیخ الاسلام کا منصب قبول کر لیں۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ نے کچھ دیر توقف کیا اور فرمایا کہ مجھے ایک رات کا وقت دو کیونکہ یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ پھر آپ علیہ رحمۃ اللہ نے دیگر علماء و مشائخ سے فرمایا کہ تم بھی رات کو استخارہ کرو اور حضور نبی کریم ﷺ نے جس شخص کے متعلق فرمایا وہی اس منصب کا اہل ہوگا۔ الغرض اس رات تمام علماء و مشائخ نے استخارہ کیا اور نصف شب کے قریب ان تمام کو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ رحمۃ اللہ کو خلعت عطا فرمائی اور فرمایا کہ بہاؤالدین (علیہ رحمۃ اللہ)! تمہیں شیخ الاسلام کا منصب مبارک ہو۔ سلطان شمس الدین التمش کو بھی خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو چکی تھی۔ چنانچہ جب قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ رحمۃ اللہ کا نام بطورِ شیخ الاسلام پیش کیا تو کسی نے بھی اعتراض نہ کیا۔ پھر حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی علیہ رحمۃ اللہ نے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللہ کے کہنے پر شیخ الاسلام کا منصب قبول کر لیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ کسی محفل میں عشق کے متعلق گفتگو چلی تو ایک شخص نے اپنے عشق کے تجربات بیان کرنا شروع کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی گفتگو ختم ہونے پر فرمایا کہ عشق کی کیفیت ہر ایک پر جداگانہ ہے مگر عشق حقیقی یہی ہے کہ عارف حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھے۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر غلبہ کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ زبان سے ذیل کی رباعی جاری ہو گئی۔

آں کس کہ شناخت جاں راچہ کند
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بدھی
دیوانہ تو ہر دو جہاں راچہ کند

''جو تجھے پہچان گیا ہے وہ اس جان کا کیا کرے گا' بیوی بچوں اور گھر کا کیا کرے گا' تو نے اسے اپنا دیوانہ بنا، کر دونوں جہان بخش دیے مگر تیرا دیوانہ دونوں جہان کا کیا کرے گا؟''

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک مرتبہ عشق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے غلبہ کی کیفیت ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بروزِ محشر بعض عاشقوں کی گردنوں میں نور کی زنجیریں ہوں گی اور ملائکہ انہیں جنت کی جانب کھینچیں گے۔ وہ عاشق ان زنجیروں کو گردنوں سے اتار کر عرش کے نیچے چلے جائیں گے کہ اپنے دل کو دیدارِ الٰہی سے سکون پہنچائیں اور پھر حکم ہوگا کہ انہیں نور کی مزید زنجیروں سے باندھ دیا جائے۔ پھر ان کی گردنوں میں ایسی بے شمار زنجیریں ڈال دی جائیں گی پھر جب انہیں کھینچا جائے گا تو یہ شور مچائیں گے۔ اس وقت ندا آئے گی کہ دیدار کا وعدہ تو جنت میں تھا اور پھر یہ عاشق اس ندا کو سننے کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے مقصد حقیقی کو پالیں گے۔

محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ جب سمرقند میں مقیم تھے تو وہاں جذام کے مریضوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ایک گروہ آبادی سے الگ تھلگ ایک غار میں مقیم تھا۔لوگ جذام کی وجہ سے ان سے ملنے سے کتراتے تھے۔ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ اس غار میں تشریف لے گئے۔جذام میں مبتلا لوگ سمجھ گئے کہ یہ کوئی عام شخص نہیں۔پھر وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی درویش ہیں ورنہ لوگوں نے تو ہم سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نزدیک موجود ایک تالاب سے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان جذام کے مریضوں سے کہا کہ وہ اس تالاب سے غسل کریں۔ان جذام کے مریضوں نے اس تالاب سے غسل کیا تو اللہ عزوجل نے ان کا دائمی جذام کا مرض رفع کردیا۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سفر میں اکٹھے شریک تھے اور دونوں حضرات کا گزر ایک دریا کے کنارے اس جگہ سے ہوا جہاں دریا پار کرنے کے لئے کوئی کشتی موجود نہ تھی۔حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور سطح آب پر چلتے ہوئے دریا کے پار چلے گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے اور سوچنے لگے کہ اس موقع پر کرامت کا اظہار کیسا ہے؟ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت بھانپتے ہوئے فرمایا کہ حضرت! یہ جگہ چوروں کا مسکن ہے اور نہایت خطرناک ہے یہاں کرامت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی بات سنی تو سطح آب پر قدم رکھتے ہوئے دریا پار کرلیا۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ کوئی بھی سیّد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کی خوب خدمت کرتے اور بوقت رخصت اسے اشرفیاں بھی عطا فرماتے تھے۔ایک مرتبہ ملتان میں قحط پڑ گیا۔ایک نومسلم کمہار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں غریب سیّد ہوں اور فاقہ کشی سے تنگ آچکا ہوں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے خدام کو حکم دیا کہ اس کو دو خلعتیں عطا کرو اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بے شمار اشرفیاں دے کر رخصت کیا۔ جب وہ چلا گیا تو ایک شخص بولا کہ حضرت! یہ فلاں کمہار ہے اور اس نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کی حقیقت جانتا تھا۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں موجود تھا۔ اس دوران کچھ علماء نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ نظر کیمیا کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے مجھ سے فرمایا کہ فرید (رحمۃ اللہ علیہ)! جاؤ اور جو غلام سب سے زیادہ مجہول نظر آئے اسے خرید لاؤ۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سونے کا ایک سکہ مجھے دیا۔ میں گیا اور ایک مجہول غلام خرید کر لے آیا۔ وہ غلام غیر مسلم تھا اور شکل سے احمق نظر آتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس غلام کو اپنے سامنے بٹھایا اور کلمہ پڑھا کر دین اسلام میں داخل کیا۔ جب اس غلام نے کلمہ پڑھ لیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی پشت پر تھپکی دی اور فرمایا کہ یہ علماء تم سے جو بھی سوال کریں ان کا جواب انہیں دو۔ غلام نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کی جانب دیکھا اور کہا کہ جو حکم ہو۔ پھر علماء نے اس غلام سے سوال کئے اور وہ غلام نہایت روانی کے ساتھ ان کے سوالات کا جواب دیتا رہا۔ علماء حیران تھے کہ یہ نو مسلم اور جاہل کس طرح شرعی مسائل بیان کر رہا ہے اور ان کے سوالات کا جواب دے رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تم نے دیکھ لیا کہ نظر کیمیا کیا ہے؟

بغداد سے کچھ لوگ ملتان کی طرف عازمِ سفر ہوئے تاکہ وہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کر سکیں۔ وہ لوگ راستہ بھول گئے اور بھٹکتے ہوئے ایک صحرا میں جا پہنچے۔ اس صحرا میں نہ ہی کوئی درخت تھا اور نہ ہی پانی کا کوئی چشمہ موجود تھا۔ یہ لوگ اس صحرا میں بھٹکتے رہے مگر انہیں باہر نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ جب یہ لوگ بھوک اور پیاس سے بے حال ہو گئے تو انہوں نے آسمان کی جانب نگاہیں اٹھا کر کہا کہ اے اللہ! ہم تو تیرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیک بندے کی زیارت کے لئے نکلے تھے اور اس مصیبت میں پھنس گئے۔ اے اللہ! تو اپنے اس نیک بندے کے وسیلہ سے ہماری مصیبت دور فرما دے۔ ابھی وہ دعا مانگ رہے تھے کہ ایک درویش نمودار ہوئے اور ان کے ہاتھ میں پانی کا برتن تھا۔ ان درویش نے وہ پانی انہیں دیا اور جب پانی پینے کے بعد ان کے حواس بحال ہوئے تو انہوں نے درویش سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ درویش نے ان کے سوال کا جواب نہیں دیا اور ایک جانب چل دیا۔ وہ لوگ اس درویش کے پیچھے چل دیئے اور کچھ ہی دیر میں وہ ایک شہر میں پہنچ گئے۔ جب وہ شہر میں پہنچے تو وہ درویش ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ جب یہ لوگ ملتان میں حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ صحرا میں ان کی مدد کرنے والا درویش کوئی اور نہیں بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کو یوں حیران ہوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قدرت بے مثل ہے اگر کوئی اس کی قدرت دیکھ لے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس راز کو سینے میں پوشیدہ رکھے۔ وہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ سمجھ گئے اور خاموش ہو گئے۔ پھر جب وہ واپس بغداد پہنچے تو انہوں نے بغداد میں جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ راز فاش کیا۔

سلطان المشائخ، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے درویشی کے ستر ہزار مراتب طے لئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی قوت اتنی تھی کہ تمام مراتب میں اپنے کمال کو پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اگر آسمان کی جانب نگاہ اٹھاتے تو بے حجاب مشاہدہ کرتے تھے اور اگر زمین پر نگاہ ڈالتے تو تحت الثریٰ تک کی تمام اشیاء کا مشاہدہ کرتے تھے۔ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ درویشی کا مرتبہ اس سے بھی بلند ہے اور یہ تو ایک ادنیٰ درجہ ہے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے چھیانوے برس کی عمر میں سات صفر المظفر ۶۶۱ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شخص خانقاہ کے دروازے پر آیا اور اس نے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کیا۔ جب حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اس شخص نے ایک رقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیا اور حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ وہ رقعہ لے کر والد بزرگوار حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور انہیں وہ رقعہ دے دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ رقعہ پڑھا تو خاموش ہو گئے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ نے باہر نکل کر اس شخص کو ڈھونڈنا چاہا مگر اس شخص کا کچھ پتہ نہ چلا۔ اس دوران ندا سنائی دی کہ دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ جب حجرہ میں واپس لوٹے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما چکے تھے۔

شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی طور پر جب حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ملی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو فرمایا کہ بھائی بہاؤ الدین (رحمۃ اللہ علیہ) وصال فرما گئے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اور خلیفہ اکبر عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ مسند رشد و ہدایت پر فائز ہوئے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک پرانا قلعہ ملتان کے سامنے واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی شادی اپنی چچازاد حضرت بی بی کمال خاتون رحمۃ اللہ علیہا سے ہوئی جن سے حضرت شیخ صدر الدین عارف' حضرت شیخ علاؤ الدین' حضرت شیخ شہاب الدین اور حضرت شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہم تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری شادی حضرت بی بی شہر بانو رحمۃ اللہ علیہا سے ہوئی جن سے حضرت شیخ قدوۃ الدین محمد' حضرت شیخ شمس الدین' حضرت شیخ برہان الدین اور حضرت شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہم تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام اولادوں سے ماسوائے حضرت شیخ برہان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الدین اور حضرت شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کئی اولیاء پیدا ہوئے۔ حضرت بی بی شہربانو رحمۃ اللہ علیہا سے دو بیٹیاں حضرت نور بی بی اور حضرت سلطان بی بی رحمۃ اللہ علیہا تولد ہوئیں۔ حضرت نور بی بی رحمۃ اللہ علیہا کا نکاح حضرت سیّد فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا جن سے حضرت سیّد کبیر الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ حضرت سلطان بی بی رحمۃ اللہ علیہا کا نکاح حضرت حمید الدین سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا جن سے حضرت شیخ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام اولاد کی روحانی و باطنی تربیت خود فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد عارف باللہ حضرت صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے۔

فرمودات:

- دین کی سلامتی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں ہے۔
- بدن کی سلامتی کم کھانے میں ہے۔
- روح کی سلامتی گناہ کو ترک کرنے میں ہے۔
- تم اللہ عزوجل کے ذکر کو خود پر لازم کرلو کہ ذکر ہی کے ذریعے طالب محبت تک پہنچتا ہے۔
- محبت الٰہی ایسی ہے جو تمام میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے۔
- مرید کو چاہئے کہ وہ خود کی حفاظت کرے اور اگر اسے ذکر الٰہی سے انسیت نہ ہوگی تو وہ اللہ عزوجل کی محبت کی بو کو بھی نہ پاسکے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے نامور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور خلیفہ اول ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۵۹۹ھ کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری و باطنی علوم اپنے والد بزرگوار کی صحبت میں رہ کر حاصل کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم میں یکتائے روزگار تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور علماء میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت و ریاضت کی بدولت جلد ہی سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رات بھر نماز پڑھتے تھے اور عرصہ دراز تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی عادت رہی کہ عشاء کے وضو کے ساتھ ہی فجر کی نماز ادا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے زمانہ کے قطب حضرات میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد عارف باللہ کے لقب سے سرفراز ہوئے۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے زہد اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے ''شیخ عارف'' کے لقب سے بھی پکارا جاتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو اس کے معانی و مطالب پر ایسی سیر حاصل گفتگو فرماتے کہ ایک آیت کی کئی کئی معانی میں تفسیر بیان کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو حج بیت اللہ کا بے حد شوق تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حج بیت اللہ کے لئے گئے تو بیت اللہ شریف کا طواف اس وقت کرتے جب کوئی اور طواف نہ کررہا ہوتا۔ ایک رات بیت اللہ شریف کا طواف کررہے تھے کہ ملک فرغانہ کہ شہزادی کی نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نورانی شعائیں پھوٹ رہی تھیں۔ شہزادی فرغانہ نے اپنی فہم وفراست کی بدولت جان لیا کہ یہ کوئی عام شخص نہیں ہیں۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئیں اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ طوافِ کعبہ سے فارغ ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا نام صدرالدین (رحمۃ اللہ علیہ) ہے اور میرا تعلق ملتان سے ہے۔ شہزادی فرغانہ کو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق علم تھا انہوں نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ میرے والد ہیں۔ شہزادی فرغانہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار اس بارے میں بہتر جانتے ہیں اور میں ان کی رضا میں راضی ہوں گا۔ شہزادی فرغانہ نے حج بیت اللہ کے بعد فرغانہ جا کر اپنے والد سے بات کی تو شاہِ فرغانہ نے مسرت کا اظہار کیا اور ایک قافلے کے ہمراہ ملتان کی جانب روانہ ہوا۔ راستہ میں شاہِ فرغانہ کا قافلہ جس جگہ پڑاؤ ڈالتا وہاں شاہِ فرغانہ ایک کنواں تعمیر کرواتا۔ جب شاہِ فرغانہ کا قافلہ ملتان کی حدود میں داخل ہوا تو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے صاحبزادوں اور دیگر احباب کے ہمراہ ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ شاہِ فرغانہ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میری صاحبزادی کو اپنے گھر کی زینت بناتے ہوئے اس کا نکاح اپنے صاحبزادے حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے کردیں اور انہیں اپنی غلامی میں قبول فرمائیں۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کی رضامندی دریافت کی تو انہوں نے آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ کی رضا میں اپنی رضامندی ظاہری کی۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح پڑھایا اور شہزادی فرغانہ کا نام بی بی راستی (رحمۃ اللہ علیہا) رکھا جو اس بابرکت خاندان میں رہ کر اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین رحمۃ اللہ علیہم میں شمار ہوئیں۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے شوہر حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے خسر حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی اور ان کے تمام امور کا خود خیال رکھتی تھیں۔ کھانا خود بناتیں اور سردی کے موسم میں شدید سردی کے باوجود نمازِ تہجد کے لئے وضو کا پانی خود گرم کرتی تھیں۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہا حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو وہ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے تعجب کا اظہار کیا تو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تعظیم اس کے لئے ہے جو قطب الاقطاب ہے اور تمہارے بطن میں پرورش پا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے جب یہ خبر سنی تو بہت خوش ہوئیں اور پھر ۹ رمضان المبارک بروز جمعہ کو قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں تشریف لائے۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے نومولود کے کان میں اذان اور تکبیر کہی اور نام رکن الدین (رحمۃ اللہ علیہ) تجویز کیا۔

حضرت شاہ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چار برس تھی جب حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ اللہ عزوجل مجھے مزید اولاد سے نوازنا چاہتا ہے مگر وہ تمہارے بطن سے نہیں ہو گی۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے شوہر کی بات سنی تو ان کی شادی اس وقت کے قاضی ملتان کی صاحبزادی سے کر دی۔ قاضی ملتان کی صاحبزادی کی تربیت حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے خود کی اور ان کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیاء خواتین رحمۃ اللہ علیہم میں ہوا۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری زوجہ سے حضرت شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمادالدین اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے جن کے ذریعے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا نسب آگے بڑھا۔ حضرت شیخ عمادالدین اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے مگر وہ بچپن میں ہی وصال فرما گئے۔ حضرت شیخ عمادالدین اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کی تربیت قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مدرس بھی تھے اور ہر جمعہ کے روز وعظ بھی فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں ہزاروں افراد شامل ہوتے اور اپنے گناہوں سے تائب ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکت فیض روحانی کا ایک ایسا چشمہ تھی جس سے ہزاروں افراد سیراب ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے فروغ کے لئے بے مثال جدوجہد کی اور اس کی عظمت وتقدیس کو لوگوں کے دلوں میں اجاگر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی فقر میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والد بزرگوار کے وصال کے بعد جو کچھ بھی ترکہ میں ملا وہ ایک ہی دن میں راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا کہ کہیں دنیا غالب نہ آ جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد ابتداء سے ہی دین اور دنیا کو ساتھ لے کر چلتے آئے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ان کے پاس بے شمار جائیداد اور زمینیں تھیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے برعکس دنیا سے نفرت تھی اور یہی وجہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ترکہ راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار تو لاکھوں خیرات کرتے تھے مگر انہوں نے بھی کبھی اپنی ساری جائیداد یوں راہِ خدا میں نہیں لٹائی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار دنیا پر غالب تھے اور دنیا کا مکروفریب انہیں عبادت وریاضت سے دور نہیں کر سکتا تھا جبکہ میں خود کو ابھی ناقص جانتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ دنیا مجھ پر غالب ہو اور مجھے عبادتِ الٰہی سے گمراہ کر دے اسی لئے میں نے سارے ترکہ کو راہِ خدا میں خرچ کر ڈالا اور اب مطمئن ہو کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خود کو یادِ الٰہی میں مشغول کر سکتا ہوں۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز دریا کے کنارے بیٹھے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے بعد فرزند کو قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت تھی کہ ایک مرتبہ میں ہی کئی سپارے پڑھا دیتے تھے۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ چار مرتبہ سبق دہراتے اور انہیں حفظ ہو جاتا تھا۔ اس وقت خلافِ معمول حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کو سبق یاد نہ ہو رہا تھا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرزند کی کیفیت دیکھی تو نگاہ دوڑائی اور دیکھا کہ ہرنوں کی ایک ڈار وہاں موجود ہے اور بیٹے کا دھیان ان کی جانب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ڈار کی جانب نگاہ دوڑائی اور ایک ہرنی اپنے بچے کو لے کر آ گئی۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس بچے کو گود میں لیا اور اسی وقت انہیں سبق یاد ہو گیا۔

حضرت شیخ جمالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ عالم رویا میں حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ حضور! عمر ضائع ہو گئی مگر کچھ حاصل نہ کر سکا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ مجھے قرآن مجید حفظ ہو جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کھیر کھاؤ اور سورۂ یوسف کی تلاوت کو اپنا معمول بنا لو۔ شیخ جمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حسب ارشاد کھیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے لے کر کھالی اور بیدار ہونے کے بعد سورۂ یوسف کی تلاوت معمول بنا لی۔ پھر حسب ارشاد کچھ ہی دنوں میں انہیں قرآن مجید حفظ ہو گیا۔

شیخ احمد نام کا ایک سوداگر قندھار میں رہتا تھا اور نہایت خوبصورت جوان تھا۔ وہ شراب جیسی بری لعنت میں مبتلا ہو چکا تھا۔ ایک دن شیخ احمد اپنے سامانِ تجارت کے ہمراہ ملتان آیا اور پھر ملتان میں ہی ایک دکان کرایہ پر لے کر اس نے اپنا کاروبار شروع کر دیا۔ اس کا کاروبار خوب چمک اٹھا اور شہر میں اس کی خوب شہرت ہوئی۔ شیخ احمد نے اپنی اس ترقی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باوجود بھی شراب نوشی کی عادت ترک نہ کی۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس کا ذکر کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں بازار سے گزروں تو مجھے اس نوجوان کی شکل دکھانا۔ کچھ عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گزر بازار سے ہوا تو خدام نے عرض کی کہ حضور! یہ وہ نوجوان ہے جس کے متعلق ذکر ہوا تھا کہ شراب نوشی کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ احمد کی جانب دیکھا تو سعادت مندی اس کے چہرے سے نظر آئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے کہا کہ تم اسے کسی طرح میرے پاس لے کر آؤ۔ خدام شیخ احمد کو کسی طرح بہلا پھسلا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شربت کا ایک گلاس منگوایا اور اس میں سے ایک گھونٹ پینے کے بعد شیخ احمد سے کہا کہ وہ اسے نوش فرمائے۔ شیخ احمد نے جیسے ہی وہ شربت پیا اس کا باطن نورِ الٰہی سے بھر گیا اور اس پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ فوراً قدموں میں گر پڑا اور بیعت کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اٹھایا اور گلے سے لگاتے ہوئے سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں داخل کیا۔ پھر ان شیخ احمد کا شمار سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے نامور بزرگوں میں ہوا۔ شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا تمام مال واسباب راہِ خدا میں لٹا دیا اور تجرد و تفرید کی زندگی اختیار کر لی یہاں تک کہ سات سال صرف ایک تہبند میں گزار دیئے۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کتب سیر میں منقول ہے کہ ان کا جذبہ عشق اس حد تک بڑھ گیا کہ ظاہری شریعت پر پابند رہنا مشکل ہو گیا اور نماز کی ادائیگی میں بھی کوتاہی ہونے لگی۔ لوگوں نے جب ان سے اصرار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نماز کی ادائیگی پر قدرت نہیں رکھتا۔ پھر جب مجبور کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نماز تو پڑھ لیتا ہوں مگر سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہیں کروں گا؟ لوگوں نے کہا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ہرگز نہ ہوگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے مجبور کرنے پر نماز کی نیت کی اور جب سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کی تو خون جاری ہو گیا یہاں تک کہ لباس خون سے تر ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز توڑ دی اور فرمایا کہ اب مجھ پر حائضہ کا حکم لاگو ہے اور نماز فرض نہیں رہی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے بہت اچھی دوستی تھی اور دونوں ایک دوسرے کا بے حد احترام کرتے تھے۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے قلب میں نہ ہی جنت کی کوئی آرزو ہو اور نہ ہی دوزخ کا کوئی خوف ہو بلکہ صرف اللہ ہی اللہ ہو اور جب انسان کے دل میں یہ سچائی جگہ پیدا کر لے گی تو جنت اس کے پیچھے پیچھے ہوگی اور دوزخ اس سے دور بھاگے گی۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ عزوجل جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان کے ذکر کو اس کے قلب کے ساتھ موافقت عطا فرما دیتا ہے اور پھر اگر زبان ذکر سے خاموش بھی ہو جائے تو قلب سے ذکر جاری رہتا ہے۔ بے شک اللہ عزوجل ہی توفیق دینے والا اور بہترین مددگار ہے۔

حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے تو دل میں خیال آیا کہ کاش! مجھے بھی یہیں جگہ مل جائے اور اللہ عزوجل اپنے اس محبوب بندے کے طفیل مجھے بھی معاف فرما دے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی دلی کیفیت بھانپتے ہوئے فرمایا کہ مولانا حسام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے جو جگہ منتخب کی وہ بہتر ہے۔ پھر مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بدایوں جانا پڑا اور ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ بیٹھے وضو فرما رہے ہیں اور ان کے وضو کے پانی سے زمین بھیگی ہوئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صبح اس جگہ پہنچے تو وہ جگہ ویسے ہی گیلی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے۔ چنانچہ وصال کے بعد اسی جگہ مدفون ہوئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اٹھارہ برس تک مسند نشین رہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ کے سلسلہ میں بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کرنے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں فرزند حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ حضرت شیخ جمال خنداں رواچوی' حضرت شیخ صلاح الدین سیستانی اور حضرت شیخ احمد معشوق رحمۃ اللہ علیہم کے نام قابل ذکر ہیں۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۳ ذی الحجہ ۶۸۴ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

فرمودات:

- جو بغیر ذکر کے سانس لیتا ہے وہ اپنا حال ضائع کرتا ہے۔
- ایمان کے استقامت کی علامت یہ ہے کہ بندے کو از دوائے ذوق و حال کے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبوب ہوں بجائے علم کے۔
- ظاہری طریقت یہ ہے کہ بندہ خوف اور امید سوائے اللہ عزوجل کے کسی سے نہ رکھے۔
- لسانی ذکر کی موافقت قلب سے کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔ اس علمی و دینی گھرانے سے تعلق ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر دوہری ذمہ داری تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خاندان کی ناموس میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دی اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے فروغ کے لئے دور دراز کے علاقوں کا سفر بھی کیا۔

گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا کہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا، شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور انہوں نے حیرانگی سے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تعظیم تمہارے بطن میں موجود قطب کی ہے۔ چنانچہ بفرمان حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ۹ رمضان المبارک ۶۴۹ھ بروز جمعۃ المبارک قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں تشریف لائے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے کان میں اذان اور تکبیر کہی اور عقیقہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا۔ عقیقہ کے موقع پر غرباء و مساکین کے لئے کھانے کا وسیع انتظام کیا گیا۔ اس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بال کاٹے گئے جو اب بھی تبرکات میں محفوظ ہیں۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پوتے کا نام ''رکن الدین'' رکھا اور بعد میں حضرت شمس الدین سبزواری رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں ''والعالم'' کا اضافہ کیا۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب بھی نومولود کو دودھ پلانے لگتیں تو پہلے وضو کرتیں اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے دودھ پلاتی تھیں۔ جب کان میں اذان کی آواز سنائی دیتی تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ دودھ پینا چھوڑ دیتے اور اذان سننا شروع کر دیتے۔ رات کو جب حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ساتھ جاگ جاتے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے گھر میں تمام خدام کو سختی سے تلقین کی تھی کہ وہ بچے کی موجودگی میں ماسوائے اسم ذات کے کوئی لفظ نہ بولیں اور یہی وجہ تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا لفظ بولا تو وہ ''اللہ'' تھا۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چار برس تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور وہ اس وقت مسند نشین تھے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کلاہ اتار کر پاس رکھی ہوئی تھی اور حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور کلاہ کو اٹھا کر سر پر رکھ لیا۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کہا کہ بیٹا! یہ کلاہ احتیاط سے واپس رکھ دو۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے نہ روکو یہ کلاہ اسی کی ہے اور یہ اس کا حق رکھتا ہے۔ میں نے اپنی یہ کلاہ اس کو دی اور یہ اس کا حق صحیح ادا کرے گا۔ چنانچہ جب حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی کلاہ اپنے سر مبارک پر سجائی اور اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلاہ کا حق جس طرح ادا کیا اس کی گواہی تاریخ کے اوراق دیتے ہیں۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم والد بزرگوار حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی جبکہ روحانی تربیت اپنے دادا حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور والد بزرگوار دونوں سے حاصل کی۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ جو سبق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھاتے وہ چار مرتبہ دہرانے سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حفظ ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے محض سات برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ سولہ برس کی عمر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام علوم ظاہری کی تعلیم حاصل کر چکے تھے اور تفسیر، فقہ، حدیث معقولات و منقولات، ادب، ریاضی، منطق وغیرہ تمام علوم میں دسترس حاصل کر چکے تھے۔ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کے دست حق پر بیعت ہوئے اور جلد ہی سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند میں قابلیت اور اہلیت کو دیکھتے ہوئے اس کی روحانی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیعت ہونے کے بعد سخت ترین مجاہدے کئے اور رات رات بھر نماز پڑھتے رہتے تھے۔ اپنی عبادت و ریاضت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ جلد ہی قطب کے عہدے پر فائز ہوئے اور پھر روحانی منازل کو طے کرتے ہوئے قطب الاقطاب کے عہدے پر فائز ہوئے۔

۶۹۵ھ میں حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا وصال ہوا۔ یہ لمحات حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بہت مشکل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے تھے۔ وہ خاتون جن کی تربیت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب کے مرتبہ پر فائز ہوئے وہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئی تھیں۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کی طرح دنیا سے متنفر نہ تھے اور اچھا کھانا کھاتے اور پہنتے تھے اور اپنے دادا کی طرح رہتے تھے۔ دولت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آسائش کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذوقِ عبادت کسی طرح بھی کم نہ تھا اور رات بھر نماز پڑھتے اور روزانہ ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ جذب کی کیفیت کچھ ایسی طاری ہوتی کہ کئی کئی روز مدہوش رہتے تھے۔ مراقبہ میں جاتے تو گھنٹوں اسی حالت میں گزار دیتے تھے۔ سینکڑوں لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے مرتبہ ولایت پر فائز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے ایک عالم سیراب ہوا اور کوئی بھی سوالی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا۔ غرباء و مساکین سے لے کر امراء تک اور سلاطین تک سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی آتا اپنی خالی جھولی کو بھر کر لے جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ہر وقت ایک جم غفیر ہوتا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک کو نصیحت یکساں انداز میں فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محافل میں اولیاء و مشائخ کی بھی ایک کثیر تعداد موجود ہوتی تھی اور سالکوں کی رہنمائی کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت تیار رہتے تھے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اکبر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد پاک کا کمال اس قدر تھا کہ تہجد کے وقت سے دوپہر تک عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ ۳۶ برس کی عمر میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند نشین ہوئے تو دور دراز سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی آتا اس کی مشکل کو حل فرماتے اور کسی کو اس کی مشکل بیان کیے بغیر ہی عطا فرما دیتے تھے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ بچپن میں ایک مرتبہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے سرہانے کھیل رہے تھے اور خانقاہِ غوثیہ کے مؤذن اس وقت ان کے پاس تشریف فرما تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو مؤذن نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت طلب کی تاکہ وہ جا کر اذان دے سکیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا دامن تھام لیا اور کھینچنا شروع کر دیا۔ انہوں نے کوشش کی کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کا دامن چھوڑ دیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دامن نہ چھوڑا۔ جب وہ تنگ آ گئے تو انہوں نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور! نماز کا وقت ہو رہا ہے اور شہزادے مجھے جانے نہیں دے رہے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ تمہیں کیسے چھوڑ دے جبکہ عرش کے مؤذن نے ابھی اذان نہیں دی اور تمہیں اذان دینے کی جلدی ہے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی سلطان المشائخ، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت بے مثل تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھائی نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کی محبت ہے جو میں ملتان سے دہلی آتا ہوں۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان علاؤ الدین خلجی کی دعوت پر دہلی تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے خود موجود تھے اور گو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہی مہمان تھے مگر سارا وقت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ گزرتا تھا۔

ایک دن حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد دہلی میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہلے سے ہی موجود تھے۔ نمازِ جمعہ کے بعد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پیچھے بیٹھ گئے اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نہایت گرمجوشی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا کہ سلطان غیاث الدین تغلق، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً دہلی روانہ ہوئے۔ جب دہلی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو وہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محفل سماع جاری تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس محفل میں شریک ہوئے۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر جب وجدانی کیفیت طاری ہوئی اور کھڑے ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آستین سے پکڑ کر انہیں بٹھا دیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پھر وجدانی کیفیت میں کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر انہیں آستین سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ کچھ دیر بعد حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر کھڑے ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور نوافل ادا کرنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نوافل میں اس قدر مشغول ہوئے کہ سماع کی آواز بھی کانوں میں سنائی نہ دی۔ بعد میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! جب پہلی مرتبہ کھڑے ہوئے تو ان کی رسائی عالم ملکوت تک ہوئی اور میں نے انہیں آستین سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ دوسری مرتبہ جب وہ کھڑے ہوئے تو ان کی رسائی ساتویں آسمان پر تھی میں نے انہیں آستین سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ تیسری مرتبہ جب وہ کھڑے ہوئے تو میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور میں نوافل کی ادائیگی میں مشغول ہو گیا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حج کے ایام میں دہلی تشریف لے گئے اور جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے پہنچے تو اس وقت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھائی نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! حج کے ایام ہیں اور ہر شخص حج کے لئے روانہ ہو رہا ہے مگر میں نے حج پر جانے سے زیادہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کو مناسب جانا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہی کو سمجھو حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے اس وقت حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ دہلی میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کو اختیار دیا ہے کہ وہ جب تک چاہیں زندہ رہیں اور جب چاہیں وصال فرمائیں۔اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ مزید زندہ رہنا پسند کریں تو اس سے مخلوقِ خدا کو بہت فائدہ پہنچے گا اور دہلی کو ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ضرورت ہے۔حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب دوست سے ملاقات کا شوق غالب ہے اور ایک لمحہ بھی زندہ رہنا دشوار ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت کئی روز سے نصیب ہو رہی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مرتبہ یہی فرماتے ہیں کہ نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ)! ہمیں تم سے ملنے کا شوق ہے اور کیا تم میں ایسا کوئی شوق نہیں؟ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہو گئی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال وصیت فرمائی کہ میری نمازِ جنازہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ پڑھائیں گے۔چنانچہ جب وصیت کے مطابق حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تو عوام کا ایک جم غفیر نمازِ جنازہ میں موجود تھا۔نمازِ جنازہ میں محفل سماع کا انعقاد نہیں کیا گیا تھا مگر جب حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اٹھا تو راستہ میں ایک طوائف گا رہی تھی:

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا مے روی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ کفن سے باہر آ گیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر اس طوائف کو روکا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو قبر میں اتارا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھائی نظام الدین (رحمۃ اللہ علیہ) کو قبر میں اتارا اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لائے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے سلاطین وقت کے ساتھ اچھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراسم تھے اوران مراسم کی وجہ ذاتی نہ تھی بلکہ یہ تعلق تو محض خدمت خلق کے لئے تھے۔علاؤ الدین خلجی کا بیٹا قطب الدین خلجی تخت نشین ہوا تو اس کو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے دشمنی ہوگئی اوراس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دشمنی کی وجہ سے دیگر مشائخ کے ساتھ تعلقات استوار کرنا شروع کر دیئے۔اس نے حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی آنے کی دعوت دی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جب قطب الدین خلجی سے ملے تو اس نے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کس نے کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شہر کے سب سے اچھے آدمی نے۔ پھر جب سلطان نے اس شخص کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی غذا نہایت قلیل تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک پیالہ دودھ میں کچھ میوے ڈال کر نوش فرمالیتے تھے۔اہل وعیال نے ایک طبیب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قلت غذا کی شکایت کی تو طبیب نے وہ میووں والا دودھ نوش فرمانے کے بعد فرمایا کہ میں اپنی طبیعت میں گرانی محسوس کرتا ہوں اور سات دن تک مجھے اب کچھ کھانے کی حاجت باقی نہیں رہی۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی کے ساتھ کبھی کوئی نیکی نہیں کی اور نہ ہی کبھی کوئی برائی کی۔لوگوں نے حیرانگی سے پوچھا کہ حضور! آپ رضی اللہ عنہ برائی تو کسی کے ساتھ نہیں کر سکتے مگر نیکی کے متعلق ہمارا گمان ایسا نہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جس نے نیک اعمال کیے اپنے نفس کے لئے کیے اور جس نے برے اعمال کیے اس نے بھی اپنے نفس کے لئے کیے۔پس جو کچھ بھی میں نے نیک اعمال کیے وہ میرے لئے تھے نہ کہ دوسروں کے لئے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ملتان میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درویش زندہ پیر کے نام سے موجود تھے۔ ان درویش کا نام سیّد احمد (رحمۃ اللہ علیہ) تھا۔ سیّد احمد رحمۃ اللہ علیہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت دوستی تھی اور وہ کئی مرتبہ سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ رہے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہروڑ پکہ تشریف لے گئے اور کہروڑ پکہ اس زمانے میں ویران تھا۔ سیّد احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔ اس زمانے میں کہروڑ پکہ کے گردونواح میں ایک قوم جو یہ آباد تھی جو کافی خوشحال تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہنچے تو جو یہ قوم کا سردار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔ اس سردار نے اپنے رواج کے مطابق اپنے بال کاٹ کر سیّد احمد رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کئے اور اپنی چوٹی منڈوا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دے دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور اس سردار کے قبولِ اسلام کے بعد تمام جو یہ قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

سلطان غیاث الدین تغلق نے مولانا ظہیر الدین کوتوال سے دریافت کیا کہ کیا تم نے کبھی حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کرامت دیکھی ہے؟ مولانا ظہیر الدین کوتوال نے بتایا کہ ایک روز میں نے جمعۃ المبارک کو لوگوں کا ایک جم غفیر دیکھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی سعادت کے لئے جمع ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ شہر کا کوتوال تو میں ہوں مگر لوگوں کا قلبی میلان میری جانب نہیں ہے۔ ضرور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی ایسا عمل ہوگا جس کی وجہ سے میرا یہ منصب لوگوں کے لئے کچھ معنی نہیں رکھتا۔ میں نے دل میں ارادہ کیا کہ کل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ استنشاق کے متعلق دریافت کروں گا۔ اس رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور مجھے حلوہ کھانے کے لئے دیا۔ میں نے وہ حلوہ کھا لیا اور اس کی شیرینی صبح تک میری زبان میں رہی۔ میں نے خیال کیا کہ وہ ابلیس بھی ہو سکتا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں آیا ہو۔ صبح جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ میں تمہارا انتظار کر رہا تھا اور تمہیں ایک مسئلہ کے متعلق بتانا تھا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا! جنابت دو قسم کی ہوتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اول جنابت بدن اور دوم جنابت قلب۔ جنابت بدن تو قرب زن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور جنابت قلب برے خیالات اور بدکاروں کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ پس جس طرح جنابت بدن کو پانی سے پاک کیا جاتا ہے اس طرح جنابت قلب کو اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے کہ اس سے حدث اعضاء دور ہوتی ہے اور جس طرح ابلیس' آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار کرنے سے عاجز ہے اس طرح اس کی یہ جرأت نہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے دوستوں کی بھی صورت اختیار کر سکے۔ پس میں نے اپنے سوال کا جواب بغیر کہے پا لیا اور میں اس دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صدق دل سے مرید ہو گیا۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اس وقت کم سن تھے اپنے ساتھ نماز کی ادائیگی کے لئے لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جوتوں کی ترتیب بنا رہے ہیں اور عام لوگوں کے لئے تو یہ ایک کھیل ہو سکتا تھا مگر حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ صاحب نظر تھے اس لئے جانتے تھے کہ ان کا پوتا جنتی اور جہنمی لوگوں کی ترتیب بنا رہا ہے۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گلے سے لگایا اور علیحدگی میں جا کر سمجھایا کہ بیٹا! اللہ عزوجل کے راز فاش کرنا گناہ ہے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ قصر غوثیہ کے ایک حجرہ میں گرمی کے موسم میں آرام فرما رہے تھے اور علی کھوکھر نامی ایک درویش انہیں پنکھا جھل رہا تھا۔ پنکھا جھلتے ہوئے علی کھوکھر کو خیال آیا کہ اللہ عزوجل نے مجھے مرشد پاک کی خدمت کا موقع دیا ہے اور مجھے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شکرانے کے دو نفل ادا کرنے چاہئیں۔ علی کھوکھر نے پنکھے کو اشارہ کیا اور وہ خود بخود جھلنا شروع ہو گیا جبکہ علی کھوکھر نفل ادا کرنے لگا۔ حضرت شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ کھلی تو پنکھے کو خود بخود جھلتے اور علی کھوکھر کو نماز پڑھتے دیکھ کر بے اختیار فرمایا: یاغفور! یاغفور! علی کھوکھر نے جب مرشد پاک کے الفاظ سنے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اپنی اس حرکت پر معافی مانگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تمام روحانی قوت سلب کر لی اور فرمایا کہ کیا تم جانتے نہیں کہ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے لئے کرامت کو پوشیدہ رکھنا لازم ہے اور تم نے ایک لازم کو چھوڑ دیا اس لئے تمہاری ہماری دوستی نہیں چل سکتی۔ علی کھوکھر نے روتے ہوئے عرض کی کہ حضور! آئندہ ایسی گستاخی نہ ہوگی آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے اپنی خدمت سے محروم نہ کریں۔ اس دوران اچانک حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے علی! میں نے لوحِ محفوظ پر دیکھا ہے کہ اپنے زمانے کا ایک قطب کرامت پر مچل گیا ہے ہم تجھے اس کے صدقہ میں معاف کرتے ہیں۔ یوں علی کھوکھر کا سینہ ایک مرتبہ پھر روحانیت سے بھر گیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور علی کھوکھر کے اس مکالمے کے بعد ایک بوڑھی عورت حجرہ میں داخل ہوئے اور عرض کی کہ حضور! میرا بیٹا موت کے منہ میں ہے اس کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بچے کی جانب نگاہ دوڑائی اور فرمایا کہ مردوں کے لئے تو دعائے خیر ہی کی جاسکتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لڑکا وفات پا گیا۔ اس بوڑھی عورت نے روتے ہوئے اپنے بچے کی لاش اٹھائی اور حجرہ سے باہر نکل آئی۔ حجرہ کے باہر صحن میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جن کی عمر اس وقت قریباً چار برس تھی کھیل رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بوڑھی عورت کو روتا دیکھ کر پوچھا کہ کیوں روتی ہیں؟ بوڑھی عورت نے کہا کہ میں تمہارے دادا کے پاس گئی اس وقت میرا بیٹا زندہ تھا اور میں نے سن رکھا تھا کہ ان کے در سے کوئی خالی نہیں لوٹتا۔ جب میں نے ان سے بیٹے کی صحت یابی کے لئے دعا کرنے کو کہا تو انہوں نے فرمایا کہ مردوں کے لئے دعائے خیر ہوتی ہے اور میرا بیٹا اسی وقت مر گیا۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا بیٹا تو اب بھی زندہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بوڑھی عورت نے جب اپنے بچے کی جانب نگاہ کی تو وہ آنکھیں کھولے مسکرا رہا تھا۔ وہ بوڑھی عورت حیرانگی کے عالم میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی اور عرض کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے یوں فرمایا اور میرا مردہ بیٹا زندہ ہو گیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے علی کھوکھر کی جانب مسکرا کر دیکھتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے زمانے کا ایک قطب کرامت پر مچل گیا ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سندھی شخص جو کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مقیم تھا حج کے لئے روانہ ہوا۔ ان دنوں مکہ مکرمہ میں غلہ کی گرانی تھی۔ وہ سندھی دلبرداشتہ ہو کر بولا کہ مجھے تو خانقاہِ غوثیہ میں چار روٹیاں ملتی تھیں یہاں ایک روٹی بھی نہیں ملتی۔ ایک بزرگ نے اس سندھی کی بات سن کر کہا کہ جمعہ کی رات ایک شیخ یہاں آتے ہیں اور کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ اس سندھی نے ان بزرگ سے وہ جگہ پوچھی اور جمعہ کی رات کو اس جگہ پہنچ گیا۔ جب وہ شیخ تشریف لائے تو وہ سندھی پہچان گیا کہ یہ تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے پہچان کر فرمایا کہ تو کیوں پریشان ہوتا ہے؟ تجھے تیرا وظیفہ یہاں بھی ملتا رہے گا۔ پھر وہ سندھی شخص جتنا عرصہ مکہ مکرمہ میں مقیم رہا اس کو روزانہ چار روٹیاں اور سالن ملتا رہا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فلاں استاد کا بیٹا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان استاد کے متعلق دریافت کیا تو اس شخص نے کہا کہ انہوں نے فلاں وقت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سورۃ اخلاص پڑھائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تو تم مجھے حکم دو کہ تم میرے استاد کے فرزند ہو۔ اس شخص نے کہا کہ مجھے مال کی حاجت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اسے بے شمار مال دے کر رخصت کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سندھ کے سفر پر بھی روانہ ہوئے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت شیخ ریحان رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے۔ شیخ ریحان رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں جنگل میں مقیم تھے اور جب دونوں حضرات اس جنگل میں پہنچے تو انہیں عبادت میں مشغول دیکھا۔ حضرت شیخ ریحان رحمۃ اللہ علیہ کو جب دو عظیم المرتبت بزرگوں کی آمد کی خبر ہوئی تو انہوں نے نہایت خوش دلی سے استقبال کیا اور پھر کافی دیر تک ان حضرات کے درمیان اسرار و رموز پر گفتگو ہوتی رہی۔ وہ مقام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ''رکن الدین'' کے نام سے مشہور ہوا اور اب بھی وہ جگہ دریائے سندھ کے کنارے رکن پورہ کے نام سے موجود ہے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال حضرت شیخ صدر الدین حاجی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خرقہ عنایت فرمایا اور سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے تمام تبرکات عطا فرمائے اور وہ دستارِ فضیلت جو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عطا فرمائی تھی وہ بھی حضرت شیخ صدر الدین حاجی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مریدوں اور عوام الناس سے فرمایا کہ میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح پیار کرتا ہوں جس طرح تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔ میرے بعد تم ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھنا جو تمہارا میرے ساتھ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت سن کر مرید اور عوام الناس زار و قطار رونا شروع ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ عزوجل کی امان میں دیتا ہوں اور اب تم بھی مجھے اللہ عزوجل کے سپرد کر دو۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند سے اٹھے اور حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کی قبور پر حاضری دی اور اپنے حجرہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر ہر کسی کی یہ خواہش تھی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کرے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور کچھ دیر تک عزیز و اقارب اور مریدوں کی جانب دیکھتے رہے پھر خاموشی سے حجرہ میں داخل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گئے۔اس موقع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اب خلق خدا سے اپنا ناطہ توڑ کر بقائے دوام کی جانب بڑھ رہے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جب حجرہ میں داخل ہوئے تو خادمِ خاص مولانا ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ کا دروازہ بند کر دیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ تین ماہ تک اپنے حجرہ میں مقیم رہے اور اس دوران مولانا ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سوا کوئی بھی حجرہ میں داخل نہ ہوا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے دس برس بعد ۱۶ رجب المرجب ۷۳۵ھ کو بوقت عصر اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے والد بزرگوار اور دادا کے نزدیک سلطان غیاث الدین تغلق کے اس مقبرے میں مدفون کیا گیا جو سلطان غیاث الدین تغلق نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے قرب میں دفن ہونے کے لئے اپنی زندگی میں خود تعمیر کروایا تھا اور پھر سلطان غیاث الدین تغلق کی موت دہلی میں ہوئی اور وہ وہیں مدفون ہوا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی نمازِ جنازہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے متعلق کتب سیر میں یہ روایات میں بھی موجود ہیں کہ پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بمطابق وصیت دفن کیا گیا مگر حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت سجادہ نشین جو کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی تھے انہیں خواب میں حکم دیا کہ تم قطب الاقطاب کو میرے قدموں سے اٹھا کر سلطان غیاث الدین تغلق کے تعمیر کردہ مقبرے میں دفن کرو۔یہی حکم خواب میں فیروز شاہ تغلق کو بھی ہوا اور فیروز شاہ تغلق نے خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کو کندھا دے کر موجودہ مقام پر منتقل کیا۔جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد بے شمار ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت' حضرت شیخ وجیہہ الدین سیاح سنامی' حضرت شاہ کڑک' حضرت صدرالدین چراغ ہند' سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم' حضرت مولانا ظہیر الدین' حضرت شیخ عمر غوری اور حضرت مولانا علی بن احمد غوری رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

فرمودات:

- اعضاء و جوارح کو شرعی ممنوعات سے قولاً و عملاً باز رکھنا چاہئے۔
- فضل و رحمت کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ بندہ کی چشم بینا میں اس کے عیوب ظاہر ہو جائیں۔
- بطال وہ ہیں جو طالب حق نہیں۔
- اس محفل سے بچو جو تمہیں حق تعالیٰ سے دور کرے اور دنیا میں مشغول کرے۔
- تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے کہ بندہ حق تعالیٰ سے التجا و استعانت طلب کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد جلال الدین بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سیر و سیاحت میں بسر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 'ابوالفتح' قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ شعبان المعظم ۷۰۷ھ بروز جمعرات اوچ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سید ابوعبدالحسین رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اوچ شریف کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

''حضرت سیّد جلال الدین بخاری سہروردی بن سیّد ابوعبدالحسین بن سیّد احمد کبیر بن سیّد جلال الملت بن سیّد سرخ بخاری بن سیّد ابی المؤید بن سیّد علی بن سیّد جعفر بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد احمد عبداللہ بن سیّد علی اصغر بن سیّد عبداللہ جعفر بن سیّد امام علی نقی بن سیّد امام محمد نقی بن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیّد امام علی موسیٰ رضا بن سیّد امام موسیٰ کاظم بن سیّد امام جعفر صادق بن سیّد امام محمد باقر بن سیّد امام زین العابدین بن سیّد امام حسین بن سیّد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔''

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سات برس کے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ جمال خنداں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔اس وقت حضرت شیخ جمال خنداں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک طباق رکھا ہوا تھا انہوں نے خدام کو حکم دیا کہ وہ ان کھجوروں کو حاضرین محفل میں تقسیم فرمادیں۔جب حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو کھجوریں ملیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کھجوروں کو گٹھلیوں سمیت کھا گئے۔حضرت شیخ جمال خنداں رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بیٹا! تم نے ان کھجوروں کو گٹھلیوں سمیت کیوں کھالیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے عطا ہوئیں اس لئے میں نے مناسب نہ جانا کہ میں ان کی گٹھلیوں کو پھینکتا۔حضرت شیخ جمال خنداں رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا کہ تم اپنا اور اپنے خاندان کا نام ایک دن روشن کرو گے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اُچ شریف میں ہی حاصل کی اور سیّد محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی۔ابتدائی تعلیم کے بعد قاضی علامہ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ سے ہدایہ تک کی کتب پڑھیں اور پھر ان کے وصال کے بعد مزید تعلیم کے حصول کے لئے ملتان کا رخ کیا۔ملتان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں قیام کیا اور حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے لطف وعنایت کے مزے لوٹے۔حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کے لئے اپنی ہمشیرہ کے صاحبزادے حضرت مولانا موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک نامور عالم دین مولانا امجد الدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ کی ذمہ داری لگائی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان نامور اساتذہ کی صحبت میں رہ کر اپنی ظاہری تعلیم مکمل کی۔ظاہری تعلیم مکمل ہونے کے بعد حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس اُچ شریف بھیج دیا۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی ساتوں قرأتیں آتی تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضرت شیخ عبداللہ یافعی اور حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہم سے مختلف علوم پر دسترس حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں علماء سے صحاح ستہ کی تعلیم بھی لی۔حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آپ رحمۃ اللہ علیہ دو برس رہے اور تہجد کی نماز کے بعد ان سے عوارف اور حدیث کی تعلیم لیتے تھے۔حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت پیار تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی عنایتوں کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ ایک دن تہجد کے وقت حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے اور ان کے ایک ہاتھ میں چراغ جبکہ دوسرے ہاتھ میں کھانا تھا۔میں نے ان سے عرض کی کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زحمت کیوں کی میں خود آجاتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں اس کی ضرورت نہیں اور تم آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔لہٰذا میں خود تمہارے پاس آؤں گا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت کی بدولت انہیں ایک مرتبہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں امامت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف کا درس جس نسخے سے لیا وہ نسخہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ میں رہ چکا تھا۔حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال وہ نسخہ حضرت شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ارسال کیا اور پیغام دیا کہ وہ اس نسخہ کو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ نسخہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ارسال کر دیا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف کی تعلیم حضرت شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حاصل کی اور حضرت شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں ہوتا ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ابتداء میں اپنے والد بزرگوار کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے چچا حضرت صدر الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ بعد ازاں ملتان تشریف لے گئے اور حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز اپنے گھر کی سیڑھی چڑھ رہے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابھی پہلی سیڑھی پر ہی قدم رکھا تھا کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور دوسرے سیڑھی پر لیٹ گئے اور عرض کی کہ حضور! میرے سینہ پر پاؤں رکھیں۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبوت کا دروازہ مسدود ہو چکا اور مرتبہ ولایت تو تم اس پر فائز ہو تم ''مخدوم جہانیاں'' ہو اور یہ فرما کر انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سینہ سے لگا لیا اور نعمت باطنی سے سرفراز فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس روز کے بعد مخدوم جہانیاں کے لقب سے مشہور ہوئے اور پھر بعد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاحت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ''جہاں گشت'' کا لقب ملا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو چودہ بزرگوں سے خلافت ملی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جن بزرگوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلافت ملی ان کے اسمائے گرامی ذیل ہیں:

"والد بزرگوار حضرت سیّد کبیر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ (خواب میں)' حضرت شیخ قوام الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ قطب عدن فقیہ بصال رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ ابواسحاق گاوزنی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ امام الدین رحمۃ اللہ علیہ' حضرت سیّد جہدہ حمید حسینی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ معمر شرف الدین صنعانی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ (خواب میں)' حضرت خضر علیہ السلام' حضرت احد الدین حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ۔"

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا بیشتر وقت سیر و سیاحت اور رشد و ہدایت میں بسر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی تفسیر اور احادیث کے بیان میں ملکہ حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مختلف اوقات میں مختلف کتابوں کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیر و سیاحت کے دوران بے شمار اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت اختیار کی اور بے شمار اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھتیس حج با پیادہ کیے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ معظمہ' مدینہ منورہ کے علاوہ یمن' عدن' دمشق' مدائن' فارس' لبنان' کوفہ' بصرہ' بلخ' تبریز' شیراز' نیشاپور' خراسان' سمرقند' بخارہ' گاوزن' بحرین' دہلی' ملتان' بھکر' روہڑی' رتن پور اور ٹھٹھہ کے علاوہ بے شمار علاقوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا سفر کیا اور پھر سیر و سیاحت کے بعد اُچ شریف واپس تشریف لائے اور اُچ شریف کو ہی رشد و ہدایت کا مرکز بنایا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے پتہ چلتا ہے کہ بے شمار ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اُچ شریف سے دہلی تک کا سفر کیا تو راستہ میں بے شمار ہندوؤں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و عادات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ شریعت کے پابند اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر تم شریعت کو مضبوطی سے نہیں تھامو گے تو حقیقت کو بھی نہ پا سکو گے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو غیر شرعی رسوم سے شدید نفرت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں اور ارادت مندوں کو سختی سے غیر شرعی رسوم پر عمل کرنے سے روکتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو شریعت سے عاری ہے وہ طریقت سے بھی عاری ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اُچ شریف میں ایک شخص آیا جو خود کو ولی اللہ کہتا تھا۔ لوگ اس سے بے حد عقیدت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اس سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس پہنچے تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ دیکھو سیّد! ابھی حق تعالیٰ میرے پاس سے اٹھ کر گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کلمات سنے تو غصہ کے عالم میں فرمایا کہ او بدبخت! کیوں کفریہ کلمات بکتا ہے؟ تو دوبارہ کلمہ پڑھ اور توبہ کر۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ قاضی شہر کے پاس گئے اور قاضی شہر سے کہا کہ اگر وہ شخص توبہ کرتا ہے اور دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس پر حد جاری کی جائے۔ اہل علاقہ چونکہ اس شخص سے عقیدت رکھنے لگے تھے اس لئے قاضی شہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے بھی ٹال مٹول سے کام لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حاکم شہر کے پاس چلے گئے اور اس سے کہا کہ شہر میں فلاں شخص کفریہ کلمات بکتا ہے اور لوگوں کا ایمان خراب کر رہا ہے اگر تم نے بھی اسے سزا نہ دی تو میں بادشاہ سے شکایت کروں گا۔ حاکم شہر نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات کا نوٹس لیتے ہوئے اس شخص کو شہر بدر کر دیا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں منقول ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مکہ معظمہ سے بھکر آیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ فلاں پہاڑ کے ایک غار میں درویش رہتا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے نماز معاف کر دی ہے۔ میں یہ سن کر اس کے پاس گیا اور اس وقت لوگوں کا ایک ہجوم بھی ہمراہ تھا۔ میں نے اسے سلام نہیں کیا اور اس کے نزدیک جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نماز مومن اور کافر کے درمیان فرق کرتی ہے۔ اس درویش نے کہا کہ میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور وہ میرے لئے جنت سے کھانا لائے تھے انہوں نے کہا کہ تم اللہ عزوجل کے خاص مقرب ہو۔ میں نے کہا کہ یہ تم بے ہودہ بکواس کرتے ہو اور نماز تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاف نہ تھی پھر تم جیسے کو کیسے معاف ہوگی؟ وہ جبرائیل علیہ السلام نہیں بلکہ ابلیس تھا اور جبرائیل علیہ السلام وحی لانے والے ہیں جو ماسوائے پیغمبروں کے کسی کے پاس نہیں آئے اور وہ کھانا جو تجھے ابلیس نے کھلایا وہ غلیظ تھا۔ اس درویش نے کہا کہ وہ کھانا تو بے حد لذیذ تھا اور میں اس کی لذت اب بھی محسوس کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اب وہ تمہارے پاس آئے تو تم لاحول ولاقوۃ پڑھنا۔ چنانچہ جب میں دوسرے دن گیا تو وہ درویش میرے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ جب وہ میرے پاس آیا اور میں نے لاحول ولاقوۃ پڑھی تو وہ بھاگ گیا۔ اس نے جو کھانا مجھے دیا وہ میرے ہاتھوں سے گر گیا اور میرے کپڑے ناپاک ہو گئے۔ پھر اس درویش نے اپنے گذشتہ فعل سے توبہ کی اور میں نے اس کی جتنی نمازیں فوت ہوئی تھیں وہ قضا پڑھوائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ عرب کے کچھ درویش اُچ شریف آئے تو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس خاندان سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم سیّد احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں سیّد احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کا خرقہ زیب تن کرتا ہوں اور وہ صوفی تھے انہوں نے مجھے اپنا خرقہ پہننے کی اجازت دی ہے۔ وہ سنت پر عمل کرتے تھے۔ پھر ان درویشوں کو نصیحت کی کہ تم بھی علم شریعت حاصل کرو اور سنت کی پیروی کیا کرو۔

سلطان محمد تغلق کو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت تھی اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الاسلام بناتے ہوئے چالیس خانقاہوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا۔

فیروز شاہ تغلق کو بھی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے دلی عقیدت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی فیروز آباد جاتے تو وہ خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کے لئے آتا تھا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ۷۸۱ھ کو دہلی تشریف لے گئے اور اس وقت فیروز شاہ تغلق کسی مہم کے سلسلہ میں دہلہ سے باہر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی میں دس ماہ تک قیام کرنا پڑا اور اس دوران دہلی کے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی مختلف محافل میں شرعی وفقہی مسائل بیان کرتے اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے فیوض و برکات سے لوگوں کو آگاہ کرتے تھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو بھی تحائف پیش کیے جاتے انہیں غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مکہ معظمہ سے شیراز پہنچے تو ایران کے فرمانروا نے سونے چاندی سے بھری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طشت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ سونے چاندی سے بھری طشت اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردی جو اس وقت مقروض تھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں تحائف اور نذرانے اس لئے قبول کرتا ہوں کہ حضرت شیخ عبداللہ یافعی اور حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تم نذرانے اور تحائف قبول کرو اور انہیں حقداروں تک پہنچادو۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ میں عجز و انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ایک مرتبہ ایک مرید نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قطب عالم' سیّد السادات اور شیخ الشیوخ جیسے القابات لکھ کر مکتوب لکھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جواباً مکتوب لکھا کہ مجھے گدائے عالم کہو اور میرے پاؤں چومنے کی کوشش نہ کرو۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچ وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد' اشراق' چاشت اور صلوٰۃ الاوابین اور دیگر نوافل بھی معمول کے مطابق ادا کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ زیادہ تر ان اوراد و وظائف کو اپنا معمول بناتے جو صحیح احادیث سے مروی تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ رات کے کچھ حصہ میں آرام فرماتے اور پھر تہجد کے وقت بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا کرتے تھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ جب بھی کوئی مہمان آتا تو اس کی خاطر مدارت میں کوئی کمی نہ آنے دیتے اور اس کے قیام کے لئے علیحدہ حجرے کا انتظام فرماتے تھے۔جو کوئی بھی ملاقات کے لئے حاضر ہوتا اس کو کچھ نہ کچھ ضرور کھلاتے پلاتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کوئی کسی زندہ کی زیارت کے لئے گیا اور کچھ نہ کھایا پیا تو گویا اس نے کسی مردہ کی زیارت کی۔

حضرت مخدوم ملک شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جوتا ارسال کیا جس کا مطلب تھا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاؤں کی خاک ہوں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں انہیں دستار روانہ کی جس کا مطلب تھا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سر کا تاج سمجھتا ہوں۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں دہلی میں قیام پذیر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر کسی نے چرائی۔لوگوں نے درخواست کی کہ چور کے حق میں بددعا دیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کے لئے بددعا نہیں کروں گا اور اگر وہ میرے سامنے آبھی جائے تو میں اسے معاف کردوں گا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۷۷ برس کی عمر میں ۷۸۵ھ کو بروز عید الضحیٰ ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اُچ شریف میں مدفون کیا گیا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں سیّد صدر الدین، سیّد علم الدین، سیّد اشرف الدین مشہدی، سیّد محمود شیرازی، سیّد علاؤ الدین بن سعد حسینی اور حافظ شیخ سراج دین رحمۃ اللہ علیہم قابل ذکر ہیں۔

فرمودات:

- تصوف کا ایک مقصد یہ ہے کہ مجبور و بے کسوں کی مدد کی جائے۔
- جو شخص کھانے کے بعد اللہ عزوجل کا شکر ادا نہیں کرتا اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔
- جب تک شریعت کو مضبوطی سے نہیں پکڑو گے کامیاب نہ ہو گے۔
- کوئی بھی صالح اس وقت تک مرتبہ ولایت پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک اسے شریعت، طریقت اور حقیقت کا علم نہ ہو۔
- درویشی یہ ہے کہ دوسروں کے ظلم کو برداشت کیا جائے اور انہیں معاف کردیا جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد میراں محمد شاہ بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک وہند میں سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیّد صفی الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہے جو اپنے زمانہ کے نامور عالم دین اور نیک سیرت انسان تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۹۴۰ھ کو اُچ شریف میں پیدا ہوئے۔ حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

''حضرت سیّد میراں محمد شاہ بخاری سہروردی بن حضرت سیّد صفی الدین بن حضرت سیّد نظام الدین بن حضرت سیّد علم الدین ثانی بن حضرت سیّد جلال الدین بن حضرت سیّد علم الدین اول بن حضرت سیّد ناصر الدین بن حضرت سیّد جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت بن سیّد ابوعبدالحسین بن سیّد احمد کبیر بن سیّد جلال الملت بن سیّد سرخ بخاری بن سیّد ابی المؤید بن سیّد علی بن سیّد جعفر بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد احمد عبداللہ بن سیّد علی اصغر بن سیّد عبداللہ جعفر بن سیّد امام علی نقی بن سیّد امام محمد تقی بن سیّد امام علی موسیٰ رضا بن سیّد امام موسیٰ کاظم بن سیّد امام جعفر صادق بن سیّد امام محمد باقر بن سیّد امام زین العابدین بن سیّد امام حسین بن سیّد علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور قرآن مجید حفظ کیا اور ظاہری علوم کی تعلیم حاصل کی۔ ظاہری علوم کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان باطنی علوم کی جانب ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کے دست حق پر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک عرصہ تک عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار نے دیکھا کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ حقیقت و معرفت میں کامل ہو گئے ہیں تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رشد و ہدایت کی تلقین کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نیک نامی اور خدا ترسی کا شہرہ ہر جانب پھیلنا شروع ہو گیا اور لوگوں کا ایک ہجوم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنے مسائل لے کر حاضر ہونے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز محنت سے کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت عام ہوئی تو مغل بادشاہ جلال الدین اکبر جو کہ اس وقت چتوڑ کی مہم پر تھا اور چتوڑ کا قلعہ فتح کرنا ناممکن ہو گیا تھا اس نے علم نجوم کے ماہرین کی خدمات حاصل کیں جنہوں نے اسے بتایا کہ اُچ شریف میں ایک نابغہ روزگار ہستی موجود ہے اگر انہیں یہاں لایا جائے اور وہ دعا کریں تو یقیناً اسے فتح نصیب ہو گی۔ جلال الدین اکبر نے اپنے مشیروں کو ایک سانڈ دے کر اُچ شریف روانہ کیا کہ وہ حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جا کر اس کی جانب سے درخواست پیش کریں کہ وہ چتوڑ کے قلعہ کی فتح کے لئے دعا کریں۔ جب ان مشیروں نے اُچ شریف پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو جلال الدین اکبر کا پیغام پہنچایا اور وہ سانڈ تحفتہً پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خود چتوڑ چلوں گا اور تم اپنا یہ سانڈ بھی واپس لے جاؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس دن میں وہاں پہنچوں گا وہاں تیز آندھی آئے گی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام خیمے گر جائیں گے اور شمعیں بجھ جائیں گی۔ صرف ایک چراغ اس وقت روشن ہوگا اور وہ میرے خیمے کا چراغ ہوگا۔ مشیروں نے واپس جا کر جلال الدین اکبر کو اپنی ملاقات سے آگاہ کیا اور پھر جلال الدین اکبر اپنے مشیروں کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شدت سے انتظار کرنے لگا۔ جب کئی دن گزر گئے اور جلال الدین اکبر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد اور چتوڑ قلعہ کی فتح سے متعلق مایوس ہو گیا تو ایک دن سخت آندھی آئی اور شاہی فوج کے خیمے اکھڑ گئے اور تمام چراغ بجھ گئے۔ پھر جلال الدین اکبر نے دیکھا کہ ایک خیمہ اس شدید آندھی میں بھی کھڑا ہے اور اس میں چراغ جل رہا ہے۔ جب وہ اپنے مشیروں کے ہمراہ اس خیمے میں پہنچا تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مشغولِ عبادت پایا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور کہنے لگا کہ اے ولی کامل! مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مدد درکار ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے فتح عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو اس وقت پورے ہندوستان پر قابض ہے اور تجھ سے یہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا۔ کل یہ قلعہ انشاء اللہ العزیز فتح ہو جائے گا۔ اگلے روز آپ رحمۃ اللہ علیہ قلعہ کے سامنے تشریف لائے اور تین مرتبہ اسم ذات ''اللہ'' کا ورد کیا اور جلال الدین اکبر کو حکم دیا کہ وہ اپنی فوج سے کہے کہ وہ قلعہ پر حملہ کر دیں۔ فوج نے قلعہ پر حملہ کیا اور اس اچانک حملے کے بعد مقابل زیر ہو گئے اور قلعہ فتح ہو گیا۔

جلال الدین اکبر نے قلعہ چتوڑ کی فتح کے بعد حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو پرگنہ پٹیالہ میں ایک بڑی جاگیر عنایت کی جو آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے پاس موجود ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دوران لاہور میں سکونت اختیار کی اور فرمایا کہ ہمارا لنگر تین جگہوں سے جاری ہوگا۔ چنانچہ ایک لاہور کی خانقاہ، دوسرا موضع خان فتا پھالیہ اور تیسرا پسیانوالہ میں ہے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی بیوی حضرت بی بی کلاں رحمۃ اللہ علیہا اور دوسری بیوی حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عفیفہ نور رنگ بی بی رحمۃ اللہ علیہا ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں ازواج اپنی عبادت و ریاضت میں یکتائے زمانہ تھیں اور اس زمانے کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں شمار ہوتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی بیوی حضرت سیّد عبدالقادر ثالث گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں اور حضرت سیّد عبدالقادر ثالث گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار حضرت چراغ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے ملحقہ ہے۔ پہلی بیوی کے بطن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاجزادے حضرت سیّد صفی الدین اور حضرت سیّد بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہم تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری بیوی ایک مسلمان راجہ کی بیٹی تھیں جن سے ایک فرزند حضرت سیّد شہاب الدین نہرا رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے اور یہ وہی فرزند ہیں جو آگ میں کودتے وقت شیر بن کر مغل بادشاہ کے قلعہ میں داخل ہو گئے تھے اور شیر بننے کی وجہ سے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں نہرا کا لقب عطا کیا تھا۔

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ سیّد سی نہیں کاٹھ دی کُنی نہیں یعنی سیّد سی نہیں ہوتا اور دیگ لکڑی کی نہیں ہوتی اور یہ بھی کہا کہ مشہور ہے کہ سیّد کو آگ نہیں جلاتی مگر آج کے دور میں کسی صحیح سیّد کا موجود ہونا ممکن نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو جلال میں آ گئے اور لکڑی کی ایک دیگ منگوائی اور دونوں پاؤں کو چولہا بنا کر اس میں آگ جلوائی اور پھر اس دیگ میں چاول پکائے اور پھر اس منکر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھ سیّد سی ہے اور دیگ لکڑی کی ہے اور آگ نے اس سیّد کو نہیں جلایا۔

حضرت سیّد زندہ علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر سجادہ نشین تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں کا ہجوم دیکھتے ہوئے ایک کنواں کھدوایا مگر اس کنویں سے کھارا پانی نکلا۔ وہ پریشان تھے کہ رات خواب میں انہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اس کنوئیں کے برابر ایک کنواں اور کھودو۔ جب انہوں نے حکم کے مطابق اگلے روز وہاں کنواں کھدوایا تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں سے میٹھا پانی نکل آیا۔

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ حقیقی حضرت سیّد جلال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ لاہور مقیم ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بیبیاں پاک داماناں میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت میراں موج دریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۱ برس کی عمر میں ۱۰۱۳ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک موج دریا روڈ (ایڈورڈ روڈ) نزد کسٹم ہاؤس لاہور واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت میراں موج دریا بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سیّد صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ 'آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مسند نشین ہوئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جاری کردہ درس و تدریس کے سلسلہ کو اسی طرح جاری رکھا جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں جاری و ساری تھا۔

فرمودات:

- جو اللہ عزوجل کا ہو جاتا ہے اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
- عالم بلا زہد اور زاہد بلا علم ابلیس کے نائب ہیں۔
- محبت سے سخت سے سخت دل کو بھی جیتا جا سکتا ہے۔
- جس نے اپنے قلب کی اصلاح کر لی اس نے اللہ عزوجل کا دیدار پا لیا۔
- موتی کیچڑ میں بھی گر کر موتی ہی رہتا ہے اور دھول آسمان پر جانے کے بعد بھی بے قیمت ہی رہتی ہے۔
- عاقل کی نیند تباہی کا گھر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت کے متعلق کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں مگران میں مستند ۹۴۴ھ ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلوک ومعرفت کی تعلیم کے لئے حضرت پیر لکرا بیگ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کا رخ کیا اور حضرت پیر لکرا بیگ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت ہوئے۔حضرت پیر لکرا بیگ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ریاضت کی بھٹی میں جلایا اور جب انہوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خام ہو چکے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا اور حکم دیا کہ لاہور تشریف لے جاؤ۔

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور اچھرہ کے نواح میں واقع ایک بستی میں قیام پذیر ہوئے اور یہیں سے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا اور ایک ٹیلے پر دمدمہ تعمیر کروایا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک موجود ہے۔

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں تعلیم کی جانب دھیان نہ دیتے تھے اور کھیل کود میں مشغول رہتے تھے۔ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک درویش سے ہوئی اور وہ درویش آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندر کے جوہر کو پہچان گئے اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ بیٹا! یوں کھیل کود میں وقت ضائع نہ کرو ورنہ اپنی منزل سے دور ہو جاؤ گے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں ان بزرگ کی یہ نصیحت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسی بیٹھی کہ اسی وقت کھیل کود چھوڑ کر مدرسہ کا رخ کیا اور ظاہری علوم میں کمال حاصل کیا۔

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت حسب ذیل ہے:

''حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ ککرا بیگ رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شاہ شرف رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شاہ معروف رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت جعفر الدین رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت فہیم الدین رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ جمال رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔''

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش اخلاق تھے اور اپنی سخاوت کی بدولت مشہور تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک ہندو کھتری دول حاضر ہوا کرتا تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا۔ دول شادی شدہ تھا مگر اس کے گھر کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک دن اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تازہ خربوزے پیش کیے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے دو خربوزے اسے دیئے اور عصر کی نماز ادا کرنے چلے گئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر آئے تو دول نے ان دو خربوزوں میں سے ایک خربوزہ یہ سمجھ کر چھیل دیا تھا کہ شاید آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خربوزے چھلکا اتارنے کے لئے ہی دیئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم نے یہ کیا کیا میں نے تمہیں یہ دو خربوزے اس لئے دیئے تھے کہ تم اور تمہاری بیوی مل کر کھاؤ تو اللہ عزوجل تمہیں دو بیٹے عطا فرمائے گا۔ اب تم نے ایک چھیل لیا ہے تو اب بھی تم دونوں میاں بیوی ان خربوزوں کو کھاؤ اور اب بھی تمہارے ہاں دو لڑکے پیدا ہوں گے جن میں سے ایک لڑکا مسلمان اور دوسرا ہندو ہوگا۔ دول نے اپنی بیوی کو جا کر وہ خربوزے دیئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ اولاد کی نوید میں ان دونوں نے وہ خربوزے کھا لئے اور پھر ان دونوں کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ان بچوں میں ایک بچہ نامختون تھا اور دوسرا مختون تھا۔ وہ دول مختون بیٹے کو لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اسے مبارکباد دی اور فرمایا کہ تیرا یہ مختون بیٹا اللہ عزوجل کے حکم سے ہمارے پاس رہے گا اور اس کی تربیت ہم خود کریں گے۔ دولی بولا کہ حضور! یہ دونوں بچے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے ہی ہوئے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو اپنے پاس رکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں' یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے اور میں تمہارے مختون بیٹے کو ہی اپنے پاس رکھوں گا۔ چنانچہ وہ بچہ حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کے بعد نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں شمار ہوا اور وہ بچے حضرت شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں جس ٹیلہ پر قیام کیا اس ٹیلہ پر ایک دمدمہ تعمیر کروایا جو پانچ منزلہ عمارت تھی۔ اس کے متعلق کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے اور اچھرہ کے نزدیک جس ٹیلے پر قیام کیا اس کے نزدیک شہزادی سلطانہ بیگم بنت جلال الدین اکبر ایک خوبصورت اور عالی شان محل تعمیر کروا رہی تھی اور اس محل کی تعمیر کے لئے روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا جا رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس ٹیلے پر دمدمہ کی تعمیر کا ارادہ کیا اور تمام انتظامات مکمل کرنے کے بعد جب مزدوروں اور معماروں سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ تمام مزدور اور معمار اس وقت شاہی محل کی تعمیر میں مشغول ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان معماروں اور مزدوروں کو بلوایا اور فرمایا کہ تم بے شک شاہی محل کی تعمیر میں مشغول ہو مگر تمہاری یہ ذمہ داری بھی ہے کہ اگر تم شاہوں کا کام کرتے ہو تو فقیروں کا بھی کام کرو۔ تم شاہی محل کی تعمیر کے ساتھ ساتھ میرے اس دمدمہ کی بھی تعمیر کرو۔ معماروں اور مزدوروں نے کہا کہ ہم شاہی ملازم ہیں اور جتنا معاوضہ ہمیں وہاں سے ملتا ہے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں نہیں دے سکیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو اور جتنا معاوضہ تمہیں شاہی خزانے سے ملتا ہے ہم بھی تمہیں اتنا ہی معاوضہ ادا کریں گے۔ تم لوگ دن کے وقت شاہی محل تعمیر کرو اور رات کے وقت ہمارا دمدمہ تعمیر کرو یوں تم ایک وقت میں دو کام کر کے دوگنا معاوضہ حاصل کر سکتے ہو۔ معماروں اور مزدوروں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دمدمہ کی تعمیر کے لئے رضامندی ظاہر کر دی۔ ایک دن رات کے وقت دمدمہ کی تعمیر کا کام جاری تھا کہ چراغوں میں تیل ختم ہو گیا اور اس وقت رات کو کہیں سے تیل نہ ملا۔ جب تیل ختم ہونے کی اطلاع آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم تیل کی جگہ میرے کنوئیں سے پانی نکال کر ڈال دو پانی مثل تیل کے جلے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق چراغوں میں کنوئیں کا پانی ڈال دیا گیا اور چراغ پھر سے روشن ہو گئے۔ معمار اور مزدور دن رات کام کرتے رہے اور محل کے ساتھ ساتھ دمدمہ کی تعمیر میں مشغول رہے۔ تمام معمار اور مزدور پانی سے چراغ جلنے والی کرامت دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہو گئے تھے اور اس کرامت کا شہرہ ہوتے ہی دور دراز سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ شاہی محل کی تعمیر مکمل ہوئی تو دمدمہ کی سات منزلہ عمارت بھی مکمل ہو چکی تھی۔ دمدمہ کی اس سات منزلہ عمارت کی اونچائی اور خوبصورتی کے سامنے شاہی محل کی خوبصورتی ماند پڑ رہی تھی۔ شہزادی سلطانہ بیگم جب اپنے محل میں پہنچی اور اس نے محل کے سامنے دمدمہ دیکھا تو اس نے نہایت ناگواری کا اظہار کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلوا کر کہا کہ اپنے دمدمہ کو گرا دیں کہ اس سے ہمارے محل کی بے پردگی ہوتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ درویش ہیں اور ہم درویشوں سے الجھنا مناسب نہیں سمجھتے۔ شاہی محل اور شاہی خاندان سے مقابلہ کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں بہتر نہیں لہٰذا اس سے باز رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے شہزادی! تجھے اپنے مال اور رتبہ پر فخر ہے مگر ہم ایسی چیزوں سے مرعوب ہونے والے نہیں اور جہاں تک پردے کا سوال ہے تو یہ اللہ عزوجل کے احکامات سے تعلق رکھتا ہے اس لئے ہم اپنے دمدمہ کی اونچائی کم کر دیتے ہیں مگر یاد رکھو جس محل پر تم فخر کرتی ہو وہ عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دمدمہ میں گئے اور سب سے اونچی والی منزل پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب وسلوک کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ناچنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسا ناچے کہ دمدمہ کی پانچ منزلیں زمین بوس ہو گئیں اور صرف دو منزلیں باقی رہ گئیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو آج بھی موجود ہیں۔ پھر جب سکھ لاہور پر قابض ہوئے تو انہوں نے شہزادی سلطانہ بیگم کے محل کو اجاڑ دیا اور اس محل سے ملحقہ تمام باغات بھی ختم کر دیئے۔

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت شاہ کمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں حضرت شیخ ککرا بیگ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے اور ان کے شاگردوں میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت شاہ کمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۸۰ھ کو وصال فرمایا اور ان کا مزارِ پاک اچھرہ کے اندر قصبہ راواں جو کہ اب رحمان پورہ کے نام سے مشہور ہے میں شاہ کمال کالونی میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت شاہ جمال سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے متعلق مختلف آراء موجود ہیں۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حجرہ میں چلہ کاٹا اور تیس دن تک حجرہ میں بند رہے۔ تیس دن بعد بارش ہوئی اور حجرہ کی دیوار گر پڑی۔ خدام نے حجرے کا دروازہ کھولنا چاہا تو ندا سنائی دی کہ جو ہونا تھا ہو چکا تم اس حجرے کو ہی میرا مدفن تصور کرو۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ پر مزار کا تعویذ تعمیر کر دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال کے متعلق کتب سیر میں ۴ ربیع الثانی ۱۰۴۰ھ منقول ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک قریباً ایک سو پانچ برس تھی۔

فرمودات:

- کمالِ حقیقی چاہتے ہو تو علم اور عمل کو ایک دوسرے کے موافق بنالو۔
- حلال کی کمائی کبھی ضائع نہیں جاتی۔
- اپنی خطاؤں کا اعتراف کرنا اور ان سے تائب ہونا ہی بزرگی کی علامت ہے۔
- فقیری یہ ہے کہ موت قبول کر لی جائے مگر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلایا جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّد کبیر الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد عبدالرحیم خان لودھی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور والدہ ماجدہ حضرت بی بی نعمت خاتون رحمۃ اللہ علیہا کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۹۸۹ھ میں گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کے متعلق ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لقب ''شاہ دولہ دریائی'' کے نام سے مشہور ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دریائی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بارہ برس تک دریائے چناب پر ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور دریائے چناب پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی پل بھی تعمیر کروائے۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی نو برس ہی تھی کہ والد بزرگوار وصال فرما گئے اور کچھ ہی عرصہ بعد والدہ ماجدہ بھی انتقال فرما گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کے وصال کے بعد عزیز و اقارب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب کچھ توجہ نہ کی اور پڑوس سے کبھی بچا ہوا کھانا آ جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کھا لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی دنوں سے بھوکے تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کے لئے دیا اور پھر سونے کے لئے جگہ بھی فراہم کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کھانا کھا کر سو گئے اور اس دوران وہ شخص کہیں چلا گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو وہ شخص موجود نہ تھا۔ پھر شام کے وقت وہ شخص واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں ایک خوشخبری لایا ہوں اور تمہارے کھانے پینے اور رہنے کا انتظام ہو گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا مگر میری بیوی کی بد مزاجی نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اب میں تمہیں ایک اور جگہ چھوڑ آؤں گا اور وہ نہایت ہی خوش مزاج اور نیک لوگ ہیں۔ وہ تمہارا خیال رکھیں اور تمہیں کھانے پینے کے لئے بھی دیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے ہمراہ چل دیئے۔ اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو باتوں باتوں میں کہا کہ اگر تمہارے والدین ہوتے اور وہ تمہیں کسی کام کا حکم دیتے تو کیا تم وہ کام نہ کرتے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے والدین کی حکم عدولی کبھی نہ کرتا۔ وہ شخص بولا کہ میں تمہیں جس جگہ لے جا رہا ہوں تم انہیں بھی اپنے والدین کی جگہ سمجھنا اور ان کی حکم عدولی نہ کرنا۔ پھر وہ شخص ایک حویلی میں لے گیا اور پھر اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ان حویلی والوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ وہ حویلی والے ہندو تھے اور اس بد بخت شخص نے دو سو اشرفیوں کے عوض آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انہیں فروخت کر دیا تھا۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ حویلی کے مالک ہندو لالہ اور اس کی بیوی کی خدمت کرتے رہے اور حویلی کے تمام امور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی انجام دینا شروع ہو گئے۔ صفائی ستھرائی سے لے کر پانی بھرنے تک اور کپڑے دھونے تک سب کام آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے ذمہ تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کاموں سے فارغ ہوتے تو عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔ یوں اس ہندو لالہ اور اس کی بیوی کی خدمت کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ جوان ہو گئے۔ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ قدرت عطا فرمائی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو بات بھی کہتے وہ سچ ثابت ہو جاتی۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندو لالہ کی بیوی سے کہا کہ آج شام تمہاری بہن آ رہی ہے اور اس کی بہن کے آنے کا کوئی امکان نہ تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی کے مطابق وہ شام کو آ گئی۔ ایک دن ہندو لالہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ تمہیں اس شخص کے متعلق کچھ علم ہے جس نے تمہیں میرے ہاتھ فروخت کیا تھا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ایک مغل شہزادے کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ ہندو لالہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا کہ میں اتنے سالوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کرتا چلا آ رہا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں میں اللہ عزوجل کی رضا میں راضی ہوں۔ ہندو لالہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میرا ایک بھائی عرصہ دراز سے لاپتہ ہے کیا اس کے متعلق علم ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیرا بھائی کل لوٹ آئے گا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس کا بھائی اگلے دن گھر لوٹ آیا۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت دیکھ کر وہ ہندو لالہ اور اس کی بیوی، بھائی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہماری جانب سے آزاد ہیں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر رہنا چاہیں تو یہ ہماری خوش نصیبی ہو گی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے مجھے آزاد کر دیا اب میں کل ہی یہاں سے چلا جاؤں گا۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آزاد ہونے کے بعد حضرت سید سرمست سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت حسب ذیل ہے:

"حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی مرید حضرت سید سرمست مرید حضرت شاہ مونگا مرید حضرت شاہ کبیر مرید حضرت شیخ شہر اللہ مرید حضرت شیخ یوسف مرید حضرت پیر برہان مرید حضرت شیخ صدر الدین مرید حضرت شیخ بدر الدین مرید حضرت شیخ اسماعیل مرید حضرت شیخ صدر الدین عارف مرید حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمہم اللہ۔"

حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک عرصہ تک جذب و سکر کی کیفیت طاری رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زیادہ وقت ویرانوں میں بسر ہونے لگے۔ جب جذب و سکر کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ گجرات تشریف لے گئے اور پھر گجرات کو ہی اپنا مسکن بنا لیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا بیٹا سخت بیمار ہے اور طبیب اس کا علاج کرنے سے عاجز ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بچوں سے بہت پیار تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بیٹے کو پکڑ لیا اور والہانہ اس کے جسم پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ قرآن مجید کی آیات کی بھی تلاوت کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پھیرنے سے وہ بچہ بالکل تندرست ہو گیا۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہندو بچی کے متعلق پیشین گوئی کہ یہ بچی بڑی ہو کر بادشاہِ وقت کی بیوی بنے گی اور اس کی اولاد ہندوستان پر حکومت کرے گی۔ اس بچی کا نام ''بائی'' تھا۔ اس بائی کے خاندان میں یہ رواج تھا کہ ان کے ہاں جب بھی بچی پیدا ہوتی اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ بائی کا باپ ملک راجوڑ' آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ حضور دعا فرمائیں میرے گھر اولادِ نرینہ ہو اور مجھے نرینہ اولاد کی بڑی خواہش ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ملک راجوڑ! اللہ عزوجل تمہیں کوئی فرزند عطا فرمائے گا مگر اب تمہارے ہاں جو لڑکی پیدا ہوگی تم اسے قتل نہ کرنا بلکہ اس کی پرورش میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دینا۔ ملک راجوڑ لڑکی کی خبر سن کر افسردہ ہو گیا اور خاندانی روایات کو توڑنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم پریشان نہ ہو اور میرے فرمان کے مطابق عمل کرو تمہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہ ہوگا۔ پھر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس ملک راجوڑ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ ملک راجوڑ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق اس بچی کو قتل نہ کیا اور جب خاندان کے دیگر لوگوں نے مجبور کیا تو وہ بچی کو لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بچی کا نام ''بائی'' رکھا اور فرمایا کہ یہ بچی بادشاہ وقت کی بیوی ہوگی اور اس کی اولاد ہندوستان پر حکومت کرے گی۔ ملک راجوڑ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت کے مطابق اس بچی کی تربیت کی اور اسے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ پھر ان دنوں شاہ جہان کشمیر سے لاہور پہنچا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا اورنگ زیب عالمگیر بھی تھا۔ مختلف علاقوں کے رئیسوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور امراء نے شاہ جہان کی خدمت میں بیش قیمت تحائف پیش کیے اور ملک راجوڑ نے اپنی بیٹی کو تحفتہً شاہ جہان کی خدمت میں پیش کیا۔ شاہ جہان کو وہ لڑکی اچھی لگی اور اس نے اس کا نکاح اپنے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر سے کر دیا۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی اور پھر ملک راجوڑ کے ہاں کئی لڑکے پیدا ہوئے۔

شاہ جہان نے جب امورِ سلطنت کے لئے دارالشکوہ کو اپنا ولی عہد نامزد کیا تو اورنگ زیب عالمگیر کو خطرہ لاحق ہوا۔ اس نے اپنی بیوی بائی سے جب اس کا ذکر کیا تو اس نے اورنگ زیب عالمگیر کو تسلی دیتے ہوئے حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی کے متعلق بتایا اور کہا کہ ان کی میرے متعلق بھی پیشین گوئی صحیح ہوئی اور ان کا یہ کہنا تھا کہ میں کئی بادشاہوں کی ماں بنوں گی۔ اورنگ زیب عالمگیر نے جب بائی کی بات سنی تو وہ تحائف لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان تحائف میں ایک زرد مرغ، دو بلیاں اور ایک لکڑی کی چھڑی تھی۔ اورنگ زیب عالمگیر نے دل میں خیال کیا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ چھڑی مجھے واپس کر دی تو میں سمجھوں گا کہ بادشاہ میں ہی بنوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھڑی اورنگ زیب عالمگیر کو دے دی اور وہ سمجھ گیا کہ اب شاہی تاج اس کے سر پر ہی سجے گا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوا۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک رانی حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اللہ عزوجل نے مجھے ہر دنیاوی نعمت سے نواز رکھا ہے مگر میں اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے اولاد کی نعمت بھی عطا فرما دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل تمہیں اولاد عطا فرمائیں گے مگر اس کے لئے ایک شرط ہے جو تمہیں قبول نہ ہوگی۔ وہ رانی بولی کہ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہر شرط منظور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہاری جو پہلی اولاد ہوگی وہ تمہیں اس خانقاہ کے لئے وقف کرنا ہوگی۔ وہ رانی کچھ دیر توقف کے بعد بولی کہ مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ شرط منظور ہے۔ آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ گھر جاؤ اور اللہ عزوجل کی رحمت دیکھو۔ کچھ دنوں بعد وہ رانی حاملہ ہوگئی اور پھر اس کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا جس کا سر عام بچوں کی نسبت چھوٹا تھا۔ اس رانی کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اتنے عرصہ بعد یہ ایک بچہ ہوا کیا پتہ آئندہ کوئی اولاد ہو یا نہ ہو اس لئے میں اس بچے کو کیسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کردوں؟ اسی کشمکش میں کئی دن گزر گئے اور وہ رانی کوئی فیصلہ نہ کر پائی۔ پھر اس رانی نے اپنے عزیز و اقارب سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اس بچے کی پیدائش کو خفیہ رکھا جائے۔ ایک رات خواب میں اس رانی کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو وعدہ خلافی کی مرتکب ہوئی اور یہ بات خلافِ شرع ہے۔ رانی نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل نے مجھے عرصہ بعد ایک بیٹا دیا ہے میں اسے خود سے کیسے جدا کردوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بچہ چھوٹے سر کا ہے اور اس کا سر عام انسانوں کے سر کے برابر نہیں ہے، تمہیں علم ہونا چاہئے کہ اس کی عقل سلب کر لی گئی ہے اور وہ ایک مخبوط الحواس بچہ ہے۔ رانی جب نیند سے بیدار ہوئی تو اس نے بچے کا معائنہ مختلف طبیبوں سے کروایا مگر سب نے یہی جواب دیا کہ اس بچہ کا دماغ نہیں ہے اور یہ عقل سے بالکل خالی ہے۔ رانی کی عقل ٹھکانے آ گئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حضور! مجھ سے غلطی ہوگئی یہ بچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ رکھ لیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تجھے شیطان نے غافل کرنے کی کوشش کی مگر اللہ عزوجل مہربان ہے تو اپنے بچے کو یہاں چھوڑ کر چلی جا۔ وہ رانی اس بچے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چھوڑ کر چلی گئی۔ پھر اس بچے کے بعد رانی کے ہاں تین مزید بچے پیدا ہوئے جو صحیح اور تندرست و توانا تھے۔ پھر اس کے بعد یہ معمول بن گیا کہ جو بے اولاد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آتے تو ان کی پہلی اولاد کا سر چھوٹا ہوتا اور وہ اپنی اولاد کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر چھوڑ جاتے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور! بارش کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاؤ اور میری چادر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لے جا کر دھوپ میں پھیلا دو۔لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر دھوپ میں پھیلا دی اور کچھ ہی دیر میں دھوپ کی جگہ بادلوں نے لے لی اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ ہر جانب پانی ہی پانی ہوگیا۔لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور! بارش بہت ہو چکی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری چادر اٹھا لاؤ۔ جونہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر لائی گئی بارش تھم گئی۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اگرچہ سہروردیہ سلسلہ سے تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سماع کا بھی شوق تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر محفل سماع منعقد کروایا کرتے تھے۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو بھی نذرانے لائے جاتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں صبح شام غرباء و مساکین کے لئے وافر لنگر کا اہتمام ہوتا تھا۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خانقاہ کے اردگرد بے شمار مساجد اور مدرسے تعمیر کروائے اور گجرات و سیالکوٹ میں بے شمار کنوئیں کھدوائے تاکہ مسافروں کو پانی کے لئے دشواری نہ ہو۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی خوش بیان اور خوش گفتار تھے۔ دورانِ گفتگو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت طاری ہو جاتی جو کئی کئی گھنٹوں طاری رہتی تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو نماز کی پابندی کی نصیحت کرتے اور فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی کو پسند نہ کرتے تھے۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہر و باطن کا بیش بہا نمونہ تھے اور ہمیشہ سادہ لباس استعمال کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی ترک و تجرد، فقر و فاقہ اور عفو و درگزر میں بسر کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مشغولیت کے لئے جنگل جاؤ اور جب جنگل میں جاؤ تو کھانے کا کچھ سامان ساتھ لے جاؤ کہ اس میں دو مصلحتیں ہیں۔ اول یہ کہ بھوک سے بڑا خطرہ کوئی نہیں اور دوم تمہارے دل کو کھانے کے متعلق لاحق خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غارِ حرا میں عبادت کے لئے جاتے تھے تو اپنے ساتھ کھانا لے کر جاتے تھے اور جب کھانا ختم ہو جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر لوٹ آتے تھے۔

حضرت شاہ دولہ دریائی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ چھیانوے (۹۶) برس کی عمر میں ۱۰۸۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گجرات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ہی مدفون کیا گیا جہاں آج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

فرمودات:

- جس نے خدا کو جان لیا اس نے ہر شے کو جان لیا۔
- دنیا اور آخرت سے بے نیازی اختیار کرو۔
- قریب تر راستہ ذکر ہے اور اس سے بھی زیادہ قریب تر صورت پیرومرشد کے ساتھ مشغول ہونا ہے۔
- انسان اپنے اندر تفکر کرے۔
- تنگدستی کے باوجود بھی سخاوت کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

جامع العلوم حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی المعروف میاں وڈہ رحمۃ اللہ علیہ ۹۹۵ھ کو موضع چھبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت فتح اللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق کھوکھر برادری سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا شمار اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں ہوتا ہے۔ وہ دن کو روزہ رکھتیں اور ساری رات عبادت میں مشغول رہتی تھیں۔ ایک رات وہ تہجد کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کر رہی تھیں کہ انہوں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک نور نکلا ہے جس کی روشنی سے تمام عالم جگمگا اٹھا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا سجدہ میں گر گئیں اور اللہ عزوجل سے دعا مانگی کہ الٰہی! میرے جتنے بھی بیٹے ہوں انہیں حافظ قرآن بنانا۔ اللہ عزوجل نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے ہاں چار بیٹے پیدا ہوئے اور چاروں ہی حافظ قرآن تھے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے والدین موضع چھبہ سے موضع لنگر چلے گئے اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک پانچ برس تھی۔ والد بزرگوار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو موضع لنگر میں حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ابتدائی دینی تعلیم کے لئے بھیج دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بارہ برس کے ہوئے تو حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آٹا پیسنے پر لگا دیا۔ ایک دن جب حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ میں درس دے رہے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ آٹا پیسنے کی وجہ سے درس میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شاگرد کو بھیجا کہ وہ جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں شامل نہ ہونے کی وجہ جان سکے۔ جب وہ شاگرد آیا تو اس نے دیکھا کہ آٹے کی چکی خود بخود چل رہی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر واشغال میں مشغول ہیں۔ وہ شاگرد واپس لوٹا اور اس نے جا کر حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جا کر تمام واقعہ گوش گزار کیا۔ حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ خود اٹھ کر گئے اور دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ذکر وفکر میں مشغول ہیں اور آٹے کی چکی خود بخود چل رہی ہے۔ حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی جانب دیکھا اور اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے اور کہا: الٰہی! اس بچے نے ہماری بہت خدمت کی ہے تو اسے کامل بنا دے اور اس کے فیض کو قیامت تک جاری فرما دے۔ حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ یہ دعا مانگنے کے بعد لوٹ آئے۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کیفیت سے لوٹے تو آٹا اکٹھا کر کے استادِ محترم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا! تم آج سے آٹا پیسنا بند کر دو اور تم آج سے میاں وڈا ہو اور اب تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ تم ہمارے مویشیوں کا دودھ دھویا کرو۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ طالب علمی میں ایک دن آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور تیز ہوا چل رہی تھی حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محمد اسماعیل (رحمۃ اللہ علیہ)! آج نمازیوں کے لئے ڈھیلے کون لائے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں لاؤں گا۔ حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بارش ہونے والی ہے کوشش کرنا کہ ڈھیلے گیلے نہ ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ٹوکرا اٹھایا اور ڈھیلوں کی تلاش میں نکل پڑے۔ جب واپس لوٹے تو دیکھا کہ استادِ محترم کے حجرہ کا دروازہ بند ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور ٹوکرا ایک محفوظ جگہ پر رکھ کر خود حجرہ کے دروازے کے ساتھ کھڑے ہو گئے کہ استاد پکاریں تو فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہوں۔ تمام رات گزر گئی اور تہجد کے وقت حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے دروازہ کھولا۔ جب دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بارش سے بھیگے ہوئے تھے۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ادب دیکھ کر حیران رہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لئے۔ دعا مانگنے کے بعد وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے حجرہ میں لے گئے اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے تبرکات عطا فرمائے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں بیعت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی صحبت میں رہ کر معرفت وسلوک کی تربیت حاصل کی اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے اور کامل جامع العلوم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت حسب ذیل ہے:

''حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی مرید حضرت شیخ عبدالکریم مرید حضرت مخدوم طیب مرید حضرت مخدوم برہان الدین مرید حضرت مخدوم چنن مرید حضرت شیخ میلوم مرید حضرت شیخ حسام الدین متقی مرید حضرت سیّد شاہ عالم مرید حضرت سیّد برہان الدین قطب مرید حضرت سیّد ناصر الدین مرید حضرت سیّد جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں مرید حضرت شیخ رکن الدین والعالم مرید حضرت شیخ صدر الدین عارف مرید حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔''

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ جب خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے تو حضرت شیخ عبدالکریم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اجازت دی کہ جہاں چاہو ڈیرہ لگا سکتے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے روانہ ہوئے اور موضع خوجیانوالی برلب دریائے چناب پہنچے اور ایک شیشم کے درخت کے نیچے ڈیرا لگایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی جگہ سے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا۔ جب بھوک لگتی تو اسی شیشم کے پتے کھا لیتے اور دریا سے پانی پی لیتے۔ رفتہ رفتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس کی شہرت عام ہونے لگی اور طلباء کا ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ عرصہ موضع خوجیانوالی میں قیام کے بعد لاہور کی جانب سفر شروع کیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک قریباً ۴۵ برس تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور آمد کے بعد محلہ تیل پورہ میں قیام کیا اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رہبر اولیاء حضرت سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعروف حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر چالیس دن کا چلہ کاٹا اور پھر محلّہ تیل پورہ واپس آ کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درس کی شہرت کچھ ہی دنوں میں ہر جانب پھیل گئی اور طلباء جوق در جوق حاضر خدمت ہونے لگے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے محلّہ تیل پورہ کے جس علاقے میں قیام کیا وہاں ایک قدیم مسجد موجود تھی جس پر ایک ہندو جوگی کا قبضہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا کہ یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اس ہندو جوگی نے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس مسجد کو ہمارے ساتھ دلی انس ہے اگر میں یہاں سے گیا تو یہ بھی میرے ساتھ جائے گی۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر تشریف لائے اور چلنا شروع کیا تو مسجد نے بھی حرکت شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عصا مسجد کی دیوار پر مارا اور فرمایا کہ ساکن ہو جا۔ مسجد ساکن ہو گئی۔ جب اس ہندو جوگی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت دیکھی تو قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مسجد سے رشد و ہدایت کا وہ لازوال سلسلہ شروع کیا جو آج تک جاری و ساری ہے۔ شاہ جہان کی ایک دائی نے اس مسجد کو از سرِ نو تعمیر کروایا اور یہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت عام ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں وہ طالب علم جو ابتدائی علوم سے بھی نابلد ہوتے تھے وہ آتے اور چند ماہ میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری بیوی حافظہ ہے اور میں قرآن مجید ناظرہ بھی نہیں پڑھا ہوا۔ وہ مجھے اپنے پاس آنے سے روکتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے دل میں قرآن مجید محفوظ ہے اور تم جاہل ہو تمہاری صحبت سے قرآن مجید کی بے ادبی ہو گی۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس یہ سوال لے کر آیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں کہ مجھے قرآن مجید حفظ کروا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے وقت میرے پاس آنا اور جب میں دائیں جانب سلام پھیروں گا تو انشاء اللہ العزیز تمہیں قرآن مجید حفظ ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ شخص اگلے دن فجر کی نماز کے وقت حاضر ہوا اور جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دائیں جانب سلام پھیرا اسے قرآن مجید حفظ ہو چکا تھا بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دائیں جانب جتنے بھی لوگ تھے وہ حافظ قرآن بن چکے تھے اور بائیں جانب والوں کو قرآن مجید ناظرہ یاد ہو چکا تھا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی تعداد بے شمار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حفظ قرآن کا فیض میرے وصال کے بعد میری قبر سے بھی جاری رہے گا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آج تک ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی درس و تدریس میں مشغول رہے اور درس میاں وڈہ کا فیض آج بھی جاری و ساری ہے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۸۵ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک گنج پورہ، مغل پورہ لاہور میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- قرآن مجید سے کسب فیض حاصل کرو کہ یہ جامع العلوم ہے۔
- اگر ہدایت کے طلبگار ہو تو اطاعت الٰہی اختیار کرو۔
- جو دنیا کی رغبت رکھتا ہے اللہ عزوجل اس کے دل کو اپنے نور سے محروم کر دیتا ہے۔
- احمق کی صحبت سے گریز کرو وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابیات

۱۔ کشف المحجوب از سیّد علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مکاشفۃ القلوب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ قصص الاولیاء از محمد حسیب القادری

۴۔ شرح قصیدہ بردہ شریف از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ شرح ابیاتِ باہو از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ تذکرہ اولیائے پاکستان از عالم فقری

۷۔ اقتباس الانوار از حضرت محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ خواجگانِ چشت اہل بہشت از صاحبزادہ مقصود احمد صابری

۹۔ سیرت حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ از محمد حسیب القادری

۱۰۔ اولیائے ملتان از محمد حسیب القادری۔

۱۱۔ اقوالِ اولیاء از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ اللہ کے دوست از میاں مشتاق احمد عظیمی

۱۳۔ کیفیات از محمد زکی کیفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہماری چند دیگر مطبوعات

ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari